بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian

جلد 70

ایڈیٹر منصور احمد

شمارہ 35

شرح چندہ
سالانہ 800روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50پاؤنڈیا
80ڈالرامریکن
یا 60یورو

www.akhbarbadrqadian.in

23/محرم 1443 ہجری قمری • 2/تبوک 1400 ہجری شمسی • 2/ستمبر 2021ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا سَمِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَی الرَّسُوۡلِ
تَرٰۤی اَعۡیُنَہُمۡ تَفِیۡضُ مِنَ الدَّمۡعِ مِمَّا
عَرَفُوۡا مِنَ الۡحَقِّ ۚ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا
فَاکۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰہِدِیۡنَ (المائدہ:84)

ترجمہ: اور جب وہ اُسے سنتے ہیں جو اس رسول کی طرف اُتارا گیا تو تُو دیکھے گا کہ ان کی آنکھیں آنسو بہانے لگتی ہیں اس کی وجہ سے جو انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ وہ کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! ہم ایمان لائے پس ہمیں گواہی دینے والوں میں تحریر کرلے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27/اگست 2021 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

انسانی زندگی کا مقصد اور غرض صراط مستقیم پر چلنا اور اس کی طلب ہے، جس کو اس سورۃ میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے
اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ اللہ ہم کو سیدھی راہ دکھا، ان لوگوں کی جن پر تیرا انعام ہوا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

خدا کی محبت اور فضل

محبت ایک ایسی شئے ہے کہ انسان کی سفلی زندگی کو جلا کر اسے ایک نیا اور مصفّٰی انسان بنادیتی ہے۔ پھر وہ وہ دیکھتا ہے جو پہلے نہیں دیکھتا تھا وہ وہ سنتا ہے جو پہلے نہیں سنتا تھا۔ غرض خدا تعالیٰ نے جو کچھ مائدہ فضل وکرم کا انسان کیلئے تیار کیا ہے، اس کے حاصل کرنے اور فائدہ اٹھانے کیلئے استعدادیں بھی عطا کی ہیں، اگر وہ استعدادیں تو عطا کرتا لیکن سامان نہ ہوتا تب بھی ایک نقص تھا اور یا سامان تو ہوتا لیکن استعدادیں نہ ہوتیں، مگر نہیں، یہ بات نہیں ہے۔ استعداد بھی دی اور سامان بھی مہیا کیا۔ جس طرح پر ایک طرف روٹی کا سامان ہو دوسری طرف آنکھ، زبان، دانت اور معدہ دے دیا اور جگر اور امعاء کو کام میں لگا دیا اور ان تمام کاموں کا مدار غذا پر رکھ دیا۔ اگر اندر ہی کچھ نہ جائے گا تو دل میں خون کہاں سے آئے گا۔ کیلوس کہاں سے بنے گا۔

اسی طرح پر سب سے اول اس نے یہ فضل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام ایسا مکمل دین دے کر بھیجا اور آپ کو خاتم النبیینؐ ٹھہرایا اور قرآن شریف ایسی کامل اور خاتم الکتاب عطا فرمائی اور اب قیامت تک نہ کوئی کتاب آئے گی اور نہ کوئی نیا نبی شریعت لے کر آئے گا۔ پھر جو قویٰ سوچ اور فکر کے ہیں۔ ان سے اگر ہم کام نہ لیں اور خدا تعالیٰ کی طرف قدم نہ اٹھائیں تو کس قدر سُستی اور کاہلی اور ناشکری ہے۔

انسانی زندگی کا مقصد

غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اس پہلی ہی سورت میں ہمارے لئے کس قدر مبسوط طریق پر فضل کی راہ بتا دی ہے۔ اس سورت میں جس کا نام خاتم الکتاب اور اُمّ الکتاب بھی ہے۔ صاف طور پر بتا دیا ہے کہ انسانی زندگی کا کیا مقصد ہے اور اس کے حصول کی کیا راہ ہے؟ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ گویا انسانی فطرت کا اصل تقاضا اور منشاء ہے اور وہ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ (الفاتحہ:5) کے بغیر پورا نہیں ہوتا لیکن اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کو اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ پر مقدم کر کے یہ بتایا ہے کہ پہلے ضروری ہے کہ جہاں تک انسان کی اپنی طاقت، ہمت اور سمجھ میں ہو، خدا تعالیٰ کی رضا مندی کی راہوں کے اختیار کرنے میں سعی اور مجاہدہ کرے اور خدا تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں سے پورا کام لے اور اس کے بعد پھر خدا تعالیٰ سے اس کی تکمیل اور نتیجہ خیز ہونے کیلئے دعا کرے۔ انسانی زندگی کا مقصد اور غرض صراط مستقیم پر چلنا اور اس کی طلب ہے۔ جس کو اس سورۃ میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ (الفاتحہ: 6، 7) اللہ ہم کو سیدھی راہ دکھا۔ ان لوگوں کی جن پر تیرا انعام ہوا۔ یہ وہ دعا ہے جو ہر وقت، ہر نماز میں اور ہر رکعت میں مانگی جاتی ہے۔ اس قدر اس کا تکرار ہی اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 321، مطبوعہ 2018 قادیان)

ارشاد نبوی ﷺ

صدقہ دینے، صلہ رحمی کرنے اور مال خرچ کرنے کی فضیلت

(1436) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: مَیں نے کہا یا رسول اللہ! آپؐ کو وہ باتیں معلوم ہی ہیں جن کے ذریعہ سے مَیں جاہلیت میں گناہ کا ازالہ کیا کرتا تھا۔ یعنی صدقہ دینا یا غلام آزاد کرنا یا صلہ رحمی کرنا۔ کیا ان میں بھی کوئی ثواب ہوگا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسلام میں اُنہیں نیکیوں کی وجہ سے تو داخل ہوئے ہو جو پہلے ہوئی تھیں۔

(1443) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ان دو شخصوں کی سی ہے جنہوں نے دولوہے کے جُبّے چھاتیوں سے ہنسلیوں تک پہنے ہوئے ہوں اور جو خرچ کرنے والا ہوتا ہے جوں جوں خرچ کرتا جاتا ہے وہ جبہ اسکے بدن پر پھیلتا جاتا ہے یا (فرمایا:) اتنا لمبا ہو جاتا ہے کہ اسکی انگلیوں کو چھپا لیتا ہے اور اسکے پاؤں کا نشان مٹاتا ہے اور بخیل جو ہے تو وہ جس وقت بھی خرچ کرنا نہیں چاہتا تو ہر حلقہ اپنی اپنی جگہ پر چمٹ کر رہ جاتا ہے۔ وہ اسے کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر وہ کشادہ نہیں ہوتا۔

(صحیح بخاری، جلد 3، کتاب الزکاۃ، مطبوعہ 2008 قادیان)

......☆......☆......☆......

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ یہ آیت اسلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے
قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے پر کتنی بڑی شہادت ہے کہ قرآن کریم اُمیوں میں آتا ہے اور ہر طرح سے محفوظ رہتا ہے مگر تورات اور انجیل اپنے زمانہ کی علمی قوموں میں آئیں لیکن محفوظ نہ رہ سکیں

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ الحجر آیت 10 اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

یہ آیت اسلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے اور اگر کوئی بے تعصب انسان اس آیت پر غور کرے تو سمجھ سکتا ہے کہ یہ دعویٰ انسانی نہیں۔ تمام مفسرین متفق ہیں کہ یہ سورۃ مکی ہے۔ ابن ہشام کا بیان ہے کہ یہ آیت دعویٰ نبوت کے چوتھے سال میں نازل ہوئی ...... نئی تحقیق والے عرب اور یورپین مصنف مفسرین کے ساتھ مل کر بالاتفاق کہتے ہیں کہ یہ سورۃ مکی ہے۔ مکی زندگی کے آخری سال بھی نہایت ہی خطرناک تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ساتھیوں سمیت شعب ابی طالب میں محبوس تھے جبکہ مسلمانوں کو اپنی حفاظت کیلئے جگہ نہ ملتی تھی۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ فرشتوں کی کیا ضرورت ہے، ہم خود اسکی حفاظت کرینگے کتنا زوردار اور پُرشوکت دعویٰ ہے۔ اس فقرہ (اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ) کی طاقت کو وہی لوگ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں جو عربی جانتے ہیں۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ جب مسلمان خود گھرے ہوئے تھے اور ان کی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے، کہا جاتا ہے کہ تم سارا زور لگالو اور قرآن مجید کے مٹانے کیلئے پوری طاقت خرچ کردو، ہم خود اس کی حفاظت کریں گے اور ایک دن ایسا آتا ہے کہ ان مخالفتوں کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھی آزاد ہوتے ہیں۔ آپؐ کو ترقی ملتی ہے۔ ایک عظیم الشان جماعت آپؐ کے ساتھ ہو جاتی ہے اور قرآن مجید کی کما حقہ حفاظت ہوتی ہے اور آج

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

اس شمارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)
خطبہ جمعہ فرمودہ 13/اگست 2021ء (مکمل متن)
سیرت آنحضرت ﷺ (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
اہم سوالات کے جوابات : از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
رپورٹ ورچوئل ملاقات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
خطاب حضور انور بعد دوپہر جلسہ سالانہ یو.کے 2004
خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال وجواب
وصایا اور ذکر خیر
خلاصہ خطبہ جمعہ

126 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 126 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 24، 25 اور 26/دسمبر 2021ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِی العَالَمِ ۞ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَۃُ الصُّلَحَاءِ

اگر کوئی صاحب یسوع کے نشانوں کو میرے نشانوں سے
قوتِ ثبوت اور کثرت تعداد میں بڑھا ہوا ثابت کرسکیں تو
مَیں انکو ایک ہزار روپیہ بطور انعام دوں گا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ انعامی چیلنج ہم آپ کی کتاب "سراجِ مُنیر" رُوحانی خزائن جلد 12 سے پیش کررہے ہیں۔ انبیاء کی بعثت کا اوّلین مقصد یہی ہوتا ہے کہ وہ خدا کی توحید کی اشاعت کریں۔ خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کی تعلیم دیں۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی توحید وتفرید سب سے زیادہ عزیز ہے۔ وہ سب گناہ معاف کرسکتا ہے مگر شرک کو معاف نہیں کریگا ایسا ہی اس نے اپنی کتاب قرآن کریم میں اعلان فرمایا ہے۔ پس انبیاء کو بھی خدا کی توحید وتفرید سب سے زیادہ عزیز ہوتی ہے وہ شرک سے سب سے زیادہ دُکھ اُٹھاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت بیماری کی حالت میں جاتے جاتے اپنی اُمت کو خصوصیت کے ساتھ یہی پیغام دیا تھا کہ دیکھنا شرک میں نہ مبتلا ہوجانا۔ انبیاء خدا کی توحید وتفرید کے لئے حد درجہ غیرت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطالب کو جواب دیا تھا کہ :

"اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے تو میں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اسی راہ میں وقف ہے مَیں موت کے ڈر سے اظہارِ حق سے رُک نہیں سکتا...... مجھے اپنے مولیٰ کے احکام جان سے زیادہ عزیز ہیں بخدا اگر میں اس راہ میں مارا جاؤں تو چاہتا ہوں کہ پھر بار بار زندہ ہوکر ہمیشہ اسی راہ میں مرتا رہوں...... مجھے اس میں بے انتہا لذت ہے کہ اس کی راہ میں دکھ اٹھاؤں۔" (ازالہ اوہام حصہ اوّل، رُخ، جلد 3 صفحہ 111)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوئے تو ہندوستان میں خصوصیت کے ساتھ دو قومیں ایسی تھیں جن کے عقائد حد درجہ مشرکانہ تھے۔ ایک تو ہندو قوم جو ہر چیز کو خدا بنائے بیٹھی تھی اور دوسری عیسائی جس نے ایک عاجز اور کمزور انسان کو خدا کا درجہ دے رکھا تھا۔ اُس زمانہ میں آریہ مذہب ہندوؤں یعنی سناتن دھرم میں سے تازہ تازہ ایک فرقہ پیدا ہوا تھا۔ یہ فرقہ حد درجہ شوخ منہ پھٹ اور اسلام پر عیسائیوں کی طرح حملہ آور تھا۔ کہنے کو تو یہ مورتی پوجا کا مخالف تھا لیکن اللہ جل شانہ کے متعلق اس کے عقائد بہت خطرناک تھے یہی وجہ ہے کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ :

"دہریوں کے بعد تمام دُنیا میں آریوں سے بدتر اور کوئی مذہب نہیں کیونکہ یہ لوگ خدائے تعالیٰ کی سخت درجہ پر تحقیر کرتے ہیں کہ اسکو خالق اور ربّ العالمین نہیں سمجھتے اور تمام عالم کو یہانتک کہ دنیا کے ذرّہ ذرّہ کو اسکا شریک ٹھہراتے ہیں۔" (براہین احمدیہ حصہ چہارم، رُوحانی خزائن جلد 1، صفحہ 636، حاشیہ نمبر 11)

ایک موقع پر آپؑ نے فرمایا :

''شاباش اَے سناتن دھرم کہ تُو نے نہ تو ہر ایک ذرّہ اور ہر ایک جیو کو اپنے وجود کا اُنہیں کو پرمیشر سمجھا اور نہ تُو نے نیوگ کے گند کو اپنے اعتقاد میں داخل کیا۔ سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تُو اِس قدر اَور آگے قدم بڑھاوے جو خدا رسیدہ جوگیوں کی طرح ہوجائے جو پرمیشر کی محبت سے پُر ہوتے ہیں اور ایسا اُس سے نزدیک ہوجائے کہ مورتی پوجا کو بھی اپنے دامن سے پھینک دے تو پھر آریوں کے مقابل پر تیری ہر میدان میں فتح ہے وہ ایک راہ سے تیرے مقابل پر آئیں گے اور سات راہ سے بھاگیں گے اور یہ نئی بات نہیں قدیم سے جوگیوں کا جو محبت کی آگ میں جل جاتے ہیں یہی مذہب ہے کہ بجز پرمیشر اور سب ہیچ ہے۔''

(سناتن دھرم، رُوحانی خزائن جلد 19 صفحہ 479)

ایک عظیم الشان نبی اور مامور من اللہ ہونے کی حیثیت سے سناتنیوں، آریوں اور عیسائیوں کے مشرکانہ عقائد سے آپ بہت تکلیف محسوس کرتے تھے۔ عیسائی اور آریہ اپنے گندے عقائد کے بعد چونکہ اسلام پر بھی حملہ آور تھے اسلئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان دونوں قوموں کی اچھی طرح خبر لی اور ان کے مشرکانہ عقائد کی خوب بخیہ ادھیڑی۔ اور ویسے بھی عیسائی عقائد کے بخیے اُدھیڑنا آپ کا خاص مشن تھا جسے احادیث میں یکسر الصلیب کے الفاظ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اسی سلسلہ میں عیسائی قوم کو جہاں آپؑ نے بہت سارے چیلنج دیئے وہاں ایک یہ چیلنج بھی دیا جسکا ہم نے عنوان میں ذکر کیا ہے۔ عیسائی حضرت عیسیٰ کو خدا مانتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ خدا میں ایک انسان کی نسبت زیادہ طاقت ہونی چاہئے اور خدا ہونے کی حیثیت سے اسے زیادہ معجزات وکرامات لوگوں کو دکھانے چاہئیں۔ اس لحاظ سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائی قوم کو یہ چیلنج دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض معجزات ونشانات کو لیکر اُنہیں اتنا اُوپر چڑھایا جاتا ہے کہ انسان سے خدا بنادیا جاتا ہے، لیکن فی الحقیقت عیسیٰ کے معجزات میرے معجزات ونشانات سے بڑھ کر نہیں۔ اگر کوئی یہ ثابت کردے کہ عیسیٰ کہ معجزات ونشانات میرے معجزات ونشانات سے بڑھکر ہیں تو مَیں اُسے ایک ہزار روپیہ نقد انعام دُونگا۔ چنانچہ آپؑ نے چیلنج دیا کہ :

ایک ہزار روپئے کا پُرشوکت انعامی چیلنج

میں اسوقت ایک مستحکم وعدہ کیساتھ یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب عیسائیوں میں سے یسوع کے نشانوں کو جو اسکی خدائی کی دلیل سمجھے جاتے ہیں میرے نشانوں اور فوق العادت خوارق سے قوتِ ثبوت اور کثرت تعداد میں بڑھے ہوئے ثابت کرسکیں تو میں انکو ایک ہزار روپیہ بطور انعام دوں گا۔ مَیں سچ سچ اور حلفاً کہتا ہونکہ اس میں تخلف نہیں ہوگا۔ مَیں ایسے ثالث کے پاس روپیہ جمع کراسکتا ہوں جس پر فریقین کا اِطمینان ہو۔

(سراج منیر رُوحانی خزائن جلد 12، آخری صفحہ)

ذیل میں ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ دلچسپ اور بصیرت افروز ارشادات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدائی کی تردید میں پیش کرتے ہیں۔ پھر ہم اپنے اصل مضمون کی طرف رجوع کرینگے۔ آپؑ فرماتے ہیں :

بھوک اور پیاس اور درد اور بیماری کا دُکھ اٹھاتا رہا، وہ ہر طرح عاجز ہی عاجز تھا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

انجیل کے بیان سے ظاہر ہے کہ اس نے گرفتار ہونے سے پہلے کئی دفعہ رات کے وقت اپنے بچاؤ کے لئے دعا کی اور چاہتا تھا کہ دعا اس کی قبول ہوجائے مگر اس کی وہ دعا قبول نہ ہوئی اور نیز جیسے عاجز بندے آزمائے جاتے ہیں وہ شیطان سے آزمایا گیا پس اس سے ظاہر ہے کہ وہ ہر طرح عاجز ہی عاجز تھا۔ مخرج معلوم کی راہ سے جو پلیدی اور ناپاکی کا مبرز ہے تولد پاکر مدت تک بھوک اور پیاس اور درد اور بیماری کا دکھ اٹھاتا رہا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ بھوک کے دُکھ سے ایک انجیر کے نیچے گیا مگر چونکہ انجیر پھلوں سے خالی پڑی ہوئی تھی اس لئے محروم رہا اور یہ بھی نہ ہوسکا کہ دو چار انجیریں اپنے کھانے کے لئے پیدا کرلیتا۔ غرض ایک مدت تک ایسی ایسی آلودگیوں میں رہ کر اور ایسے ایسے دکھ اٹھا کر باقرار عیسائیوں کے مرگیا اور اس جہان سے اٹھایا گیا۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ کیا خداوند قادر مطلق کی ذات میں ایسی ہی صفات ناقصہ ہونی چاہئے؟ کیا وہ اسی سے قدوس اور ذوالجلال کہلاتا ہے کہ وہ ایسے عیبوں اور نقصانوں سے بھرا ہوا ہے؟ (براہین احمدیہ حصہ چہارم رُوحانی خزائن جلد 1 صفحہ 441، حاشیہ نمبر 11)

ایک بچہ خدا کا بیٹا بلکہ خدا بن گیا اور باقی چار بیچاروں کو خدائی سے کچھ بھی نہ ملا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

کیا ممکن ہے کہ ایک ہی ماں یعنی مریم کے پیٹ میں سے پانچ بچے پیدا ہوکر ایک بچہ خدا کا بیٹا بلکہ خدا بن گیا اور چار باقی جو رہے ان بیچاروں کو خدائی سے کچھ بھی حصہ نہ ملا بلکہ قیاس یہ چاہتا تھا کہ...... جہاں کہیں کسی عورت کے پیٹ سے خدا پیدا ہوتو پھر اس پیٹ سے کوئی مخلوق پیدا نہ ہو بلکہ جس قدر بچے پیدا ہوتے جائیں وہ سب خدا ہی ہوں تا وہ پاک رحم مخلوق کی شرکت سے منزہ رہے اور فقط خداؤں ہی کے پیدا ہونے کی ایک کان ہو۔ پس قیاس متذکرہ بالا کے رو سے لازم تھا کہ حضرت مسیح کے دوسرے بھائی اور بہن بھی کچھ نہ کچھ خدائی میں سے بخرہ پاتے اور ان پانچوں حضرات کی والدہ تو ربّ الارباب ہی کہلاتی۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم رُوحانی خزائن جلد 1 صفحہ 442، حاشیہ نمبر 11)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

بدھ کی نسبت یہ اعتقاد ہے کہ وہ مونہہ کے راستہ سے پیدا ہوا تھا پر افسوس عیسائیوں نے بہت سی جعلسازیاں توکیں مگر یہ جعلسازی نہ سوجھی کہ مسیح کو بھی مونہہ کے راستہ سے ہی پیدا کرتے اور اپنے خدا کو پیشاب اور پلیدی سے بچاتے۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم رُوحانی خزائن جلد 1 صفحہ 443، حاشیہ نمبر 11)

اگر مسیح کا کوئی امتیازی نشان دکھا سکے تو ہم مسیح کی خدائی تسلیم کرنے کیلئے تیار ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

کیا زمین کے پردہ پر کوئی ایسے صاحب ہیں جو مسیح کا کوئی امتیازی نشان ہمیں دکھلاویں یعنی ہم اس کی آواز سن سکیں اور اس کی خدائی کے نشانوں کو ہم دیکھ سکیں کیونکہ ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ اگر اس سچے خدا پر بھی محض شکی ایمان ہو جو واقعی خدا ہے تب بھی ایسا ایمان گناہوں سے مُنَجِّی نہیں ہوسکتا پھر ایسا مصنوعی خدا جو یہودیوں کے ہاتھ سے ماریں کھاتا رہا اس پر اگر محض شکی طور پر خدائی کا خیال جمایا جائے تو ایسا خیال کس مرض سے نجات دیگا ...... کسی انسان کو خدا بنانا اور اس کی خدائی پر یقینی دلائل پیش نہ کرنا کس قدر جائے شرم ہے اور درحقیقت ایسے لوگ راستی کے دشمن ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ ان لوگوں کو اس قابل شرم کارروائی کے لئے کونسی ضرورت پیش آئی تھی اور ازلی ابدی خدا کے ماننے میں کون سے نقصان محسوس ہوئے تھے جن کا تدارک اس مصنوعی خدا سے کیا گیا۔

(عصمتِ انبیاء علیہم السلام رُوحانی خزائن جلد 18 صفحہ 689)

کیا کوئی بتلاسکتا ہے کہ مسیح کو خدا سے کوئی خاص شراکت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

ہم یقین رکھتے ہیں کہ دنیا میں جس قدر جھوٹے طور پر خدا بنائے گئے ہیں جیسا کہ یسوع ابن مریم اور رام

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

میں تمام کارکنان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، مردوں کا بھی، عورتوں کا بھی کہ ان نامساعد حالات میں اور......
موسم کی شدت...... کے باوجود سب نے بے نفس ہو کر کام کیا ہے اور جلسہ کی ڈیوٹیوں کا حق ادا کر دیا ہے

جلسہ سالانہ برطانیہ 2021ء کے بارے میں مختلف ممالک سے موصول ہونے والے اپنوں اور غیروں کے غیر معمولی جذبات و تاثرات نیز جلسہ کو سننے کے خوش کُن نتائج کا بیان

غیر بھی ایم ٹی اے سے متاثر ہیں اور جو دینی مائدہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں وہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور
اگر روحانی لحاظ سے ترقی کرنی ہے تو یہی ایک ترقی کا راز ہے، احمدیوں کو بھی چاہئے کہ ایم ٹی اے کی طرف زیادہ توجہ دیں

امسال پہلی مرتبہ لائیو سٹریمنگ (Live streaming) کے ذریعے مختلف جماعتیں اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ کر جلسے میں شامل ہوئیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے افریقہ کے علاوہ جلسہ سالانہ کی نشریات بعض دیگر مقامی ٹی وی چینلز پر بھی نشر کی گئیں

افریقہ میں پچاس ملین افراد سے زائد کی زبان ہاؤسا میں پہلی دفعہ جلسہ سالانہ کی کارروائی کا براہِ راست ترجمہ کیا گیا

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے دُور رس نتائج بھی پیدا فرمائے اور سعید روحوں کو احمدیت اور حقیقی اسلام کی طرف
پہلے سے بڑھ کر توجہ پیدا ہو اور نام نہاد علماء کے شر سے جماعت کو اور تمام سعید روحوں کو محفوظ رکھے

اسلام کو اس وقت ایک لیڈر کی ضرورت ہے اور وہ جماعت احمدیہ کے پاس ہے خلیفہ کی صورت میں اور اسی پر تمام عالم اسلام اکٹھا ہو سکتا ہے

وقفہ کے دوران سب حاضرین کو معلم صاحب نے شرائط بیعت مقامی زبان میں ترجمہ کر کے سنائیں، اس غیر از جماعت نے کہا کہ یہ تو اسلام کا خلاصہ ہے اور اس میں معاشرتی زندگی گزارنے کے بارے میں احسن رنگ میں راہنمائی ہے، انہوں نے کہا کہ اس پر عمل کرنا تو ہر ایک کے لیے بہت اہم اور ضروری ہے، چنانچہ جلسہ کے بعد انہوں نے بیعت کر لی

جو لوگ جماعت کو کافر کہتے ہیں اور دہشت گرد تنظیم کہتے ہیں ان کا جواب خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم والی آیت ہے
جو بڑے الفاظ میں سٹیج کی دیوار پر لکھی تھی، اب ان شاء اللہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جماعت کے متعلق کافی غلط فہمیاں دور ہوں گی

اس سال کے منفرد انتظام کے ساتھ ہونے والے جلسہ نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ایسے دروازے کھولے ہیں
جس سے پھر انسان اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کرتے ہوئے اس کے آگے جھکتا چلا جاتا ہے

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 ؍اگست 2021ء بمطابق 13 ظہور 1400 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

الحمد للہ گذشتہ جمعہ کو جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ ایک سال کے وقفہ کے بعد یا کہنا چاہئے دو سال کے بعد شروع ہو کر تین دن تک اپنے روحانی ماحول کے نظارے دکھاتا ہوا گذشتہ اتوار کو اختتام کو پہنچا۔ 2020ء میں تو کورونا کی وبا کی وجہ سے جلسہ نہیں ہو سکا تھا اور جلسہ کی انتظامیہ بھی یہ سمجھتی تھی کہ کیونکہ حالات کم و بیش وہی ہیں اس لیے اس سال بھی جلسہ نہیں ہو گا اور اس مفروضہ کی وجہ سے تیاری کی طرف بھی توجہ نہیں تھی جسکا میں نے گذشتہ خطبہ میں ذکر بھی کر دیا تھا لیکن بہرحال جب انہیں کہا گیا کہ جلسہ ان شاء اللہ تعالیٰ منعقد ہو گا تو انہوں نے تیاری شروع کر دی لیکن مجھے یہی لگتا تھا کہ پوری دلجمعی سے تیاری نہیں کر رہے۔ مجھے فکر تھی کہ انتظامیہ جب اس طرح relaxed ہے تو کارکنان بھی اس سوچ کے مالک نہ ہوں لیکن اللہ تعالیٰ سے یہ امید بھی تھی کہ وہ ان شاء اللہ جلسہ کے انتظامات بہتر کروا دے گا اور کام کرنے والے بھی مل جائیں گے۔ اس لیے مجھے ایک موقع پر انتظامیہ کو زیادہ زور سے، سختی سے یہ کہنا پڑا کہ اگر آپ لوگ اس طرح بے دلی سے کام کرتے رہے اور اس سوچ میں رہے کہ پتہ نہیں جلسہ ہوتا ہے کہ نہیں ہوتا اور ناامیدی زیادہ ظاہر ہو رہی ہو تو پھر مَیں نئی انتظامیہ مقرر کر دیتا ہوں۔ بہرحال میری اس بات نے انہیں ایک جھٹکا دیا اور تیزی سے کام شروع ہو گیا، گو لیٹ شروع ہوا۔ اور کارکنان جو تھے، جو ہمارے نچلی سطح پر کام کرنے والے رضا کار ہیں اصل تو وہی force ہے، وہی مَین پاور ہے، وہ تو لگتا تھا پہلے سے بے چین تھے۔ فوری طور پر جلسہ کے انتظام کیلئے بھی ہر طرف سے رضا کار آنے لگ گئے۔ جلسہ کے دوران ڈیوٹی والوں کی بھی لائنیں لگ گئیں۔ اب یہ مشکل تھا۔ کہ کیونکہ یہ جلسہ چھوٹے پیمانے پر ہونا ہے اس لیے کارکنان کی سلیکشن کس طرح کی جائے۔ بہرحال اس کیلئے مردوں نے بھی اور لجنہ نے بھی کارکنان چنے۔ لجنہ نے تو شاید ڈیوٹیاں دینے کیلئے پانچواں حصہ لیا اور مردوں نے شاید اپنے کارکنان کا تیسرا حصہ کم کر دیا۔ جو اس کام کیلئے نہیں لیے گئے وہ مایوس بھی ہوئے کہ انہیں خدمت کا موقع نہیں ملا۔ تو یہاں سب سے پہلے تو میں ان تمام مردوں، عورتوں، لڑکوں، لڑکیوں اور بچوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں، کیونکہ بچوں کی بھی ڈیوٹیاں لگتی تھیں، کہ اللہ تعالیٰ نیتوں کا اجر دیتا ہے۔ آپ کی نیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کرنے کی تھی وہ پوری ہو گئی اور گو بوجوہ آپ کو موقع نہیں مل سکا لیکن اللہ تعالیٰ آپ کی نیت کی وجہ سے آپ کو اجر سے محروم نہیں کرے گا۔ بہرحال یہ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو اس خدمت کے جذبہ کا بہترین اجر عطا فرمائے۔

دوسرے جیسا کہ میرا طریق ہے کہ جلسہ کے بعد کے جمعہ میں کارکنان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو مختلف شعبہ جات میں کام کر رہے تھے یا کر رہے ہوتے ہیں۔ لوگ بھی مجھے لکھ رہے ہیں اور دنیا سے لکھنے والے بھی ان رضا کاروں کا شکریہ ادا کر رہے ہیں جن کی جہاں بھی ڈیوٹی تھی انہوں نے وہاں اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کی۔ بارش کی وجہ سے ایک وقت میں پارکنگ سے کاریں نکالنا بھی ایک بڑا مسئلہ ہو گیا تھا۔ وہاں رضا کاروں نے غیر معمولی کام کیا ہے اور عملاً کاریں اٹھا کر ہی کیچڑ میں سے باہر رکھی ہیں اور اس میں ان کے ساتھ بعض دفعہ دوسرے شعبوں کے کارکنان بھی جو فارغ ہوتے تھے شامل ہو جاتے تھے۔ بعض نے مجھے لکھا کہ ہم شامل ہوتے رہے۔ بہرحال پھر بعد میں اس پارکنگ کی صورت حال دیکھ کے دوسری جگہ پارکنگ کا انتظام ہو گیا تھا لیکن بہرحال پہلے اور دوسرے دن یا دوسرے دن کچھ وقت کیلئے جو کاریں وہاں آئی تھیں ان کو وہاں سے نکالنا بڑا مشکل تھا اور اس مشکل کو کیمرے کی آنکھ نے دیکھ لیا اور ایم ٹی اے نے دنیا کو دکھا بھی دیا جس سے دنیا کے مختلف ممالک میں اپنے اور غیر جو یہ نظارے دیکھ رہے تھے انہوں نے بڑی حیرت کا اظہار کیا ہے بلکہ غیر از جماعت اور غیر مسلموں نے تو اس نظارے کو دیکھ کر کہا کہ آج کی دنیا میں یہ نظارہ ناقابل یقین ہے۔ کوئی افسر ہے یا مزدور، سب کاروں کو کیچڑ سے نکالنے کیلئے خود کیچڑ میں لت پت ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو جنّوں کی طرح کام کرتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں۔

پھر اسی طرح دوسرے شعبہ جات ہیں، صفائی کا شعبہ ہے، کھانا کھلانے کا ہے، کھانا پکانے، روٹی پکانے کا ہے۔ پھر سب سے اہم شروع میں جلسہ کے انتظامات کا، مارکیاں لگانے کا؛ دوسرے ٹریک وغیرہ بچھانے کا جو کام تھا یا جلسہ کا جو پورا انتظام تھا اسکو کرنے کا جو ابتدائی کام تھا اس کیلئے رضا کار مستقل کئی ہفتے آتے رہے۔ پھر اب وائنڈ اپ کیلئے بھی کئی دن دے رہے ہیں۔ تو اس طرح جو مختلف شعبہ جات ہیں ان سب کے کام دیکھ کر دنیا جو ایم ٹی اے اور لائیو سٹریمنگ کے ذریعہ سے جلسہ دیکھ رہی تھی وہ بہت متاثر ہوئی ہے۔ آنے والے مہمان بھی شکرانے کے جذبات لیے ہوئے تھے اور ایم ٹی اے نے دنیا کو جو نظارے دکھلائے اور پروگرام دکھانے کیلئے مختلف نظارے دکھانے کیلئے جو مختلف پروگرام بنائے اور بڑی محنت کی ہے، اس کا بھی ایم ٹی اے نے حق ادا کر دیا ہے اور نہ صرف جلسہ دنیا کو دکھایا بلکہ دنیا کے مختلف ممالک میں اجتماعی طور پر جلسہ کی کارروائی دیکھنے والوں کو ہمیں جلسہ گاہ میں دکھا دیا اور تمام دنیا کو بھی دکھا دیا۔ تو جلسہ کی یہ کارروائی جو کارکنوں کے ابتدائی کام سے لے کر دورانِ جلسہ کام کرنے والے، پھر جلسہ گاہ کے اندر جو علمی اور تربیتی پروگرام، تقاریر وغیرہ تھیں ان کو دکھانا یہ ایم ٹی اے نے ایسے ذریعہ سے دکھایا کہ تمام دنیا کے لوگ، دیکھنے والے احمدی اور غیر بھی حیرت زدہ بھی ہیں اور شکر گزار بھی ہیں کہ ہمیں یہ نظارے دیکھنے کو ملے۔ یہ ایک عجیب بین الاقوامی گھر کا نقشہ کھینچ دیا تھا۔

پس میں تمام کارکنان کا، مردوں کا بھی، عورتوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان نامساعد حالات میں اور ایک لحاظ سے ان کیلئے تو ہنگامی فیصلہ ہوا ہے اور پھر موسم کی شدت۔ ان سب کے باوجود سب نے بے نفس ہو کر کام کیا ہے اور جلسہ کی

ڈیوٹیوں کا حق ادا کر دیا ہے اور دنیا میں اس جلسہ کو دیکھنے والوں کی طرف سے بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہت سارے خطوط شکریہ کے مجھے آرہے ہیں۔ میرا خیال تھا کہ کارکنان کا شکریہ ادا کر کے آج پھر اپنے معمول کے خطبہ کا جو مضمون ہے وہی بیان کروں گا لیکن دنیا کے مختلف ممالک سے جلسہ کے تأثرات اور اسکے سننے کے بعد خوش کن نتائج، اپنوں اور غیروں کے غیر معمولی جذبات کے اظہار کی اتنی بڑی تعداد میں رپورٹس آرہی ہیں، خطوط آرہے ہیں تو میں نے سوچا کہ اس سال بھی ہمیشہ کی طرح ان تأثرات اور فضلوں کا ذکر آج کے خطبہ میں کر دوں۔ تمام تو بیان کرنے ممکن نہیں۔ کچھ نمونے میں نے لیے ہیں۔

اس سال کے منفرد انتظام کے ساتھ ہونے والے جلسہ نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ایسے دروازے کھولے ہیں جس سے پھر انسان اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کرتے ہوئے اس کے آگے جھکتا چلا جاتا ہے۔ ان تمام حالات کے باوجود کیسے کیسے فضل اللہ تعالیٰ جماعت پر فرما رہا ہے۔ ایک کمی کا اظہار عموماً لوگوں نے کیا ہے کہ اس سال عالمی بیعت نہیں ہوئی جس کا انہیں بڑا انتظار تھا۔ ان حالات میں تو بہرحال یہ مشکل بھی تھا کہ بیعت کی جاتی، مجبوری تھی۔

اب میں مختصراً کچھ رپورٹس اور کچھ تأثرات بیان کرتا ہوں۔ اس سال پہلی مرتبہ جماعتیں لائیو سٹریمنگ کے ذریعہ سے جلسہ میں شامل ہوئیں یعنی اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ کر جلسہ سن رہی تھیں اور یہاں جلسہ گاہ میں بھی سکرین پر لوگ نظر آرہے تھے۔ یوکے میں پانچ مقامات پر اجتماعی طور پر یہ انتظام تھا اور بعض دوسرے ممالک میں کئی گھنٹوں کے وقت کے فرق کے باوجود بھی وہاں بیٹھے اجتماعی طور پر جلسہ سن رہے تھے جن میں آسٹریلیا ہے، انڈونیشیا ہے، گوئٹے مالا ہے، بنگلہ دیش وغیرہ شامل ہیں۔ یوکے کے علاوہ بائیس ممالک میں سینتیس مقامات پر لائیو سٹریمنگ کے ذریعہ سے احباب جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے تھے اور عورتوں کی طرف سے بھی اس دفعہ لائیو سٹریمنگ کا جو پہلی دفعہ انتظام ہوا تھا اس کی وجہ سے عورتوں نے بھی مختلف ممالک سے بڑی خوشی کا اظہار کیا ہے اور ایک اندازے کے مطابق جو عورتوں کا سیشن تھا، ان کی تقریریں تھیں، عورتوں کے اس پروگرام کو بھی تیس پینتیس ہزار کے قریب عورتوں نے دیکھا اور سنا۔ ان شامل ہونے والے ممالک میں امریکہ ہے، کینیڈا ہے، گوئٹے مالا، کہیں دو جگہ، کہیں تین جگہ، کہیں چار جگہ مختلف سینٹرز بنے ہوئے تھے۔ گیانا ہے، آسٹریلیا، انڈونیشیا، بنگلہ دیش، ماریشس، کبابیر، انڈیا، برکینا فاسو، گھانا، نائیجیریا، گیمبیا، تنزانیہ، فرانس، سوئٹزرلینڈ، جرمنی، سویڈن، بیلجیم، فن لینڈ، ہالینڈ وغیرہ شامل ہیں۔

نائیجر میں ایک غیر احمدی دوست عیسیٰ صاحب جلسہ کے دوران تینوں دنوں میں میرے جو خطابات تھے ان کو سننے کیلئے مشن ہاؤس میں آتے رہے۔ کہتے ہیں کہ اس سے قبل میں نے سن رکھا تھا کہ جماعت احمدیہ اسلام کے خلاف ہے اور انہوں نے مسجد میں ٹی وی رکھا ہوا ہے جو کہ جائز نہیں لیکن جلسہ کے دیکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ اگر سب مسلم دنیا ایسی ہو جائے جیسے احمدیت اتحاد سے رہتی ہے اور اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے تو مسلمان اتنے مضبوط ہو جائیں کہ دنیا کی کوئی طاقت اسلام کے خلاف نہ بول سکے۔ جماعت احمدیہ میں جو اتحاد اور یگانگت ہے وہ میں نے جلسہ میں دیکھی ہے جو میری نظر میں سچائی کی ایک دلیل ہے۔

پھر زیمبیا سے احمدی احباب اور نومبائعین کے علاوہ بعض غیر از جماعت نے بھی جلسہ دیکھا۔ وہاں ایک جگہ پینتیس غیر از جماعت لوگ جمع تھے۔ ایک عیسائی ٹیچر نے جلسہ کی کارروائی سن کر، دیکھ کر یہ تبصرہ کیا کہ آج میں جلسہ کی کارروائی سن کر بہت محظوظ ہوا ہوں۔ مجھے اسلامی تعلیمات کا علم ہوا ہے اور کہتے ہیں کہ میری عقل و فہم کے مطابق اب مجھے پتہ لگا کہ اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے اور دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں جو ضرورت مندوں کی مدد کرے۔ مجھے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔

پھر گیبون کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ غیر مسلم پولیس افسر اپنی اہلیہ کے ساتھ جلسہ کی کارروائی سننے کیلئے مشن ہاؤس آئے۔ اس سے پہلے وہ جماعت میں زیادہ دلچسپی نہیں لیتے تھے لیکن جلسہ پر ایک لبنانی نومبائع کے قبول احمدیت کا واقعہ سنا تو پوچھنے لگے کہ جلسہ کے بعد میں کس طرح ایم ٹی اے دیکھ سکتا ہوں؟ اس پر ان کو بتایا گیا کہ یوٹیوب کے ذریعہ بھی ایم ٹی اے دیکھ سکتے ہیں تو انہوں نے اسی وقت اپنے موبائل پر یوٹیوب نکال کر ایم ٹی اے فرنچ چینل نکالا اور جلسہ دیکھنے لگ گئے۔ کہنے لگے کہ اب میں اس چینل پر جماعت احمدیہ کے بارے میں مزید سیکھوں گا۔

نائیجیریا سے ایک غیر از جماعت دوست نے جلسہ کی کارروائی سننے کے بعد کہا کہ اس جلسہ کی کارروائی سے مجھے یقین آگیا ہے کہ اگر دنیا میں کوئی سچا فرقہ ہے تو وہ احمدیہ جماعت ہی ہے۔ میں جلد اس میں شامل ہو جاؤں گا۔ ایک غیر از جماعت دوست نے جلسہ کے حوالے سے تاثرات میں کہا یقیناً یہ جماعت سچوں کی جماعت ہے یہ ایمان والوں کی جماعت ہے۔ میں نے دیکھا کہ شدید بارش میں بھی رضا کار اپنے کاموں میں مگن تھے اور مہمانوں کیلئے آسانیاں پیدا کر رہے تھے اور پھر اسی طرح میرے خواتین کے خطاب سے کہتے ہیں بڑا متاثر ہوا۔

جاپان کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ ہیروشیما سے تعلق رکھنے والے ایک غیر از جماعت جاپانی دوست مشیما اوسامو (Macshima Osamu) صاحب۔ جب مَیں جاپان گیا تو ہیروشیما بھی گیا ہوں تو یہ وہاں تھے اور انہوں نے میزبانی کی تھی۔ 2017ء کی پیس کانفرنس میں بھی شامل ہو چکے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں بھی جلسہ دیکھ رہا ہوں۔ کہتے ہیں آج 6/اگست کا خطبہ بھی سنا۔ اس پر مجھے جاپان کیلئے جماعت کی خدمات یاد آگئیں کہ کس طرح جماعت کے دوسرے خلیفہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جمعہ کے دن ہی 10/اگست 1945ء کو ہیروشیما کی ایٹمی تباہی کے بارے میں آواز بلند کی تھی۔ یہ آواز ہیروشیما کے حق میں بلند ہونے والی پہلی آوازوں میں سے تھی۔ اس کے بعد موجودہ خلیفہ کا دورہ ہیروشیما ہوا اور اس موقع پر امن وسلامتی کا پیغام بھی میرے لیے بہت خاص معنی رکھتا ہے۔ آج ہیروشیما کے دن کے موقع پر ایم ٹی اے دیکھتے ہوئے ایک تو میری یہ خواہش ہے کہ ایم ٹی اے افریقہ کی طرح ایم ٹی اے جاپان بھی جلد قائم ہو اور دوسرا جلسہ کا ماحول اور دنیا بھر سے لوگوں کا اجتماع دیکھ کر میرے دل میں روز بروز یہ احساس اجاگر ہوتا ہے کہ دنیا کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کیلئے اور دنیا میں امن وسلامتی کے قیام کیلئے جماعت احمدیہ کا کردار کتنا اہم ہے۔

لوساکا (زیمبیا) سے ایک غیر از جماعت استاد ہیں۔ وہ کہتے ہیں: آج ہم نے آپ کے خلیفہ سے ایک بات سیکھی ہے کہ اسلام میں عورت کو آزادیٔ رائے کا پورا حق حاصل ہے اور اسلام عورت کو شادی کے سلسلہ میں اپنی پسند کا ہم سفر چننے کا حق دیتا ہے مگر بعض معاشروں میں زبردستی کی شادیاں کروادی جاتی ہیں اور انسانی حقوق کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ پھر یہ کہا کہ صرف اسلام واحد مذہب ہے جس نے عورت کے حقوق پر زور دیا ہے۔ کہتے ہیں جہاں اسلام مرد کو ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت دیتا ہے وہاں مرد کو بھی یہ تاکید کی گئی ہے کہ انصاف کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ اگر انصاف نہیں کر سکتے تو پھر ایک پر ہی اکتفا کرو۔ یہ بہت خوبصورت اسلامی تعلیم ہے اور احمدیت ہی اس کی علمبردار ہے۔

پھر نائیجر کے ریجن تیساوا سے غیر احمدی دوست ممن غالی صاحب کہتے ہیں میرا یہ پہلا موقع تھا اور بڑا متاثر ہوا ہوں۔ یہ مثال اگر باقی مسلمان فرقے بھی پکڑ لیں تو یقیناً دنیا میں مسلمان ترقیات کی منازل طے کرلیں۔ پھر نائیجر سے ایک غیر احمدی انجنیئر اسامہ صاحب ہیں۔ کہتے ہیں سب سے زیادہ اس بات نے متاثر کیا کہ اتنے سارے ملکوں کی نمائندگی اور مختلف افراد لسانی وثقافتی تفریق کے باوجود جس اطاعت کا مظاہرہ کر رہے تھے اور کورونا جیسی مہلک بیماری کے باوجود اتنا perfect انتظام قابل دید تھا۔

نائیجر کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک غیر احمدی مہمان مریم صاحبہ کہتی ہیں کہ آج امام جماعت احمدیہ کا خطبہ سن کر مجھے عورتوں کے حقوق اور عورتوں کی ذمہ داریاں دونوں کا حقیقی ادراک ہوا ہے ورنہ یہاں افریقہ میں تو اکثر عورتیں جتنی بری زندگی گزار رہی ہیں اس کا تصور بھی ترقی یافتہ ممالک میں مشکل ہے۔ آپ لوگوں کا فعل آپ کے قول سے مطابقت رکھتا ہے۔ کہتی ہیں کہ اگر احمدیوں کا فعل ان کے قول سے مطابقت رکھتا ہے تو آپ لوگوں سے بہتر میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ پس یہ صرف تقریر کیلئے نہیں ہے بلکہ ہر احمدی کو اپنے گھروں میں اس تعلیم کے نمونے بھی دکھانے ہوں گے تا کہ اسلام کی اس حقیقی تعلیم کا لوگوں پر جو اثر ہوا ہے وہ قائم بھی ہو۔

نائیجر کے ایک غیر احمدی دوست فرید موسیٰ نے بھی عورتوں کے خطاب کی تعریف کی ہے۔ پھر ایک غیر احمدی خاتون مریم الیاس صاحبہ نے بتایا کہ عورت کے حقوق کے بارے میں جو باتیں امام جماعت احمدیہ نے بتائی ہیں یہ اسلام کی حقیقی تعلیمات جان کے مجھے اپنے عورت ہونے پر فخر ہوا ہے۔ کاش! اس بات کو سب لوگ سمجھ لیں تو دنیا ہی جنت بن جائے۔

نائیجر سے ایک غیر احمدی خاتون نفیسہ آدمو کہتی ہیں: پہلی بار میں نے امام جماعت احمدیہ کا خطاب سنا اور مجھ پر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ جو عزت و احترام سیدنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو دیا ہے آج اگر دنیا میں اسے کوئی پورا کر رہا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ پس دوبارہ میں یہی کہوں گا کہ ہر احمدی مرد کیلئے بڑے سوچنے کا مقام ہے کہ اپنے رویے اپنے گھروں میں بھی ٹھیک رکھیں۔ دنیا کو دھوکا نہ دیں۔

امیر صاحب نائیجر لکھتے ہیں کہ ایک غیر احمدی دوست الحاج حسین پیشہ کے لحاظ سے بزنس مین ہیں۔ کافی مصروف ہوتے ہیں لیکن جب انہیں جلسہ کی دعوت دی گئی تو انہوں نے دعوت قبول کی۔ جلسہ کے بعد موصوف نے بتایا کہ میں رسمی طور پر آپ کے جلسہ میں آیا تھا کہ کوئی دنیاوی میلہ ہوگا لیکن جب میں نے جلسہ سننا شروع کیا تو مَیں نے ارادہ کر لیا کہ تینوں دن باقاعدگی سے آؤں گا۔ سب سے زیادہ مجھے جس بات نے متاثر کیا وہ جلسہ کا ماحول تھا۔ رضا کاران کو کام کرتے دیکھ کر لگا کہ ان کے دل میں ایک جذبہ ہے جو انہیں ہمت دے رہا ہے ورنہ یہ دنیاوی آدمی کے بس کی بات نہیں۔

گنی کناکری کے مبلغ انچارج کہتے ہیں کہ کنڈیا ریجن کے لوکل مشنری کہتے ہیں: علاقے کے میئر کو دعوت دی تھی اس نے کہا میں تو بیمار ہوں لیکن میرا بیٹا آجائے گا۔ وہ جب آیا اس وقت میرا عورتوں میں لجنہ کا خطاب شروع ہونے والا تھا۔ بجلی کی وہاں بڑی کمی رہتی ہے۔ بارشوں کا آجکل موسم ہے اور اگر بجلی چلی جائے تو پھر گھنٹوں بجلی نہیں آتی۔ کہتے ہیں جب پروگرام شروع ہونے لگا تو بجلی بند ہوگئی اور مہمان بھی آگئے۔ جنریٹر بھی کوئی نہیں تھا۔ مشنری نے کہا ہم نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی سچائی کیلئے آج تُو معجزہ دکھا دے اور بجلی بحال کر دے۔ کہتے ہیں ہم نے دردِ دل سے دعا کی اور ابھی خطاب کیلئے میں ڈائس پر نہیں آیا تھا کہ بجلی آگئی اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہم عاجز غلامانِ مسیح الزمان کی دعا کو سنا اور مسیح موعود اور اسلام کی سچائی کیلئے نشان دکھایا جس کا ہمارے مہمان کے دل پر بڑا اثر ہوا اور حیرت والی بات یہ ہے کہ جیسے ہی خطاب ختم ہوا بجلی پھر بند ہوگئی۔ اس نے بھی یہی کہا کہ میں نے اتنے جامع خطاب کبھی نہیں سنے اور جو کچھ بھی جماعت کے بارے میں مسلمانوں نے مشہور کر رکھا ہے سب غلط ہے۔

کیمرون سے وہاں کے معلم کہتے ہیں کہ کیمرون کے شمالی علاقے کے شہر مروا (Maroua) کے قریب ایک گاؤں کے چیف الحاجی عثمان جو غیر احمدی ہیں انہوں نے جلسہ کی کارروائی ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ دیکھی تو کہنے لگے ہم بچپن سے سنتے آرہے تھے کہ جب امام مہدی آئیں گے تو پوری دنیا اس کو دیکھ لے گی۔ آج جلسہ کی کارروائی دیکھ کر یقین آیا کہ یہ جماعت واقعی امام مہدی کی جماعت ہے جس کو ساری دنیا اس وقت دیکھ رہی ہے۔ کئی ممالک کے لوگ بھی اپنے ملکوں سے ایم ٹی اے کے ذریعہ جلسہ میں شامل تھے اور امام جماعت احمدیہ کو دیکھ اور سن رہے تھے۔ آج میں نے خدا کے نبی کی بات پوری ہوتے دیکھی۔

امیر صاحب مالی جلسہ کے ذریعہ بیعتوں کے ذکر میں لکھتے ہیں کہ کیتا شہر کے ایک استاد عمر باری صاحب نے فون کر کے بتایا کہ گو کہ میں احمدی نہیں ہوں لیکن پھر بھی نہ صرف میں نے بلکہ گھر کے تمام افراد نے بڑی دلجمعی سے جلسہ کی کارروائی سنی اور خاص طور پر جب خلیفہ وقت کی باتوں کے دوران مختلف نعرے بلند ہوتے تو ہم گھر کے تمام افراد پُرجوش ہو جاتے تھے اور ہم بھی نعرے دہراتے تھے۔ عمر باری صاحب نے کہا کہ ان شاء اللہ وہ جلد احمدیہ مشن آکر اپنی فیملی سمیت جماعت احمدیہ میں شمولیت حاصل کریں گے۔

مبلغ انچارج کیمرون کہتے ہیں کیمرون سے چیف امام ڈوآلا (Douala) فاروق صاحب نے بتایا کہ میں نے ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ سے جلسہ کی تقاریر سنیں۔ جو لوگ جماعت کو کافر کہتے ہیں اور دہشت گرد تنظیم کہتے ہیں ان کا جواب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم والی آیت ہے جو بڑے الفاظ میں سٹیج کی دیوار پر لکھی تھی۔ اب ان شاء اللہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جماعت کے متعلق کافی غلط فہمیاں دور ہوں گی۔

امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں اَرُوشا ریجن سے ایک غیر از جماعت خاتون جابو (Jabu) صاحبہ نے بتایا کہ یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے جلسہ سالانہ دیکھا ہے۔ اتنا پرسکون اجتماع میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔ عام طور پر جلسوں میں لوگ شور مچاتے اور لوگوں کے بہلانے کیلئے طرح طرح کے مضحکہ خیز پروگرام کرتے ہیں لیکن اس جلسہ میں ایسا کچھ نہیں تھا بلکہ ہر پروگرام میں اسلام کی حقیقی تعلیم کے بارے میں بتایا جاتا تھا۔ بلاشبہ احمدیوں کی اپنے خلیفہ سے محبت کی مثال دنیا میں نہیں مل سکتی۔

پھر کیمرون کے شہر مروا (Maroua) کے ایک لوکل چیف یہ کارروائی دیکھ کر کہتے ہیں یہ جماعت کا کمال ہے کہ اتنی زیادہ زبانوں میں جلسہ سالانہ کی کارروائی کا ترجمہ ہو رہا ہے اور لوگ اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔ میں نے جلسہ سے استفادہ کیا اور میرا علم بڑھا ہے۔ ایم ٹی اے ایک برکت ہے۔ میں اب کیبل کنکشن لگواؤں گا اور اپنے گھر میں بیٹھ کر ایم ٹی اے سے استفادہ کروں گا اور اپنا علم بڑھاؤں گا۔ اب غیر بھی ایم ٹی اے سے متاثر ہیں اور جو دینی مائدہ سے فائدہ اٹھانا

چاہتے ہیں وہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور یہی ایک ترقی کا راز ہے۔ اگر روحانی لحاظ سے ترقی کرنی ہے تو احمدیوں کو بھی چاہیے کہ ایم ٹی اے کی طرف زیادہ توجہ دیں۔

مبلغ انچارج گیبون (Gabon) لکھتے ہیں۔ ایک نومبائع احمدی نے کہا کہ حقیقت میں یہ ساری دنیا کا جلسہ ہے جس میں ہم بھی شامل ہیں اور دیگر بے شمار ملکوں سے بھی لوگ شامل ہیں۔ یہ چیز بھی ہمارے ایمانوں کو مضبوط کر رہی ہے۔ وقت کے فرق کے باوجود ساری دنیا میں لوگ جلسے میں بیٹھے ہیں۔ یہ نظارہ صرف احمدیت ہی پیش کر سکتی ہے۔ دوسرے مسلمانوں کے لیے تو یہ ممکن نہیں ہے۔

زیمبیا کے مشرقی صوبہ کے شہر لوسانگازی (Lusangazi) کے نومبائع علی صاحب ہیں۔ اپنے علاقے کے ہیڈ مین بھی ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم عیسائیت سے احمدیت میں آئے ہیں اور ہمارے گاؤں میں احمدیت کا باقاعدہ قیام فروری 2021ء میں ہوا۔ اسکے بعد متعدد بار غیر احمدی علماء ہمارے علاقے میں آئے اور ہمارے دلوں میں احمدیت کے خلاف مختلف قسم کے شکوک وشبہات ڈالنے کی کوشش کرتے رہے۔ جب تک عیسائی تھے کوئی نہیں پوچھنے آیا۔ جب احمدی ہو گئے تو غیر احمدی علماء ان کا دین ٹھیک کرنے کیلئے پہنچ گئے۔ کہتے ہیں: اب ہمیں جلسہ سالانہ یوکے لائیو دیکھنے کی توفیق ملی ہے۔ ہم نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ منظم جلسہ کا نظارہ دیکھا ہے جہاں وبائی حالات کے باوجود بھی اتنی بڑی تعداد میں لوگ شامل ہوئے اور مختلف ممالک کے حکومتی نمائندگان نے اپنے ویڈیو پیغامات بھجوائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ دیکھنے کے بعد ہمارے تمام شکوک وشبہات دور ہو گئے کہ احمدیت ایک چھوٹے سے گروہ کا نام نہیں بلکہ ایک عالمگیر جماعت ہے۔ جس طرح خلیفہ وقت نے عورتوں اور دوسرے لوگوں کے حقوق کے بارے میں اسلامی تعلیمات بیان کی ہیں اس نے ہمیں حیران کر دیا ہے کہ عورتوں کے بھی حقوق ہیں ورنہ ہم تو اپنی عورتوں کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔ ان شاء اللہ جو کچھ ہم نے یہاں دیکھا اور سنا ہے ہم واپس جا کے دوسرے احباب کو بھی بتائیں گے تا کہ ان کا بھی ایمان مضبوط ہو اور عمل کی کوشش کریں گے۔

ملائیشیا سے ایک نومبائع رُسلی بن مَوپا سولی (Rusli Bin Mappasulle) صاحب کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ یوکے کو دیکھ کر میں خدا تعالیٰ کا بہت شکر گزار ہوں کہ مجھے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے اور امام الزمان کو پہچاننے کی توفیق حاصل ہوئی۔ میں یوکے میں تو نہیں تھا لیکن اس کے باوجود مجھے خلیفہ وقت کو دیکھنے اور ان کے خطاب سننے کا موقع مل رہا تھا۔ اگر میں جماعت احمدیہ میں شامل نہ ہوتا تو میں ان برکات سے محروم ہو جاتا۔ اب میں وعدہ کرتا ہوں کہ مَیں خلافت کے ساتھ ہمیشہ وفادار اور فرماں بردار رہوں گا۔

برازیل کی ایک خاتون ہیں پریسیلا مارلم (Priscila Marleme) صاحبہ۔ چند ماہ پہلے انہوں نے بیعت کی تھی، کہتی ہیں کہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے پہلی بار جلسہ سالانہ دیکھنے کا موقع ملا اور باوجود زبان نہ سمجھنے کے بہت کچھ سیکھنے اور جاننے کا موقع ملا۔ میں خدا کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اس نے مجھے احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔

گنی بساؤ کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں: گنی بساؤ جماعت کے ایک دور دراز علاقے کسینی کی چار نومبائع لجنات آٹھ کلو میٹر پیدل سفر کر کے اپنی قریبی جماعت مسرہ میں جلسہ سالانہ یوکے کی کارروائی سننے کیلئے گئیں اور جب انہوں نے میرا خطاب سنا تو کہتی ہیں اللہ کے فضل سے ہم نے احمدیت قبول کر لی تھی مگر آج ہمیں خلیفہ کا خطاب سن کر احساس ہوا کہ ہم کتنی بڑی نعمت سے دور تھے۔ آج ہمارا ایمان احمدیت پر سو فیصد مکمل ہوا ہے اور آج ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ ہم ہمیشہ خلیفہ وقت کا خطبہ سننے کیلئے آیا کریں گی۔ یہ کس طرح تبدیلیاں اللہ تعالیٰ پیدا فرما رہا ہے۔

گیانا سے بھی لوگ لائیو سٹریم کے ذریعہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ ایک نومبائع مظفر کیوسی (Kwesi) صاحب کہتے ہیں کہ میرا پہلا جلسہ سالانہ تھا اور میرے لیے تجربہ بہت شاندار تھا۔ خاص طور پر جب میں اپنے احمدی بھائیوں کے ساتھ مل کر جلسہ دیکھنے بیٹھا اور خلیفہ وقت کو دیکھا اور ان کی تقریر سنی تو یہ سب میرے لیے بہت ہی زبردست تجربہ تھا۔ میں نے پہلے کبھی کسی مسلمان خاتون کو اتنی اچھی تلاوت کرتے نہیں دیکھا۔ تلاوت کی بھی انہوں نے تعریف کی۔ پھر کہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے احباب مختلف قصبوں اور گاؤں سے جلسہ سننے کیلئے ایک جگہ جمع ہوئے یہ سب خلافت اور احمدیت کی برکات ہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس جماعت کو عطا فرمائی ہیں۔ اس طرح دنیا کے مختلف ممالک کی جماعت کو جلسہ سالانہ میں ورچوئلی (virtually) بھی شامل دیکھنا بہت زبردست تھا۔ میں نے بہت سے ایسے ممالک دیکھے جن کے بارے میں مجھے علم نہیں تھا کہ وہاں احمدیہ جماعت پہنچ چکی ہے۔ اسی طرح یہ بھی دیکھا کہ کس طرح احباب جماعت مل کر جلسہ کیلئے کام کر رہے ہیں۔ یوکے میں ایک صاحب جو بنک میں کام کرتے ہیں وہ کام سے چھٹی لے کر جلسہ کیلئے رضا کارانہ طور پر کام کر رہے ہیں اور اپنی کار میں سو رہے ہیں۔ یہ ساری باتیں ثابت کرتی ہیں کہ جماعت کے لوگوں میں اخلاص ہے اور وہ قربانی کر رہے ہیں۔ حقوق کا مجھے تقریروں سے پتہ لگا۔ اس طرح انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہوا ہے۔

ماریشس سے ایک نومبائع صفوان نائیک صاحب کہتے ہیں کہ لائیو سٹریمنگ کے ذریعہ سے جلسہ میں شمولیت کا پہلا تجربہ تھا۔ یقیناً اس طرح کی شمولیت مجھے خلافت کے زیادہ قریب کر رہی تھی۔ خلیفہ وقت کا ہر لفظ میرے دل پر لگتا تھا۔ جماعت میں شامل ہونے کے فیصلے سے میں بہت خوش ہوں۔ ایم ٹی اے کے پروگراموں سے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھ رہا ہوں۔

آسٹریا سے اشرف ضیاء صاحب کہتے ہیں کہ ڈوناٹیلا (Donatella) صاحبہ نے اس سال کے شروع میں بیعت کی۔ وہ کہتی ہیں کہ جو بھی خلیفہ وقت نے کہا وہ جذبات کو گرما دینے والا تھا۔ ان کے خطابات کے دوران میرے آنسو گرتے رہے۔ اسلام واقعی زندگی بخش اور سچائی کا راستہ ہے۔ میری زندگی آہستہ آہستہ بالکل بدل رہی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی بہت شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔ یہ آسٹرین ہیں۔

جلسہ میں شمولیت کے بعد قبول احمدیت کے بھی بڑے واقعات ہیں۔ آئیوری کوسٹ سے ایک غیر احمدی دوست حسن صاحب نے بیان کیا کہ جلسہ کے تینوں دنوں کا پروگرام دیکھنے کا موقع ملا۔ انتہائی ایمان افروز تھا۔ کہنے لگے کہ جھوٹ کی عمر لمبی نہیں ہوتی اور وہ اپنی موت آپ مر جاتا ہے جبکہ سچائی ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ اسی اصول کے تحت جماعت احمدیہ کی روز بروز کی ترقی خود اس کی صداقت کا ثبوت ہے۔ کہتے ہیں جلسہ سالانہ کے اختتام کے بعد ہم چند دوست ایک ریسٹورنٹ میں گفتگو کر رہے تھے کہ ایک اجنبی شخص ہماری باتیں سن کر کہنے لگا اگر آج اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرنے والی کوئی جماعت ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ اتنا کہہ کر وہ اجنبی تو چلا گیا مگر ہماری باتوں کی تصدیق کر گیا کہ احمدیت نہ صرف قولی بلکہ عملی طور پر بھی حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہے۔ اسکے بعد حسن صاحب ہمارے معلم سے ملے اور کہا کہ میں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونا چاہتا ہوں اور اب میں زیادہ دیر تک اپنے آپ کو اس سچائی سے محروم نہیں رکھ سکتا۔

کانگو برازاویل کے مبلغ انچارج کہتے ہیں ایک جماعت گمبوما (Gamboma) میں تینوں دن ٹی وی اور ریڈیو پر جلسہ کے تمام لائیو پروگرام دکھانے کی توفیق ملی۔ اس علاقے میں صرف ایک ہی ٹی وی سٹیشن ہے اور اس پر ہمارے جلسہ کے پروگرام چلتے رہے۔ ایک اندازے کے مطابق چار ہزار افراد نے جلسہ دیکھا اور سنا ہوگا۔ گمبوما کے ارد گرد تیس دیہات کی جماعت نے بھی ریڈیو کے ذریعہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ ان علاقوں میں بجلی کی سہولت میسر نہیں اس لیے لوگ ریڈیو کے ذریعہ سنتے ہیں۔ پھر انہوں نے لکھا کہ جتنے میرے خطابات تھے ان کا لوکل زبان لِنگالا (Lingala) میں یہاں ترجمہ ہو رہا تھا وہ بھی سنا۔ کہتے ہیں الحمدللہ پروگرام بہت کامیاب رہا جس کا اظہار اپنوں اور غیروں، سب نے کیا۔ تینوں دن ہر طرف جلسہ سالانہ کا ماحول تھا۔ ویسے ہی کھانے کا انتظام کیا گیا تھا جیسے جلسے میں کیا جاتا ہے۔ دوران جلسہ اللہ کے فضل سے بارہ افراد کو بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔

گنی بساؤ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے اکثر نومبائعین احمدیت قبول کرنے کے بعد اب اپنے اپنے علاقے اور اپنے عزیز و اقارب میں کثرت سے تبلیغ کر رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ یوکے کے بابرکت موقع پر جب احباب کو جلسہ کے پروگرام دیکھنے کی تحریک کی گئی تو تمام نومبائعین نے اپنے غیر از جماعت عزیز و اقارب اور دوستوں کو جلسہ میں میرے تین چار خطابات سننے کے جو وقت تھے اس پہ خاص طور پر بلایا۔ کہتے ہیں لوگ تیس کلو میٹر اور اٹھارہ کلومیٹر کا فاصلہ سائیکلوں پر یا پیدل کر کے وہاں پہنچے۔ اکثر لوگ صرف پہلے دن کا خطاب سننے کیلئے آئے تھے مگر انہوں نے جب میرا پہلے دن کا خطاب سنا تو ان کا ارادہ بدل گیا اور انہوں نے تینوں دن قیام کرنے کا ارادہ کیا اور تیسرے دن اختتامی خطاب سننے کے بعد یہ لوگ کہنے لگے کہ آپ کے خلیفہ نے ہمارے دل جیت لیے ہیں اور جو اسلام انہوں نے پیش کیا ہے وہی حقیقی اسلام ہے۔ اس موقع پر 127/افراد، مرد اور عورتوں، نے احمدیت قبول کی۔ تو اس طرح اجتماعی طور پر بھی بیعتیں ہوئیں۔

کونگو سے معلم سلسلہ ابراہیم صاحب کہتے ہیں کہ ایک عیسائی دوست مُوک نگا چیبی (Mouk Ngantsibi) صاحب کو جلسہ دیکھنے کیلئے مدعو کیا گیا۔ وہ اپنی بیوی کے ساتھ جلسہ میں شریک ہوئے۔ جلسہ دیکھنے کے بعد اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے تو لگتا ہے کہ اس طرح کی تعلیمات اور راہ نمائی ہمیں کہیں نہیں ملے گی۔ ہم نے اپنی زندگی کا ایک لمبا حصہ عیسائیت میں ضائع کر لیا ہے۔ یہاں پر ہم نے جو تین دنوں میں سیکھا ہے وہ عیسائیت میں رہ کر پوری زندگی بھی نہیں سیکھ سکتے۔ ہماری بھلائی اب اسی میں ہے کہ ہم ان کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ اس طرح میاں بیوی اور بچوں نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔

گنی بساؤ کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ گنی بساؤ کے بافٹا ریجن سے تعلق رکھنے والے غیر احمدی دوست کمبا جاؤ صاحب نے جلسہ سالانہ یوکے کے تین دنوں کی کارروائی سنی اور میرے خطابات سنے اور پھر کہنے لگے اسلام کو اس وقت ایک لیڈر کی ضرورت ہے اور وہ جماعت احمدیہ کے پاس ہے خلیفہ کی صورت میں اور اسی پر تمام عالم اسلام اکٹھا ہو سکتا ہے۔ اس طرح جلسہ ختم ہوتے ہی انہوں نے اسی وقت بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی۔

کانگو برازاویل سے ایک عیسائی دوست انگوتانی صاحب کہتے ہیں: میں نے کبھی بھی کسی مذہب میں دلچسپی نہیں لی کیونکہ عیسائیت کو دیکھ کر یہی لگتا تھا کہ مذہبی لوگ مخلص نہیں ہوتے۔ میرا بھائی پہلے ہی جماعت میں داخل ہو چکا تھا اس نے مجھے اس جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ میں اس کے کہنے پر آ گیا اور جوں جوں مَیں جلسہ دیکھتا گیا میرے اندر تبدیلی پیدا ہونا شروع ہو گئی اور مذہب کے ساتھ لگاؤ پیدا ہونے لگا۔ خلیفہ کی تقاریر سن کر پہلی دفعہ میرے دل نے گواہی دی کہ مذہب ایک حقیقت ہے۔ سچے مذہب میں دلوں کو پھیرنے کی طاقت ہے۔ میں زندگی میں پہلی دفعہ اسلام احمدیت کو بطور مذہب قبول کر رہا ہوں۔

نائیجیریا کے ایک غیر احمدی دوست کو جلسہ سن کے بیعت کی توفیق ملی۔ کہتے ہیں: میں جلسہ کے پروگرام دیکھ کر بہت متاثر ہوا اور جس حق کا مَیں متلاشی تھا وہ مل گیا۔ اب میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔

سینیگال سے ظفر اقبال صاحب کہتے ہیں کہ اُمبُو ر ریجن میں جلسہ کے تینوں ایام میں جو میرے خطابات تھے چار ریڈیو اور ایک ٹی وی پر لائیو نشر ہو رہے تھے۔ ایک ریڈیو میزبان نے ان خطابات کو سن کر احمدیت قبول کی۔ وہ میزبان نہایت پڑھے لکھے اور عوام میں بہت مقبول ہیں۔ انہوں نے کہا میں نے جماعت کے متعلق بہت کچھ سنا تھا لیکن آج امام جماعت کی باتیں سن کر مجھے حقیقت پتہ چلی ہے۔ لہٰذا میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔ اسی دن انہوں نے اپنی فیملی سمیت بیعت کر لی۔

کیمرون کے مرواشہر کے ایک لوکل امام ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جلسہ کی خاص بات جماعت کے امام کی تقاریر ہیں۔ جماعت کے خلیفہ ہر بات قرآن اور حدیث سے کرتے ہیں اور اس نے میرے دل پر بہت اثر کیا ہے۔ یقیناً یہ جماعت اور خلیفہ خدا کی طرف سے ہیں۔ میرا دل مطمئن ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دوستوں سمیت بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ انصاف کی نظر سے دیکھنے والے اللہ کے فضل سے علماء میں ایسے بھی ہیں جو حق دیکھتے ہیں اور قبول کرتے ہیں۔

مالی میں غیر از جماعت احباب نے جلسہ دیکھنے کے بعد جماعت میں شمولیت کی۔ جلسہ سے قبل جماعتی ریڈیو پر جلسہ کے بارے میں پروگرام کیے گئے اور جلسہ کے بارے میں روزانہ ریڈیو پر اعلان بھی نشر ہوتا رہا۔ کہتے ہیں ہم نے ہر ایک کو جلسہ دیکھنے کیلئے مشن آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ جلسہ کے ایام میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت افراد بھی جلسہ کی نشریات دیکھنے آئے۔ جلسہ کے آخری روز چار افراد بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ یہ افراد پڑھے لکھے ہیں

ارشاد باری تعالیٰ

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۫ فَتُصۡبِحُ الۡاَرۡضُ مُخۡضَرَّۃً ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَطِیۡفٌ خَبِیۡرٌ (الحج:64)

ترجمہ: کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو زمین اس سے سر سبز ہو جاتی ہے۔ یقیناً اللہ بہت باریک بین (اور) ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

طالب دعا : مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

اور انہوں نے بیان کیا کہ ہم کافی عرصہ سے کائی شہر میں ریڈیوسن رہے تھے اور ہمیں احمدیت میں دلچسپی تھی۔ جب ہم نے ریڈیو پر جلسہ کے بارے میں سنا تو ہمیں تجسس ہوا کہ ان کے جلسہ کو ضرور دیکھنا چاہیے۔ جلسہ دیکھنے کے بعد یہ کہتے ہیں کہ اسلام کی فلاح اور ترقی صرف احمدیت کے ساتھ وابستہ ہے۔ جس اسلام کو احمدیت دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے وہی اصل اور حقیقی اسلام ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو ایک خلیفہ کی ضرورت ہے جو ان کی راہنمائی کر سکے اور موجودہ زمانے میں اسلام میں خلافت احمدیت کے ذریعہ جاری ہوئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اب ہم پکے احمدی ہیں اور جو ماہانہ چندہ ایک احمدی کیلئے دینا ضروری ہے ہمیں بتائیں، ہم ہر ماہ دین کی خدمت کیلئے چندہ بھی دیں گے۔

امیر صاحب مالی لکھتے ہیں کائی ریجن کے مشن ہاؤس میں جلسہ کی نشریات دیکھنے کیلئے غیر از جماعت افراد آئے۔ جلسہ کے تیسرے روز جب بیعت کے ایمان افروز نظاروں پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری پرانی بیعتوں کی دکھائی گئی تو غیر از جماعت نے جو پڑھے لکھے تھے انہوں نے سوال کیا کہ بیعت کی شرائط کیا ہیں؟ وقفہ کے دوران سب حاضرین کو معلم صاحب نے شرائط بیعت مقامی زبان میں ترجمہ کر کے سنائیں۔ اس غیر از جماعت نے کہا کہ یہ تو اسلام کا خلاصہ ہے اور اس میں معاشرتی زندگی گزارنے کے بارے میں احسن رنگ میں راہنمائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس پر عمل کرنا تو ہر ایک کیلئے بہت اہم اور ضروری ہے۔ چنانچہ جلسہ کے بعد انہوں نے بیعت کر لی۔

گھانا سے لائیو سٹریمنگ کے ذریعہ لوگ جلسہ میں شامل ہوئے۔ بُستانِ احمد اکرا کے سرسبز احاطہ میں جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ کہتے ہیں ماحول بہت اچھا تھا۔ بڑا وجد آفرین تھا۔ دو مقامات پر دو بڑی بڑی ویڈیو سکرین پر احباب و خواتین براہ راست جلسہ کے نظارے دیکھ رہے تھے۔ تینوں ایام میں پچیس سو سے زائد احباب و لجنہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ احمدیہ سینٹرل مسجد کماسی میں بڑے پیمانے پر انتظام کیا گیا تھا۔ وہاں تینوں دن دو ہزار سے زائد لوگ شامل ہوئے۔ اپر ویسٹ وا (Wa) شہر میں بارہ مساجد میں جلسہ سالانہ کی کارروائی سننے کا اجتماعی انتظام کیا گیا تھا۔ اور باقی سارے ریجن میں چودہ مقام پر تھا۔ اس طرح یہاں بھی دو ہزار سے زائد لوگوں نے اجتماعی طور پر سنا اور پھر اسی طرح باقی سارے ریجنز میں بھی انتظام کیا گیا تھا۔ اور دوسرے چینل کے ذریعہ سے بھی ایم ٹی اے دیکھتے رہے۔ ایم ٹی اے افریقہ اور ایم ٹی اے گھانا کے علاوہ جلسہ کی کارروائی گھانا کے تین دیگر ٹی وی چینلز پر بھی دیکھی جا سکتی تھی۔

یمن سے اکرم علی الکھلانی صاحب کہتے ہیں کہ آج خلیفہ وقت نے اس جلسہ اور خطابات سے ہمارے دلوں اور روح کو نئی زندگی عطا کر دی ہے۔ ہماری آنکھوں سے آنسو خشک ہو گئے تھے جواب واپس لوٹ آئے ہیں اور دل سخت ہونے کے بعد نرم پڑ گئے ہیں۔ اگر خلیفہ وقت کا لجنہ والا خطاب سارا معاشرہ سنے اور اس پر باقاعدگی سے عمل کرے تو سارا معاشرہ سو فیصد سلجھ جائے۔ اسی طرح آخری خطاب نے جلسہ کے سارے انتظامات کو چار چاند لگا دیے۔ اس سارے نظام کی دنیا میں نظیر نہیں ملتی۔ تمام چہرے ہنستے مسکراتے نظر آئے۔ یہ اس خدا کا فضل ہے جس نے یہ جماعت بنائی۔

یمن سے عامر علی صاحب کہتے ہیں کہ جلسے کے تینوں دن ہمارے لیے عید تھے جن میں ہم نے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو نازل ہوتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اسکے وعدوں کو پورا ہوتے دیکھا۔ جلسہ سے خلافت احمدیہ پر ہمارے ایمان میں دن بدن اضافہ ہوتا رہا کیونکہ ہم نے دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی تائید خلافت احمدیہ کے شامل حال ہے۔ خلافت کے علاوہ سوائے ظلمت کے کچھ بھی نہیں۔ ہر چند ہم جلسہ میں جسمانی طور پر شامل نہ تھے لیکن ہمارے دل آپ کے ساتھ تھے اور ہم جلسہ کی پاکیزہ روحانی فضا کو یوں محسوس کر رہے تھے گویا ہم وہاں موجود ہوں۔ کہتے ہیں آپ کو دیکھ کر اور آپکی نصائح کو سن کر جذبات وہ تھے جو ناقابل بیان ہیں۔ بڑا گہرا دل پر اثر ہو رہا تھا۔ خطابات سے بہت استفادہ کیا کیونکہ مجھے اپنی بہت سی ذمہ داریوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی نیز بہت سی غلطیوں کا مجھے پتہ لگا جن سے میں غافل تھا۔ اب کہتے ہیں کہ مختلف ملکوں میں احمدیوں کے اکٹھے ہو کر جلسہ میں شامل ہونے کے نظارے نے میرے دل میں بہت درد پیدا کیا اور میں نے دعا بھی کی کہ اللہ تعالیٰ جلد یمن میں بھی ہمیں ایسی جگہ عطا فرمائے جہاں ہم اکٹھے ہو کر جلسہ میں شامل ہو سکیں۔

اردن سے حامد صاحب کہتے ہیں کہ ہر سال دنیا کے تمام ممالک سے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی صداقت کے گواہ بن کر جلسہ میں شرکت کرتے ہیں۔ اس سال کا جلسہ ایک خصوصیت کا حامل تھا کیونکہ اس سال انٹرنیٹ اور ایم ٹی اے کے ذریعہ سے تمام دنیا سے احمدیوں نے کثرت کے ساتھ اس میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے حالات میں جماعت کی نصرت فرماتا ہے کیونکہ یہ ایک سچی جماعت ہے۔ میں اس سال کے جلسہ میں خلیفہ وقت کی موجودگی کو ایک روحانی کشف یا دنیا میں جنت سے تشبیہ دیتا ہوں جس کے پھل ہم نے ان تین دنوں میں کھائے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے سچے اسلام کی تبلیغ کیلئے روحانی فضاؤں میں نصب کیا گیا ایک آسمانی خیمہ ہے۔

شام سے محمد بدر صاحب کہتے ہیں کہ جلسہ میں احمدی مسلمان رنگ و نسل اور کلچر کے اختلاف کے باوجود خلیفہ وقت کی قیادت میں جماعت کے جھنڈے تلے متحد تھے۔ پھر کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا یہ قول ان پہ صادق آتا ہے کہ اگر تُو زمین بھر کے خزانے بھی خرچ کرتا تو ان کے دلوں کو نہ جوڑ سکتا بلکہ یہ اللہ ہی ہے جس نے ان کے دلوں کو باہم باندھ دیا ہے۔ قرآن شریف کی یہ آیت ہے۔ تو ہم پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ شاملین جلسہ کے چہروں سے محبت کے جذبات ٹپکتے تھے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ میں طمانیت اور سلامتی کا بھی شدید احساس ہوا۔ ایسا لگتا تھا کہ ہم سب احمدی اپنے روحانی قائد کے جلو میں صحرا کے درمیان واقع ایک روحانی نخلستان میں ہیں جس میں سکینت ہی سکینت ہے اور سلامتی ہی سلامتی ہے۔ بشدت احساس ہوا کہ ابھی مجھ میں بہت سی کمزوریاں ہیں اور مجھے اپنے اندر نیک تبدیلیاں پیدا کرنے کیلئے بہت کوشش کرنا ہوگی۔ تقویٰ کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہوں گے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہوگا۔ عائلی زندگی کو بہتر بنانے کیلئے خواتین سے محبت اور نرمی سے پیش آنا ہوگا۔

جرمنی سے عبدالرحمٰن صاحب لبنانی ہیں، یہ کہتے ہیں میں نے برلن کی مسجد میں احباب جماعت کے ساتھ تینوں دنوں کی جلسہ کی کارروائی سنی۔ جلسہ کی روحانی فضاؤں کو محسوس کیا۔ جلسہ سے ہم نے بہت استفادہ کیا۔ وہ روحانیت جس کی کمی محسوس کر رہے تھے واپس لوٹ آئی۔

فلسطین ویسٹ بنک سے عمر صاحب کہتے ہیں میری خواہش ہے کہ یہ جلسہ روز منعقد ہوتا ہم انبیاء اور اولیاء کی طرح بنیں۔ ایک منفرد احساس تھا۔ سب بھائیوں نے اکٹھے بیٹھ کر جلسہ سنا۔ ایک محبت اور اخوت کا ماحول تھا۔

رضوان شاہد صاحب آئیوری کوسٹ سے لکھتے ہیں کہ ''مَان'' شہر کی جماعت کے صدر آندرے صاحب نے بتایا کہ جلسہ میں سب سے متاثر کن نظارہ یہ تھا کہ دنیائے احمدیت خلافت کے جھنڈے تلے متحد ہے اور اطاعت خلافت میں مگن ہے۔ کسی جگہ دن ہے تو کسی جگہ آدھی رات ہے۔ سب خلیفہ وقت کا خطاب سننے کیلئے ہمہ تن گوش ہیں اور اپنے ایمانوں کی تازگی کے سامان کر رہے ہیں۔

قرغیزستان کے نیشنل پریذیڈنٹ الیاس کُوبَاتوف (Ilyas Kubatov) کہتے ہیں کہ جلسہ پر ایسی تقاریر پیش کی گئیں جن کو سن کر میں جذبات پر قابو نہ رکھ سکا اور میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ میں نے جلسہ سالانہ یوٹیوب پر دیکھا تھا اور اس وقت میری خوشی کی انتہا نہ رہی جب میں نے یوٹیوب پر اپنے بہن بھائیوں کے کمنٹس دیکھے جو ایک دوسرے کو جلسہ کی مبارک کے تحائف پیش کر رہے تھے اور ایک دوسرے کو سلامتی کے پیغام دے رہے تھے۔ یہ سب میرے بہن بھائی مختلف قوموں سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً رشین، یوکرینی، آرمینی، تاتاری، قزاقی اور قرغزی وغیرہ۔ یہ نظارہ بہت ہی روح پرور تھا۔

نائیجر کے احمدی دوست سلیمان صاحب کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت کا براہ راست خطبہ اپنی مادری زبان ہاؤسا میں سننا میرے لیے ایک اعزاز کی بات ہے۔ کہتے ہیں ایم ٹی اے 5 پر ہاؤسا زبان کے ایڈیشن نے ہمارے جلسہ کو چار چاند لگا دیے اور ہمارے لیے جلسہ اور عید ایک ساتھ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خلیفہ وقت کو ہاؤسا زبان میں سننا ایک لگژری ہے جس کی لذت ایک ہاؤسا ہی سمجھ سکتا ہے۔ اس دفعہ پہلی دفعہ ہاؤسا زبان میں براہ راست ترجمہ کیا گیا تھا۔

انڈونیشیا کی ایک جماعت کے ایک دوست سویتونو (Suwitono) صاحب کہتے ہیں کہ جلسہ دیکھنے اور خلیفہ وقت کے خطابات سننے کے بعد ہمارے خاندان میں خلافت سے محبت کی ایک نئی روح پیدا ہوئی ہے۔ ہم نے انسانی بھائی چارے کا اعلیٰ نمونہ دیکھا جو کہ دنیا میں کسی جگہ نہیں ملتا۔ خلافت واقعی نسل اور رنگ سے بالا ہو کر انسان کے درمیان محبت اور امن کا مجسمہ ثابت ہو رہی ہے۔

آسٹریلیا سے عاطف زاہد صاحب کہتے ہیں کہ افتتاحی خطاب لائیو نشریات میں رات بارہ بج کر پچپن منٹ پر شروع ہوا۔ اس کے باوجود لوگوں نے اجتماعی طور پر وہاں پہنچ کے بڑی سنجیدگی سے جلسہ کی کارروائی سنی اور ایک صاحب اپنے چھوٹے بیٹے کو لے کے آئے تھے۔ رات کو ساڑھے دس بجے خطبہ ختم ہوا تھا۔ انہوں نے خطبہ کے بعد بیٹے سے کہا کہ تم گھر چلے جاؤ۔ اس نے کہا کہ نہیں میں تو یہیں بیٹھ کے خطاب سنوں گا اور وہ بھی رات کو بیٹھا رہا۔ کہتے ہیں کہ جلسہ کا اختتامی خطاب اتوار کی رات دیر سے شروع ہونا تھا اور اگلا دن ورکنگ ڈے تھا اس لیے پریشانی تھی کہ لوگ مسجد میں نہیں آئیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت کثیر تعداد میں اختتامی خطاب کو بھی سننے کیلئے آئے اور بلکہ یہ تعداد ابتدائی سیشن میں شامل ہونے والوں سے زیادہ تھی۔

برازیل سے ابراہیم صاحب کہتے ہیں۔ ان کا تعلق گنی بساؤ سے ہے اور تعلیم کی غرض سے برازیل گئے ہوئے ہیں۔ ایک بات جو خاص طور پر میرے لیے توجہ کا باعث بنی جس کا میں خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ نظام خلافت ہے جس کے تحت ایک ہی وقت میں مختلف ممالک کے لوگ کس طرح ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اکٹھے جلسہ کی تقاریر اور کارروائی سن اور دیکھ رہے تھے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ ہی اسلام کی حقیقی نمائندہ جماعت ہے اور اگر امام مہدی نہ آئے ہوتے تو ہم میں یہ اتفاق و اتحاد نہ ہوتا۔ میں اس بات کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس جلسہ کے ذریعہ علم میں بہت اضافہ ہوا اور اس جماعت کا ممبر ہونے پر خدا کا شکر گزار ہوں۔

قرغیزستان سے اَتَاخَانَوْ وَادِلْیَارَا (Atakhanova Dilyara) صاحبہ ہیں۔ یہ کہتی ہیں کہ مقررین کی تقاریر کو اخلاص سے سننا اور دیکھنا کتنا دلچسپ ہے۔ خلیفہ وقت کے خطابات کو سنتے ہوئے بندہ ایسی دنیا میں ڈوب جاتا ہے جس میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہو رہی ہو۔ ہم سب ایک فیملی کی صورت میں خلیفہ وقت کے خطابات مل کر سن رہے ہیں۔ خاص طور پر خلیفہ وقت کا لجنہ کا خطاب تھا جس میں اسلام میں عورتوں کے حقوق بیان فرمائے۔ خطاب سن کر ہمیں مزید اللہ کے حضور جھکنا چاہیے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ہم عورتوں کی حفاظت فرمائی ہے۔ کہتی ہیں خطابات جذبات سے لبریز کر دیتے ہیں۔

گوئٹے مالا سے بائرن صاحب کہتے ہیں کہ میرے لیے جلسہ کا دن ایک خاص دن ہے اور کسی معجزے سے کم نہیں کیونکہ جلسہ سے کچھ عرصہ قبل گوئٹے مالا جماعت کے متعدد احباب کورونا وائرس کی وجہ سے بیمار ہوئے اور کچھ کی حالت تشویشناک حد تک چلی گئی لیکن آج گوئٹے مالا کے سب احباب یہاں بیٹھ کر اکٹھے جلسہ سن رہے ہیں اور کوئی ممبر بھی بیمار نہیں ہے۔ جب میں عیسائی تھا تو معجزات کا عجیب ہی تصور تھا۔ جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر مجھے معجزات کی حقیقت سمجھ آئی کہ اصل معجزہ انسان کے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنا ہے۔ ایک سال قبل میں اکیلا مسجد میں آتا تھا۔ میری فیملی کا مسجد آنا اور اسلام قبول کرنا ناممکن لگتا تھا۔ آج میں اپنے ساتھ اپنی اہلیہ، بچوں، والدہ اور ایک بھائی برادر نسبتی اور اس کی فیملی کو بھی ساتھ لایا ہوں اور بیٹھا یہ جلسہ دیکھ رہا ہوں اور اس کو یقیناً ایک معجزہ سمجھتا ہوں۔ یہ صاحب بڑے مخلص سادہ سے احمدی ہیں اور معمولی آمد ہے لیکن تبلیغ کا ایک بڑا جذبہ ان میں پایا جاتا ہے۔ جہاں بھی جاتے ہیں تبلیغ کرتے ہیں اور مختلف احباب کو

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اپنے ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول، کوئی شخص اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا کہ ہاں! وہ دوسرے آدمی کے ماں اور باپ کو گالی دیتا ہے تو اپنے ہی ماں باپ کو گالی دیتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اپنے بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنی خوشی اس آدمی کو بھی نہیں ہوتی جسے جنگل بیابان میں کھانے پینے کی چیزوں سے لدا ہوا اس کا گم ہونے والا اونٹ اچانک مل جائے

(صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب التوبہ)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (صوبہ مہاراشٹرا)

اپنے خرچ پر مسجد کا وزٹ کرواتے ہیں۔

گوئٹے مالا سے ہی رامیرو مارتینیز (Ramiro Martinez) کہتے ہیں میرے لیے آج کا دن بہت خاص تھا۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ یوکے کا جلسہ اور دوسری جگہ کے ویڈیو مناظر دیکھ کے یقین ہو گیا کہ یہ عالمگیر نظام یقیناً خدائی نظام ہے۔ خلیفہ وقت یقیناً خدا کی طرف سے مقرر ہیں جو ہمیں بتاتے ہیں کہ مسلمانوں کو کس طرح کی شکل معاشرے میں پیش کرنی چاہئے۔ میں بہت خوش ہوں۔ آئندہ سے خلیفہ وقت کے خطاب ہمیشہ سنوں گا۔ یہ صاحب پینتیس سال تک بائبل پڑھاتے رہے۔ مختلف عیسائی فرقوں کے ممبر رہے مگر ہمیشہ اختلاف کی وجہ سے ایک سے دوسرا فرقہ تبدیل کرتے رہے۔ خود تحقیق کر کے اسلام احمدیت قبول کی ہے۔ مسجد سے بیس کلومیٹر دور اِن کی رہائش ہے۔ جب سے انہوں نے احمدیت قبول کی ہے اس عرصہ میں صرف ایک جمعہ گاڑی خراب ہونے کی وجہ سے نہیں پہنچے باقی باقاعدہ جمعہ پہ آتے ہیں۔ اور اپنے گھر میں پانچ وقتہ نمازوں کا اہتمام کیا ہوا ہے۔

گوئٹے مالا سے اوالین گونزالیز (Evalin Gonzalez) کہتی ہیں کہ جلسہ یوکے میں براہ راست شامل ہو کر معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ کا ایک نظام ہے۔ سب ایک لڑی میں پروئے ہوئے نظر آئے اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس نظام کا حصہ بننے کا موقع دیا۔ مجھے افسوس ہے کہ خلیفہ وقت کی باتوں کو سننے سے ایک بڑا حصہ دنیا کا محروم ہے۔ اسی وجہ سے دنیا میں مسائل ہیں۔ جنگ کی کیفیت ہے۔ مجھے احمدیت میں داخل ہو کر یہ بات سمجھ آئی کہ دعا سے سب کچھ ہو سکتا ہے اور ہمارے بہت سے مسائل دعا سے حل ہو گئے۔ میرا اجڑتا ہوا گھر خلیفہ وقت کی دعا سے بچا۔ میرے پاس اس وقت الفاظ نہیں کہ خلیفہ وقت کا شکریہ ادا کرسکوں۔ کہتی ہیں پہلی مرتبہ شامل ہونے کی وجہ سے میں کہہ سکتی ہوں کہ میرے لیے کامیابیوں اور فتح کا سال ہے۔ ہم مکمل تو نہیں ہیں مگر ہمارا روحانیت کا ایک نیا سفر شروع ہو گیا ہے۔ میں آئندہ بھی ہر سال جلسہ میں شامل ہوا کروں گی۔

نائیجر کے احمدی دوست ایسیا بابا کہتے ہیں: میں نے خطبہ میں مہمان نوازی کے بارے میں سنا کہ امام مہدی علیہ السلام کس طرح اپنے آرام پر مہمانوں کے آرام کو فوقیت دیتے تھے اور خلیفہ وقت نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مثال پیش کی کہ مہمانوں کے آرام کیلئے اپنی چارپائی بھی دے دی۔ ساری رات مشکل میں گزاری اور پھر اس کی مثال میں نے جلسہ میں دیکھی کہ کس طرح بھائی چارے کی فضا قائم تھی۔ کیچڑ میں پھنسی ہوئی گاڑیوں کو خدام اپنے آپ کی پروا کیے بغیر باہر نکال رہے تھے۔ شاید یہی بھائی چارہ ہے جس کی کمی کی وجہ سے آج مسلمان دنیا میں ذلیل وخوار ہیں اور یہ حل ہمیں خلیفۃ المسیح نے بتا دیا۔

صمد غوری صاحب البانیا سے لکھتے ہیں: ایک دوست ڈاکٹر بیار (Bujar) صاحب نے بتایا کہ میں نے خلیفہ وقت کے خطابات کے علاوہ جلسہ سالانہ یوکے کے دیگر پروگرام بھی دیکھے ہیں۔ آجکل کے اس دور میں جلسہ سالانہ لوگوں کی ہدایت کیلئے ایک اہم ضرورت ہے۔ کہتے ہیں خلیفہ وقت کے خطابات نہایت سادہ الفاظ میں لیکن موجودہ وقت کے بارے میں ایک عظیم پیغام لیے ہوئے تھے۔ ایسے وقت میں جبکہ تمام اخلاقی قوانین کو پامال کیا جا چکا ہے اور دنیا کو کہتے ہیں کہ یہ لوگ انسانیت کو حقوق دلائیں گے اور دنیا کو بچائیں گے جبکہ یہ لوگ بھول جاتے ہیں کہ یہ اصول تو دراصل پندرہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائے تھے جن کی علمبردار آج جماعت احمدیہ ہے۔ اس دفعہ جلسہ سالانہ میں جو نظارے دیکھے ان میں جماعت احمدیہ اور ہیومینٹی فرسٹ کے افریقہ کے غریب علاقوں میں خدمات کے نظارے نے مجھے بہت متاثر کیا۔ ان بچوں کی دمکتی ہوئی آنکھیں حقیقت پر سے اس رنگ میں پردہ اٹھانے والی تھیں کہ ان کے آگے دنیا کے بڑے بڑے لیڈروں کی لفاظیاں اور پروپیگنڈے ہیچ ہیں، وہ آنکھیں زندگی کی طلبگار ہیں اور پانی زندگی ہے جس کو وہ پہلی بار کتنے مزے سے چکھ رہے تھے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر جو خیر سگالی کے پیغامات موصول ہوئے۔ وہ یو.کے، کے علاوہ نو ممالک سے اہم شخصیات کے خیر سگالی کے 109 پیغامات موصول ہوئے۔ ان میں ویڈیو پیغامات، آڈیو پیغامات، تحریری پیغامات شامل ہیں۔ یوکے کے علاوہ جن ممالک سے پیغامات آئے ان میں یو ایس اے، سیرالیون، گیمبیا، سینیگال، کینیا، سپین، ہالینڈ، جرمنی شامل ہیں۔ پرائم منسٹر یوکے، پرائم منسٹر کینیڈا، پھر یو.کے کے لیبر پارٹی کے لیڈر Lib Dems کے یو.کے کے لیڈر اس طرح اور بہت سارے politicians ہیں۔ پھر آٹھ منسٹرز، گیارہ شیڈو منسٹرز، چار سابق سیکرٹریان سٹیٹ، لندن پولیس کمشنر، چھ نیشنل مذہبی لیڈرز اور تیرہ میئرز کے پیغامات ملے۔ اس کے علاوہ بھی مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والی مختلف شخصیات کے پیغام ملے۔

ایم ٹی اے افریقہ کی رپورٹ یہ ہے کہ گذشتہ سالوں کی طرح اس سال ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ بھی افریقہ بھر میں جلسہ سالانہ یوکے کی نشریات دیکھی اور سنی گئیں جس کو ہم نے لوگوں کے تاثرات سے بھی دیکھ لیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے افریقہ کے علاوہ جلسہ سالانہ کی نشریات بعض دیگر مقامی ٹی وی چینلز پر بھی نشر کی گئیں۔ اس سال گیمبیا، سیرالیون، لائبیریا، گھانا، یوگنڈا، مالی، روانڈا، برونڈی، سینیگال، برکینا فاسو میں چودہ مختلف ٹی وی سٹیشنز پر میرے جو خطابات تھے براہ راست نشر کیے گئے۔ ایک اندازے کے مطابق پچپن ملین سے زائد لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ کورونا کی وجہ سے افریقہ کے جو بیرونی مہمان شرکت نہیں کر سکے تھے ان کے مطالبات آرہے تھے کہ ہمیں بھی شامل ہونے کا موقع دیا جائے۔

ہاؤسا زبان میں پہلی دفعہ ترجمہ ہوا۔ یہ زبان افریقہ میں پچاس ملین سے زائد لوگ بولتے ہیں۔ افریقہ کے سولہ مختلف ٹی وی چینلز نے جلسہ سالانہ یوکے کے حوالہ سے خبریں نشر کیں۔ ان چینلز کو دیکھنے والوں کی تعداد ساٹھ ملین سے زائد ہے۔

یوگنڈا سے مشنری ذکی صاحب لکھتے ہیں کہ جلسہ سے پہلے مخالفین نے مختلف سوشل میڈیا پر جماعت کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا تھا انہوں نے کہا کہ ان کا اپنا قرآن ہے وغیرہ وغیرہ اس لیے جلسہ نہ سنیں۔ جب انہوں نے بھی اشتہار دیا کہ جلسہ سنیں تو انہوں نے پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ جلسہ نہ سنیں کیونکہ ان کا قرآن بھی اَور ہے۔ اس پروپیگنڈا کے نتیجہ میں یوگنڈا میں ایک بڑی تعداد میں لوگوں کی توجہ جلسہ سالانہ کی طرف پیدا ہوئی۔ الٹا اثر ہو گیا اور بہت سے غیر احمدی احباب نے اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت کے خلاف اس پراپیگنڈا کی وجہ سے ہمیں جلسہ کے حوالے سے تجسس ہوا اور جلسہ دیکھنے کے بعد ہمارے دل بدل گئے ہیں اور ہمیں پتہ لگ گیا ہے کہ احمدیوں کا وہی قرآن ہے بلکہ وہ دوسروں کی نسبت قرآن کریم سے زیادہ عشق کرتے ہیں۔

یوگنڈا کے ایک کیتھولک دوست نے لکھا کہ میں نے یوگنڈا کے نیشنل ٹی وی پر جلسہ کا اشتہار دیکھا کہ یوکے میں کوئی اسلامی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس پر میں نے کہا کہ دیکھوں کیسی کانفرنس ہے۔ چنانچہ ہفتہ کے روز میں نے ٹی وی لگایا تو سفید پگڑی والے ایک شخص کو دیکھا جو خطاب کر رہے تھے۔ میں نے خطاب سننا شروع کیا تو ٹی وی کے سامنے سے اٹھ نہیں پایا اور شروع سے لے کر آخر تک مکمل خطاب سنا۔ کہنے لگے کہ عورتوں کے متعلق اسلامی تعلیمات کہیں نہیں ملتیں اور میں نے کسی شخص کو عورتوں کے حقوق کے بارے میں اس طرح آواز اٹھاتے کبھی نہیں دیکھا۔ انہوں نے اسی وقت سکرین پر دیے گئے نمبر پہ رابطہ کیا اور کہا کہ جو عورتوں کا خطاب تھا مجھے اس خطاب کا سکرپٹ (script) چاہیے۔ چنانچہ انہیں وہ ان شاء اللہ بھجوا دیا جائے گا۔

غیر از جماعت دوست عبداللہ کوئی (Quye) صاحب لائبیریا سے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میرا مقصد جلسہ کے پروگرام دیکھنے کا یہ تھا کہ مجھے احمدی مسلمانوں اور دیگر مسلمانوں میں فرق پتہ چلے اور میرے پر واضح ہو کہ جماعت احمدیہ کے بارے میں جو غیر احمدی علماء بتاتے ہیں اسکی کیا حقیقت ہے۔ جلسہ کے دیکھنے کے بعد مجھے پورا یقین ہو گیا کہ جماعت کے خلاف سب منفی پروپیگنڈا ہے۔ سب جھوٹ ہے۔ حقیقت میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کا پیغام دنیا میں پہنچ رہا ہے اور میں اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں کہ باقی لوگوں کو بھی اس حقیقت سے آگاہ کروں کہ صرف جماعت احمدیہ حقیقی طور پر دین اسلام کی اشاعت کر رہی ہے۔

لائبیریا سے غیر احمدی دوست ہیں۔ وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ مذہبی رواداری کی بنا پر جلسہ کی کارروائی دیکھنے کیلئے شامل ہوا تھا۔ جب میں نے سٹیج کے پردہ پر لکھی قرآنی آیت پڑھی تو یہ بات میرے لیے بے حد حیران کن تھی کہ احمدیوں کے بارے میں غیر احمدی علماء یہ مشہور کرتے ہیں کہ احمدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں تسلیم کرتے اور ان کی عزت نہیں کرتے لیکن اس سب کے برعکس احمدی تو پوری دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا پرچار کر رہے ہیں اور جس طرح جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے قرآن کریم کی تعلیم اور بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اپنے خطاب میں کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

یہ دوسری چیزیں بعد میں بیچ میں آ گئی تھیں۔ بہرحال اب آگے پھر پریس اینڈ میڈیا کا ذکر ہے۔ پریس اینڈ میڈیا کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوریج ہوئی۔ اور بی بی سی نے اپنے ریجنل ٹی وی میں دیا، بی بی سی ساؤتھ نے دیا، ایک ڈاکومنٹری بھی چلائی اور یہ رپورٹ بی بی سی ورلڈ نے بھی نشر کی جو دو سو ممالک میں دیکھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بی بی سی نیشنل نیوز چینل پر بھی یہ خبر نشر ہوئی اور repeat بھی ہوتی رہی۔ کہتے ہیں کہ معین طور پر کتنے افراد تک پیغام پہنچا یہ بتانا تو مشکل ہے لیکن ایک اندازے کے مطابق یہ کوریج باون ملین افراد تک تھی۔ چالیس ویب سائٹس نے جلسہ کی خبر نشر کی۔ ان کی اپنی ریڈرشپ ستائیس ملین افراد ہے۔ بیس اخبارات وغیرہ میں جلسہ کے بارے میں آرٹیکل شائع ہوئے، اس کی ریڈرشپ سات لاکھ پینتیس ہزار ہے۔ جلسہ کے حوالہ سے سولہ ریڈیو پروگرام نشر ہوئے، سولہ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔ اسی طرح بارہ ٹیلی ویژن چینلز نے جلسہ کی خبر نشر کی جن کی کوریج بائیس لاکھ افراد تک ہے۔ ان تمام ذرائع کے علاوہ سوشل میڈیا کے ذریعہ بھی اندازاً ترسیٹھ لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔

ڈھاکہ سے امیر صاحب بنگلہ دیش کہتے ہیں ڈھاکہ کی مرکزی مسجد نارائن گنج، برہمن باڑیہ، چٹاگانگ میں لائیو سٹریمنگ کے ذریعہ شمولیت ہوئی۔ کہتے ہیں کہ رپورٹ کے مطابق آٹھ سو سے زائد غیر از جماعت مہمانوں نے جلسہ کی کارروائی سنی اور استفادہ کیا۔ پھر کہتے ہیں بنگلہ دیش کے دس آن لائن پورٹلز اور اخباروں میں جلسہ کی خبریں بمع تصاویر شائع ہوئیں۔ ان میں سے تین بہت مشہور اور معروف ہیں۔ بہت ہی محتاط اندازے کے مطابق آن لائن پورٹلز اور اخباروں کے ذریعہ سے کم از کم چوّن لاکھ احباب نے یہ خبریں پڑھی ہیں۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ جو کوریج ہے وہ یہ ہے کہ یوٹیوب پر پندرہ ملین سے زائد لوگوں نے وزٹ کیا۔ تقریباً پانچ لاکھ گھنٹے یوٹیوب کے ذریعہ ایم ٹی اے دیکھا گیا۔ انسٹا گرام پر پینتیس ہزار لوگوں نے ایم ٹی اے کا پیج دیکھا اور ایک اعشاریہ نو سات (97.1) ملین لوگوں تک اس کی رسائی ہوئی۔ ٹوئٹر پر ایک لاکھ سے زائد لوگوں نے ایم ٹی اے کا پیج دیکھا۔ پینتیس ہزار سے زائد لوگوں نے اس کو پسند کیا اور آگے دوسروں کو پہنچایا۔ فیس بک کے ذریعہ بھی ساڑھے پانچ لاکھ سے زائد احباب تک پیغام پہنچا۔ اسی طرح ایم ٹی اے کی اپنی ویب سائٹ کو ایک لاکھ مرتبہ دیکھا گیا۔ ایم ٹی اے آن ڈیمانڈ کے ذریعہ بھی دو لاکھ سے زائد احباب نے جلسہ کو دیکھا۔

تو یہ مختصر سی بعض باتیں تھیں اس پر بھی کافی وقت لگ گیا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے دُور رس نتائج بھی پیدا فرمائے اور سعید روحوں کو احمدیت اور حقیقی اسلام کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ پیدا ہو اور نام نہاد علماء کے شر سے جماعت کو اور تمام سعید روحوں کو محفوظ رکھے۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے
وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 379، ایڈیشن 2003ء)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اَرول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

مجھے بھیجا گیا ہے تاکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو
پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 14، ایڈیشن 1984ء)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد ایم.اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سیرت وتاریخ کی ابتدائی کتب

تیسرا سلسلہ سیرۃ و تاریخ و مغازی کا ہے۔ اس سلسلہ کی غرض و غایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات وسوانح اور ابتدائی اسلامی جنگوں اور ابتدائی اسلامی تاریخ کے متعلق روایات جمع کرنا تھی مگر جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے یہ روایتیں بحیثیتِ مجموعی حدیث کی روایتوں سے کمزور ہیں کیونکہ اس سلسلہ کے جمع کرنے والوں کی غرض سیرت وتاریخ کے سارے مواد کو ایک جگہ جمع کر دینا تھی تا کہ کوئی بات ضبط میں آنے سے رہ نہ جائے اور پھر بعد میں آنے والے اسکی چھان بین خود کر لیں جو قرآن شریف اور صحیح احادیث کو سامنے رکھ کر مشکل نہیں ہے۔ اس سلسلہ کی ابتدائی تصنیفات جن میں ہم نے جغرافیہ اور تاریخ عرب کی کتب بھی شامل کر لی ہیں یہ ہیں:

(1) کتاب المغازی (مصنّفہ محمد بن مسلم بن شہاب زہری 51ھ تا 124ھ) یہ کتاب غالباً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی اور ابتدائی جنگوں کی تاریخ میں سب سے پہلی تصنیف ہے۔ امام زہری تابعین میں سے تھے اور متعدد صحابہ کو دیکھا اور ان کی باتوں کو سُنا تھا۔ نہایت ثقہ اور وسیع العلم انسان تھے مگر افسوس کہ ان کی کتاب اب ناپید ہو چکی ہے۔ البتہ بعض کتابوں میں اسکے حوالے آتے ہیں اور امام زہری کی زبانی روایات تو اکثر کتابوں میں آتی ہیں اور نہایت معتبر خیال کی جاتی ہیں۔

(2) المغازی (مصنّفہ مُوسیٰ بن عقبہ المتوفی 141ھ) موسیٰ بن عقبہ امام زُہری کے شاگردانِ رشید میں سے تھے اور بعض صحابہ کو دیکھا تھا۔ نہایت محتاط مصنّف تھے اور جو کچھ لیتے تھے جانچ تول کر لیتے تھے۔ حدیث میں امام مالکؒ ان کے شاگرد تھے، مگر افسوس کہ ان کی کتاب بھی ناپید ہے۔

(3) سیرۃ ابن اسحاق (مصنّفہ محمد بن اسحاق المتوفی 151ھ) ابنِ اسحاق بھی امام زہری کے شاگردوں میں سے تھے اور سیرۃ میں بڑا پایہ رکھتے ہیں۔ ان کی کتاب سیرۃ ومغازی میں بطور بنیاد کے سمجھی گئی ہے اور اکثر بعد کے مؤرخین ان کے خوشہ چین ہیں۔ بعض لوگوں نے ان کی ثقاہت پر شُبہ کیا ہے مگر یہ دُرست نہیں۔ البتہ چونکہ اُن کا طبعی میلان سیرۃ کی طرف تھا، اس لئے حدیث کے سخت معیار کے مطابق وہ پورے نہیں اُترتے۔ اسی لیے امام بخاری نے حدیث میں ان سے روایت نہیں لی، لیکن تاریخ میں آزادی سے لی ہے۔ ان کی کتاب عام طور پر نہیں ملتی لیکن ابنِ ہشام کی سیرۃ میں اس کا بیشتر حصہ اس طرح آ گیا ہے کہ اصل کتاب کی چنداں ضرورت نہیں رہتی۔

(4) سیرۃ ابن ہشام (مصنّفہ عبد الملک بن ہشام المتوفی 213ھ) یہ بہت پائے کے مؤرخ تھے اور نہایت ثقہ سمجھے جاتے ہیں۔ ان کی سیرت جو بیشتر طور پر سیرت ابن اسحاق پر مبنی ہے، بہت جامع اور مکمل تصنیف ہے۔ سیرت کی کتابوں میں ان کی سیرت سب سے زیادہ مقبول ومتعارف ہے۔

(5) کتاب السیرۃ وکتاب المغازی (مصنّفہ محمد بن عمر الواقدی 130ھ تا 207ھ) یہ صاحب بہت وسیع المعلومات مؤرخ تھے۔ مگر چونکہ جھوٹ سچ اور صحیح وسقیم میں کوئی پرہیز نہیں تھا اس لئے اکثر محققین کے نزدیک ان کی تصنیفات بالکل ناقابلِ اعتبار اور ناقابلِ سند سمجھی گئی ہیں ان کے متعلق ہم ایک علیحدہ نوٹ دیں گے۔

(6) طبقاتِ کبیر (مصنّفہ محمد ابن سعد 168ھ تا 230ھ) ابن سعد، واقدی کے خاص شاگردوں میں سے تھے اور ان کے سیکرٹری بھی تھے مگر باوجود اس نسبت کے خود ثقہ اور معتبر سمجھے گئے ہیں ان کی کتاب بارہ جلدوں میں ہے اور بہت تفصیلی معلومات کا ذخیرہ ہے۔ پہلی دو جلدیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں ہیں اور باقی آپؐ کے صحابہ کے حالات میں۔ اگر واقدی کی روایتوں کو الگ کر دیا جائے تو یہ کتاب بہت اچھی اور مستند ہے۔

(7) تاریخ الامم والملوک (مصنّفہ ابوجعفر محمد ابن جریر الطبری 224ھ تا 310ھ) یہ کتاب سیرۃ کی کتاب نہیں بلکہ تاریخ کی کتاب ہے، مگر چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ بھی اسکے اندر شامل ہے، اس لئے اسے سیرت کی کتابوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ طبری اسلام کے مشہور مستند علماء میں سے تھے اور ان کی کتاب جو بارہ جلدوں میں ہے نہایت جامع تاریخ سمجھی گئی ہے۔ انہوں نے ابن اسحاق اور واقدی اور ابن سعد کی بیشتر روایتوں کو جمع کرنے کے علاوہ بہت سی نئی روایتیں بھی دَرج کی ہیں اور سیرت و تاریخ میں ایک نہایت عمدہ ذخیرہ اپنے پیچھے چھوڑا ہے۔

(8) شمائل ترمذی (مصنّفہ ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی 209ھ تا 279ھ) ترمذی کی حدیث کا ذکر حدیث کی ذیل میں گذر چکا ہے، مگر انہوں نے شمائلِ نبویؐ پر ایک علیحدہ رسالہ بھی لکھا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حُلیہ مبارک اور ذاتی عادات وخصائل میں ایک مختصر مگر عمدہ تصنیف ہے۔

(9) کتاب المعارف (مصنّفہ عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ 213ھ تا 276ھ) یہ کتاب تاریخ عرب اور اسلام کے متعلق معلومات عامہ پر مشتمل ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے خاص خاص اصحاب کے حالات بھی درج ہیں۔

(10) فتوح البلدان (مصنّفہ ابوجعفر احمد بن یحیٰی بن جابر البلاذری، المتوفی 279ھ) اس کتاب میں اُن فتوحات کا ذکر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے خلفاء کے ہاتھ پر ہوئیں۔ مشہور اور متداول کتاب ہے۔

(11) کتاب الخراج (مصنّفہ قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم المتوفی 182ھ) ابو یوسف مشہور فقیہہ گذرے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔ اس کتاب میں انہوں نے ان ٹیکسوں وغیرہ کے مسائل اور تاریخ بیان کی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے خلفاء کی طرف سے مفتوح قبائل پر لگائے جاتے تھے۔

(12) مُروج الذہب (مصنّفہ ابو الحسن علی بن حسین مسعودی المتوفی 346ھ) اس کتاب میں دنیا کی مختلف اقوام وممالک کی تاریخ سے ابتداء کر کے بالآخر عرب کے حالات درج کرتے ہوئے خلفائے بنوعباس تک اسلامی تاریخ کو مکمل کیا گیا ہے۔

(13) تاریخِ مکہ (مصنّفہ ابوالولید محمد بن عبدالکریم ازرقی، المتوفی 223ھ) مکہّ کی مستند اور ابتدائی تاریخ ہے۔

(14) صفۃ جزیرۃ العرب (مصنّفہ ابومحمد حسن بن احمد بن یعقوب الہمدانی المعروف بابن حائک المتوفی 334ھ) جغرافیہ عرب کی ابتدائی اور مُستند کتاب ہے۔

یہ وہ ذخیرہ ہے جو تاریخی لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت اور ابتدائی اسلامی تاریخ کا اصل ماخذ اور منبع ہے اور بعد کی سب کتابیں اسی منبع کی خوشہ چین ہیں، لیکن جیسا کہ اُوپر ظاہر کر دیا گیا ہے یہ سب کتب سیرت کی کتابیں نہیں اور نہ ہی صحیح معنی میں وہ سب کی سب تاریخ کی کتابیں ہیں مگر چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آغازِ اسلام کی تاریخ کے ساتھ ان کتب کے مضامین کو ایک طبعی جوڑ ہے، اس لیے ہم نے انہیں سیرۃ کی کتابوں میں شامل کر لیا ہے۔ باقی جیسا کہ اوپر اشارہ کر دیا گیا ہے خالص سیرت کی اصل ابتدائی کتابیں جو اس وقت پائی جاتی ہیں، وہ صرف چار ہیں۔ اعنی سیرت ابن ہشام۔ کتاب السیرت والمغازی لواقدی۔ طبقاتِ ابن سعد اور تاریخ طبری۔ لیکن ان میں سے چونکہ واقدی مطعُون ومتروک ہے، اس لئے عملاً ماخذ صرف تین رہ جاتے ہیں۔ یعنی ابنِ ہشام۔ ابنِ سعد اور طبری۔ اور اس میں شُبہ نہیں کہ قرآن وحدیث کو چھوڑ کر سیرت کی حقیقی بنیاد انہیں تین کتابوں پر ہے۔

واقدی کے متعلق ایک مختصر نوٹ

واقدی کے متعلق ہمیں کچھ علیحدہ لکھنے کی ضرورت نہیں تھی لیکن بدقسمتی سے یورپین مصنفین نے اسے اتنا نوازا ہے کہ اسکی حقیقت کے اظہار کیلئے ایک علیحدہ نوٹ ضروری ہو گیا ہے۔ جیسا کہ اُوپر بیان کیا گیا ہے، واقدی کا زمانہ 130ھ سے لے کر 207ھ تک تھا اور اس میں شبہ نہیں کہ زمانہ کے لحاظ سے وہ کسی دوسرے مؤرخ سے کم محفوظ پوزیشن میں نہیں تھا۔ مگر یہ بات کسی شخص کے ذاتی صفات و عادات کا رُخ بدل نہیں سکتی اور حقیقت یہ ہے کہ واقدی اپنی وسعتِ علم کے باوجود ایک بالکل ناقابلِ اعتبار اور غیر ثقہ شخص تھا اور محققین نے اسے بالاتفاق جھوٹا اور دروغ گو قرار دیا ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسکی ساری روایتیں غلط اور جھوٹی ہوتی تھیں۔ دُنیا میں جھوٹے سے جھوٹا انسان بھی ہمیشہ جھوٹ نہیں بولتا بلکہ حق یہ ہے کہ ایک جھوٹے آدمی کی بھی اکثر باتیں سچی اور واقعہ کے مطابق ہوتی ہیں لیکن دوسری طرف اس بات میں بھی ہرگز کوئی شُبہ نہیں ہو سکتا کہ جو شخص جھوٹ بولنے کا عادی ہو اسکی کوئی بات بھی قابلِ حجت نہیں رہتی۔ واقدی کے متعلق یہ مسلّم ہے کہ وہ ایک بہت عالم انسان تھا اور اسکے تاریخی معلومات اتنے وسیع تھے کہ اس زمانہ میں کسی اور مؤرخ کے کم ہوں گے۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکی وسعتِ معلومات نے ہی اسکے سر کو پھرا دیا تھا کہ وہ کسی بات کے متعلق لاعلمی کا اظہار کرنے کی بجائے خود اپنی طرف سے بات بنا کر بیان کر دیا کرتا تھا، چنانچہ اسکے متعلق ایک محقق کا یہ بہت اچھا مقولہ ہے کہ ’’اگر واقدی سچا ہے تو بے نظیر ہے۔ اور اگر جھوٹا ہے تو تب بھی عدیم المثال ہے۔‘‘ مگر بدقسمتی سے واقدی کی یہی طلاقتِ لسان اور یہی وسعتِ علم ہمارے یورپین مصنفین کو اس کا دلدادہ بنا رہی ہے۔ انہیں اس بات سے غرض نہیں کہ واقدی سچا تھا یا جھوٹا۔ اسکی عادت ایک محتاط محدث کی طرح تحقیق کر کے بات کرنے کی تھی یا کہ یونہی واہی تباہی کہتے جانے کی۔ ان کو صرف اس بات سے غرض ہے کہ واقدی جو کچھ کہتا ہے تفصیل سے کہتا ہے اور یوں کہتا ہے جیسے کوئی شخص پاس بیٹھا ہوا سب کچھ دیکھ رہا ہو۔ اگر اسکا کوئی قول کسی صحیح اور مضبوط روایت کے خلاف ہے تو ہوا کرے اُن کیلئے سب روایتیں برابر ہیں اور سوائے اپنے دماغ کی شہادت کے اور کوئی شہادت قابلِ قبول نہیں۔ مسلمان محققین نے جو اپنی عمریں کھپا کھپا کر ہر روایت سے بال کی کھال نکالی ہے اور ہر راوی کے صحیح صحیح حالات معلوم کر کے عِلم روایت کیلئے ایک سچا ترازو مہیا کر دیا ہے اہلِ مغرب کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ بہر حال ہم کسی کے قلم اور زبان کو تو روک نہیں سکتے مگر ہم بتا دینا چاہتے ہیں کہ واقدی کے متعلق ان مسلمان محققین نے جن کی دیانت وامانت اور اصابتِ رائے کو سب نے تسلیم کیا ہے کیا رائے دی ہے:

۞ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ، 161ھ تا 241ھ (هُوَ كَذَّابٌ يُقَلِّبُ الْحَدِيْث) واقدی ایک پَرلے درجہ کا جھوٹ بولنے والا شخص ہے جو روایتوں کو بگاڑ بگاڑ کر بیان کرتا ہے۔

۞ ابو احمد عبداللہ بن محمد المعروف بابن عدی، 277ھ تا 325ھ (اَحَادِيْثُهٗ غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ وَالْبَلَاءُ مِنْهُ) واقدی کی روایتیں قابلِ اعتبار نہیں ہیں اور یہ خرابی خود اس کے نفس کی طرف سے ہے۔

۞ ابوحاتم محمد بن ادریس، 195ھ تا 277ھ (يَضَعُ الْحَدِيْث) واقدی اپنے پاس سے جھوٹی حدیثیں بنا بنا کر بیان کیا کرتا تھا۔

۞ علی بن عبداللہ بن جعفر المعروف بابن المدینی، 161ھ تا 224ھ (يَضَعُ الْحَدِيْث لَا اَرْضَاهُ فِيْ شَيْءٍ) واقدی جھوٹی روایتیں بناتا تھا میرے نزدیک وہ کسی جہت سے بھی قابلِ قبول نہیں۔

۞ امام علی بن محمد دارقطنی، 306ھ تا 385ھ (فِيْهِ ضُعْفٌ) واقدی کی روایتیں ضعیف ہوتی ہیں۔

۞ اسحاق بن ابراہیم المعروف بابن راہویہ، 161ھ تا 238ھ (هُوَ عِنْدِيْ مِمَّنْ يَضَعُ الْحَدِيْث) میرے نزدیک واقدی جھوٹی روایتیں گھڑنے والوں میں سے ایک ہے۔

۞ امام بخاری علیہ الرحمۃ، 194ھ تا 256ھ (مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ) واقدی اس قابل نہیں ہے کہ اس سے کوئی روایت لی جائے۔

۞ امام یحیٰی بن معین، 185ھ تا 233ھ (لَيْسَ بِشَيْءٍ كَانَ يُقَلِّبُ) واقدی اہلِ علم کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ وہ حدیثوں کو بگاڑ بگاڑ کر بیان کیا کرتا تھا۔

۞ امام شافعی علیہ الرحمۃ، 150ھ تا 204ھ (كُتُبُ الْوَاقِدِيْ كُلُّهَا كِذْبٌ كَانَ يَضَعُ الْاَسَانِيْدَ) واقدی کی سب کتابیں جھوٹ کا انبار ہیں۔ وہ اپنے پاس سے جھوٹی سندیں گھڑ لیا کرتا تھا۔

۞ امام ابوداؤد سجستانی، 202ھ تا 275ھ (لَا اَكْتُبُ حَدِيْثَهٗ. اِنَّهٗ كَانَ يَفْتَعِلُ الْحَدِيْثَ) میرے نزدیک واقدی کی روایات مقبول نہیں، وہ اپنے پاس سے حدیثیں گھڑ لیا کرتا تھا۔

۞ امام نِسائی علیہ الرحمۃ، 215ھ تا 303ھ (اَلْوَاقِدِيْ مِنَ الْكَذَّابِيْنَ الْمَعْرُوْفِيْنَ بِالْكِذْبِ) واقدی ایسے جھوٹے لوگوں میں سے تھا جن کا جھوٹ ظاہر اور عیاں ہے اور اُسے سب جانتے ہیں۔

۞ محمد بن بشار بندار، 167ھ تا 252ھ (مَا رَأَيْتُ اَكْذَبَ مِنْهُ) میں نے واقدی سے بڑھ کر کوئی جھوٹا نہیں دیکھا۔

۞ امام نووی، المتوفی 674ھ (ضَعِيْفٌ بِاتِّفَاقِهِمْ) واقدی سب محققین کے نزدیک بالاتفاق ضعیف الروایت ہے۔

۞ علامہ ذہبی، المتوفی 748ھ (اِسْتَقَرَّ الْاِجْمَاعُ عَلٰى وَهْنِ الْوَاقِدِيْ) سب محققین نے واقدی کے کمزور ہونے کے متعلق اجماع کیا ہے۔

۞ قاضی احمد بن محمد بن ابراہیم المعروف بابن خلکان، المتوفی 681ھ (ضَعَّفُوْهُ فِي الْحَدِيْثِ وَتَكَلَّمُوْا فِيْهِ) محققین نے واقدی کو ضعیف قرار دیا ہے

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

(393) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** میاں حیات محمد صاحب پنشنر ہیڈ کانسٹیبل پولیس نے مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرم دین کے مقدمہ میں جہلم تشریف لے گئے تو میں ان دنوں میں لائن پولیس میں تھا اور میں نے حضرت صاحب کی تشریف آوری پر تین دن کی رخصت حاصل کر لی تھی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گاڑی جہلم کے سٹیشن پر پہنچی تو سٹیشن پر لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ بس جہاں تک نظر جاتی تھی آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔ اور مرد، عورت، بچے، جوان، بوڑھے پھر ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی، یورپین، ہر مذہب وقوم کے لوگ موجود تھے اور اس قدر گھمسان تھا کہ پولیس اور سٹیشن کا عملہ باوجود قبل از وقت خاص انتظام کرنے کے قطعاً کوئی انتظام قائم نہ رکھ سکتے تھے۔ اور اس بات کا سخت اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کہ کوئی شخص ریل کے نیچے آ کر کٹ نہ جائے۔ یا لوگوں کے ہجوم میں دب کر کوئی بچہ یا عورت یا کمزور آدمی ہلاک نہ ہو جاوے۔ لوگوں کا ہجوم صرف سٹیشن تک ہی محدود نہیں تھا بلکہ سٹیشن سے باہر بھی دور دراز فاصلہ تک ایک سا ہجوم چلا جاتا تھا اور جس جگہ بھی کسی کو موقعہ ملتا تھا وہ وہاں کھڑا ہو جاتا تھا۔ حتیٰ کہ مکانوں کی چھتوں اور درختوں کی شاخوں پر لوگ اس طرح چڑھے بیٹھے تھے کہ چھتوں اور درختوں کے گرنے کا اندیشہ ہو گیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک انگریز اور لیڈی فوٹو کا کیمرہ ہاتھ میں لئے ہوئے ہجوم میں گھرے ہوئے کھڑے تھے کہ کوئی موقع ملے تو حضرت صاحب کا فوٹو لے لیں۔ مگر کوئی موقعہ نہ ملتا تھا اور میں نے سنا تھا کہ وہ پچھلے کئی سٹیشنوں سے فوٹو کی کوشش کرتے چلے آ رہے تھے مگر کوئی موقع نہیں ملا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ریل سے اُتر کر اس کوٹھی کی طرف روانہ ہوئے جو سردار ہری سنگھ رئیس اعظم جہلم نے آپ کے قیام کیلئے پیش کی تھی تو راستہ میں تمام لوگ ہی لوگ تھے اور آپ کی گاڑی بصد مشکل کوٹھی تک پہنچی۔ جب دوسرے دن آپ عدالت میں تشریف لے گئے تو مجسٹریٹ ڈپٹی سنسار چند آپ کی تعظیم کیلئے سروقد کھڑا ہو گیا اور اس وقت وہاں لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ جگہ نہیں ملتی تھی۔ بعض لوگ عدالت کے کمرے میں الماریوں کے اوپر اور بعض مجسٹریٹ کے چبوترے پر چڑھے ہوئے تھے۔ جہلم میں اتنے لوگوں نے حضرت صاحب کی بیعت کی کہ ہمارے وہم وخیال میں بھی نہ تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ اخبار البدر بابت آخر جنوری 1903ء میں سفر جہلم کے حالات مفصل درج ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ 15؍جنوری 1903ء کو قادیان سے روانہ ہوئے تھے اور 16 کی صبح کو جہلم پہنچے اور 19؍جنوری کو واپس قادیان تشریف لائے۔ راستہ میں کچھ دیر لاہور میں بھی قیام فرمایا۔ اس سفر میں کم وبیش ایک ہزار آدمیوں نے بیعت کی۔ راستہ کے سٹیشنوں پر بھی لوگوں کا غیر معمولی ہجوم ہوتا تھا۔ چنانچہ لاہور کے غیر احمدی اخبار ''پنجہ فولاد'' کی مندرجہ ذیل عبارت اس پر شاہد ہے۔ ''جہلم کی واپسی پر مرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی وزیر آباد پہنچے۔ باوجودیکہ انہوں نے شہر میں آنا تھا اور نہ آنے کی کوئی اطلاع دی تھی اور صرف سٹیشن پر ہی چند منٹوں کا قیام تھا۔ پھر بھی ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر خلقت کا وہ ہجوم تھا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ اگر سٹیشن ماسٹر صاحب جو نہایت خلیق اور ملنسار ہیں، خاص طور پر اپنے حسن انتظام سے کام نہ لیتے تو کچھ شبہ نہیں کہ اکثر آدمیوں کے کچل جانے اور یقیناً کئی ایک کے کٹ جانے کا اندیشہ تھا۔ مرزا صاحب کے دیکھنے کیلئے ہندو اور مسلمان یکساں شوق سے موجود تھے۔'' دیکھو الحکم بابت 31 جنوری 1903ء۔

(394) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب مولوی محمد علی صاحب سے کوئی بات وغیرہ دریافت کرنی ہوتی تھی تو آپ بجائے اس کے کہ ان کو اپنے پاس بلا بھیجتے خود مولوی صاحب کی کوٹھری میں تشریف لے آیا کرتے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مولوی محمد علی صاحب آپ کے مکان کے ایک حصہ میں رہائش رکھا کرتے تھے اور ان کا کام کرنے کا دفتر اس چھوٹی سی کوٹھری میں ہوتا تھا جو مسجد مبارک کے ساتھ جانب شرق واقع ہے۔

(395) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ ہمیں یہ خیال آیا تھا کہ تبلیغ کیلئے انگریزی کے سیکھنے کی طرف توجہ کریں اور ہمیں امید تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ہمیں اس کا علم عطا کر دے گا۔ بس صرف ایک دو رات دُعا کی ضرورت تھی۔ لیکن پھر یہ خیال آیا کہ مولوی محمد علی صاحب اس کام میں لگے ہوئے ہیں اور ان کی انگریزی کی تعریف بھی کی جاتی ہے اس لئے ہماری توجہ اس امر کی طرف سے ہٹ گئی۔

(396) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی زندگی کے آخری سالوں میں فرماتے تھے کہ اب تبلیغ وتصنیف کا کام تو ہم اپنی طرف سے کر چکے اب ہمیں باقی ایام دُعا میں مصروف ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے دنیا میں حق وصداقت کو قائم فرمائے اور ہمارے آنے کی غرض پوری ہو۔ چنانچہ اسی خیال کے ماتحت آپ نے اپنے گھر کے ایک حصہ میں ایک بیت الدعا بنوائی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ بیت الدعا حضرت صاحب کے رہائشی کمرے کے ساتھ واقع ہے اور اس کی پیمائش شمالاً جنوباً چار فٹ دس انچ اور شرقاً غرباً پانچ فٹ سات انچ ہے۔

(397) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت اور مجلس میں بیٹھنے سے دل میں خوشی اور بشاشت اور اطمینان پیدا ہوتے تھے اور خواہ انسان کتنا بھی متفکر اور غمگین یا مایوس ہو، آپ کے سامنے جاتے ہی قلب کے اندر مسرت اور سکون کی ایک لہر دوڑ جاتی تھی۔

(398) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچوں کو بدنی سزا دینے کے بہت مخالف تھے اور جس استاد کے متعلق یہ شکایت آپ کو پہنچتی تھی کہ وہ بچوں کو مارتا ہے۔ اس پر بہت ناراض ہوتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو استاد بچوں کو مار کر تعلیم دینا چاہتا ہے یہ دراصل اس کی اپنی نالائقی ہوتی ہے۔ اور فرماتے تھے دانا اور عقلمند استاد جو کام حکمت سے لے لیتا ہے وہ کام نالائق اور جاہل استاد مارنے سے لینا چاہتا ہے۔ ایک دفعہ مدرسہ کے ایک استاد نے ایک بچے کو کچھ سزا دی تو آپ نے سختی سے فرمایا کہ پھر ایسا ہوا تو ہم اس استاد کو مدرسہ سے الگ کر دیں گے حالانکہ ویسے وہ استاد بڑا مخلص تھا اور آپ کو اس سے محبت تھی۔ بعض اوقات فرماتے تھے کہ استاد عموماً اپنے غصہ کے اظہار کیلئے مارتے ہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ سرکاری ضابطہ تعلیم میں بھی بچوں کو بدنی سزا دینے کی بہت ممانعت ہے اور صرف ہیڈ ماسٹر کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ کسی اشد ضرورت کے وقت مناسب بدنی سزا دے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب نے جو یہ فرمایا ہے کہ بچوں کو سزا نہیں دینی چاہئے۔ اس سے یہ منشاء نہیں کہ گویا بدنی سزا بالکل ہی ناجائز ہے اور کسی صورت میں بھی نہیں دینی چاہئے بلکہ منشاء صرف یہ ہے کہ یہ جو بعض مدرسین میں بات بات پر سزا دینے کیلئے تیار ہو جانے کی عادت ہوتی ہے اسے سختی کے ساتھ روکا جاوے۔ اور صرف خاص حالات میں خاص شرائط کے ماتحت اس کی اجازت ہو والّا ویسے تو شریعت نے بھی اپنی تعزیرات میں بدنی سزا کو رکھا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی بعض اوقات بچوں کو بدنی سزا دی ہے۔ لیکن غصہ سے مغلوب ہو کر مارنا یا بات بات پر مارنا یا بُری طرح مارنا وغیر ذالک یہ ایسی باتیں ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہایت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے تھے مگر افسوس ہے اور میں اپنے چشم دید تجربہ کی بنا پر یہ کہتا ہوں کہ اکثر استاد خواہ وہ اسے خود محسوس کریں یا نہ کریں غصہ سے مغلوب ہونے کی حالت میں سزا دیتے ہیں۔ یعنے جب بچے کی طرف سے کوئی غفلت یا جرم کا ارتکاب ہوتا ہے تو اس وقت اکثر استادوں کی طبیعت میں نہایت غصہ اور غضب کی حالت پیدا ہو جاتی ہے اور اس حالت سے مغلوب ہو کر وہ سزا دیتے ہیں اور اس میں اصلاح کا خیال عملاً مفقود ہوتا ہے۔ بلکہ ایک گونہ انتقام کا رنگ اور اپنا غصہ نکالنے کی صورت ہوتی ہے جو بجائے مفید ہونے کے الٹا نقصان کا موجب ہو جاتی ہے۔ اس نقص کی اصلاح کیلئے یہ ایک عمدہ قاعدہ ہے کہ کوئی ماتحت استاد بدنی سزا نہ دے بلکہ جب اسے یہ ضرورت محسوس ہو کہ کسی لڑکے کو بدنی سزا ملنی چاہیے تو وہ اسے ہیڈ ماسٹر کے پاس بھیج دے اور پھر اگر ہیڈ ماسٹر مناسب سمجھے تو اسے بدنی سزا دے۔ اس طرح علاوہ اس کے کہ ہیڈ ماسٹر بالعموم ایک زیادہ تجربہ کار اور زیادہ قابل اور زیادہ فہمیدہ شخص ہوتا ہے۔ چونکہ اسے اس معاملہ میں کوئی ذاتی غصہ نہیں ہوگا اس لئے اس کی سزا مصلحانہ ہوگی اور کوئی ضرر رساں اثر پیدا نہیں کرے گی۔ اور اگر ہیڈ ماسٹر بطور خود کسی بچے کو بدنی سزا دینی چاہے تو اس کیلئے میری رائے میں یہ قید ضروری ہے کہ وہ جس وقت سزا کا فیصلہ کرے اس وقت کے اور عملاً سزا دینے کے وقت کے درمیان کچھ مناسب وقفہ رکھے تا کہ اگر اس کا یہ فیصلہ کسی مخفی اور غیر محسوس جذبہ انتقام کے ماتحت ہو یا غصہ یا غضب کی حالت سے مغلوب ہو کر دیا گیا ہو تو وہ بعد کے ٹھنڈے لمحات میں اپنے اس فیصلہ میں ترمیم کر سکے۔ واللہ اعلم۔

(399) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ بعض اوقات ہماری جماعت کے طالب علم مجھے امتحانوں میں کامیابی کی دعا کیلئے کہتے ہیں اور گو یہ ایک معمولی سی بات ہوتی ہے۔ لیکن میں ان کے واسطے توجہ کے ساتھ دعا کرتا ہوں کہ اس طرح ان کو دعا کی طرف رغبت اور خیال پیدا ہو۔

(400) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دن سخت گرمی کے موسم میں چند احباب دوپہر کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اندر حاضر ہوئے جہاں حضور تصنیف کا کام کر رہے تھے۔ پنکھا بھی اس کمرہ میں نہ تھا بعض دوستوں نے عرض کیا کہ حضور کم از کم پنکھا تو لگوا لیں تا کہ اس سخت گرمی میں حضور کو کچھ آرام تو ہو۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا یہی نتیجہ ہوگا نا کہ آدمی کو نیند آنے لگے اور وہ کام نہ کر سکے۔ ہم تو وہاں کام کرنا چاہتے ہیں جہاں گرمی کے مارے لوگوں کا تیل نکلتا ہو۔ یہ بات میں نے ان لوگوں سے سُنی ہے جو اس وقت مجلس میں موجود تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ کوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کی خصوصیت تھی کہ آپ سخت گرمی میں بغیر پنکھے کے تصنیف کا کام کر لیتے تھے۔ ورنہ میں نے دیکھا ہے کہ شدت گرمی کے وقت اگر پنکھا نہ ہو تو گو اور کام تھوڑے بہت ہو سکیں لیکن تصنیف کا کام بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ خصوصاً جن لوگوں کو پسینہ زیادہ آتا ہو ان کے لئے تو بغیر پنکھے کے لکھنے کا کام کرنا ایک مصیبت ہو جاتا ہے۔ چنانچہ خود میرا بھی قریباً یہی حال ہے۔ علاوہ ازیں گو بعض نادان لوگ اسے ایک وہم قرار دیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں خدا کا کوئی ایسا خاص فضل تھا کہ زیادہ دن لگاتار شدت کی گرمی نہیں ہوتی تھی اور بر وقت بارشوں وغیرہ سے ٹھنڈ ہوتی رہتی تھی۔ اس احساس کا اظہار میرے پاس بہت سے فہمیدہ دوستوں نے کیا ہے اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اتنے باشعور لوگوں کی رائے کسی وہم پر مبنی ہو۔ اور یہ بات اصول جغرافیہ کے بھی خلاف نہیں ہے کیونکہ تجربہ سے یہ ثابت ہے کہ بعض اسباب کے نتیجہ میں بارشوں اور خنک ہواؤں کے زمانہ میں اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے اور ہر زمانہ میں بالکل ایک سا حال نہیں رہتا۔ پس اگر خدا کے منشاء کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایسے سامان پیدا ہو گئے ہوں کہ جن کے نتیجہ میں بروقت بارشوں اور ٹھنڈی ہواؤں کا سلسلہ عام طور پر قائم رہا ہو تو یہ کوئی تعجب انگیز امر نہیں۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، مطبوعہ قادیان 2008)

طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

شادی کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر کے بارے میں تاریخ وسیرت اور تفسیر وحدیث کی کتب میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے

حضرت عائشہؓ کی عمر رخصتی کے وقت 9 سال سے 19 سال تک لکھی گئی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شادی کے وقت آپ کی نو برس کے متعلق روایات کو کلیۃً ردّ فرمایا ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے شادی کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر تیرہ چودہ سال قرار دی ہے اور یہی درست ہے

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے اہم سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جارہے ہیں۔ (ادارہ)

(قسط:8)

سوال **حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر شادی کے وقت کیا تھی؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:**

جواب آنحضور ﷺ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر کے بارے میں تاریخ وسیرت اور تفسیر وحدیث کی کتب میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ چنانچہ حضور ﷺ کے ساتھ نکاح کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر 6/سال سے لے کر 16 سال اور رخصتی کے وقت 9/سال سے 19/سال تک لکھی گئی ہے۔

اگرچہ صحاح ستہ کی روایات جن میں صحیح بخاری کی روایات بھی شامل ہیں، میں حضرت عائشہؓ کی عمر نکاح کے وقت چھ سال اور شادی کے وقت نو سال بیان ہوئی ہے۔ لیکن اگر ان روایات کو درایت وروایت کے اصولوں پر پرکھا جائے تو حضرت عائشہؓ کی عمر کے بارہ میں مروی یہ روایات ثقاہت کے معیار سے نیچی ٹھہرتی ہیں۔

اس حوالہ سے صحاح ستہ میں بیان 21/روایات میں سے 14/روایات ہشام بن عروہ سے مروی ہیں اور باقی روایات ابو عبیدہ، ابوسلمہ اور اسود سے مروی ہیں۔ تعجب کی بات ہے کہ تاریخ وسیرت کے اس نہایت مشہور اور اہم واقعہ کو کسی جلیل القدر صحابی نے بیان نہیں کیا۔

حضرت عائشہؓ کی کم عمری میں شادی سے متعلق روایت پہلی بار 185 ہجری میں منظر عام پر آئی جبکہ اس مضمون کی اکثر روایات کے رواۃ ہشام اور عروہ کو وفات پائے ایک عرصہ گزر چکا تھا۔ مزید یہ کہ ہشام بن عروہ جن کی زندگی کا زیادہ عرصہ مدینہ میں گزرا، اور مدینہ کے نامور محدث، امام مالکؒ ان (ہشام بن عروہ) کے ایک مایہ ناز شاگرد تھے، اسکے باوجود آپ کی تالیف کردہ کتاب موطا امام مالک میں اس روایت کا کوئی ذکر نہیں۔ اپنی عمر کے آخری حصہ میں ہشام بن عروہ جبکہ نابینا ہو چکے تھے، حافظہ کمزور ہو گیا تھا، (جرح وتعدیل کے ماہرین کے مطابق) انہیں وہم اور نسیان کے امراض لاحق ہو چکے تھے اس وقت جب وہ کوفہ چلے گئے تو وہاں انہوں نے پہلی مرتبہ یہ روایت بیان کی اور جس شخص سے روایت بیان کی اس نے بھی ان کی وفات کے بعد قریباً چالیس سال کا مزید انتظار کیا اور پھر اس روایت کو بیان کیا تا کہ کسی قسم کی تائید و تردید کا سوال ہی نہ اٹھ سکے۔

پس مدینہ میں رہتے ہوئے ہشام کا یہ روایت بیان نہ کرنا اور ان کی وفات کے کئی سال بعد تالیف ہونے والی کتاب میں اس کا بیان اس روایت کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرتا ہے۔ یہ امکان ہے کہ خاندان اہل بیت اور خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہؓ کے کردار کو نشانہ بنانے کی خاطر یہ روایت گھڑی گئی ہو۔ تا کہ ثابت کیا جا سکے کہ وہ زوجہ مطہرہ جس کے بارے میں حضور ﷺ کا فرمان تھا کہ اس سے دین سیکھو، اس کی حضور ﷺ سے کم عمری میں شادی جبکہ وہ ابھی سہیلیوں اور گڑیوں سے کھیلتی تھیں نیز ابھی وہ اپنے بچپن میں ہی تھیں کہ حضور ﷺ کی وفات ہوگئی، اس سے کیا دین سیکھا جا سکتا ہے؟

پھر صحیح بخاری جس میں یہ روایات بیان ہوئی ہیں، خود اسکے اندر حضرت عائشہؓ کے نکاح کے بارے میں روایات میں تضاد پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ حضرت خدیجہؓ کی وفات کے تین سال بعد حضور ﷺ نے مجھ سے شادی کی۔ جبکہ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت خدیجہؓ حضور ﷺ کے مدینہ جانے سے تین سال پہلے فوت ہوئیں۔ پھر حضور ﷺ دو برس یا اس کے قریب قریب ٹھہرے اور پھر حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا۔

پس باوجود اس کے کہ احادیث جمع کرنے والوں نے نہایت احتیاط کے ساتھ اس کام کو سرانجام دیا ہے لیکن پھر بھی اس میں غلطی اور ظن کا پہلو بہر حال موجود ہے کیونکہ یہ کام حضور ﷺ کی وفات کے قریباً ڈیڑھ دو سو سال بعد شروع ہوا جبکہ مسلمانوں کے کئی فرقے بن چکے تھے اور کئی قسم کے اختلافات ان میں پیدا ہو چکے تھے۔ چنانچہ اس زمانہ کے حکم وعدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیگر معاملات کی اصلاح کی طرح اس مسئلہ کا بھی نہایت احسن انداز میں حل فرمایا۔ حضورؑ فرماتے ہیں: ''گو ہم نظر تہذیب سے احادیث کو دیکھتے ہیں لیکن جو حدیث قرآن کریم کے برخلاف، آنحضرت ﷺ کی عصمت کے برخلاف ہو اس کو ہم کب مان سکتے ہیں۔ اُس وقت احادیث جمع کرنے کا وقت تھا۔ گو انہوں نے سوچ سمجھ کر احادیث کو درج کیا تھا مگر پوری احتیاط سے کام نہیں لے سکے۔ وہ جمع کرنے کا وقت تھا لیکن اب نظر اور غور کرنے کا وقت ہے۔''

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 472، 471 ایڈیشن 1984ء)

حضرت عائشہؓ کی عمر کے مسئلہ کا جب ہم ایک دوسرے زاویہ سے جائزہ لیتے ہیں تو تاریخ وسیرت کی کتب میں ہمیں یہ بات بھی پتہ چلتی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی چاروں اولاد (حضرت عبداللہ، حضرت اسماء، حضرت عبدالرحمٰن اور حضرت عائشہ) حضور ﷺ کی بعثت سے قبل پیدا ہو چکے تھے اور سیرت نگاروں کی مرتب کردہ ابتدائی مسلمانوں کی فہرست میں حضرت عائشہؓ کا نام بھی شامل ہے، اگر حضرت عائشہؓ کی پیدائش نبوت کے پانچویں سال میں ہوئی تھی تو آپ کا نام ابتدائی مسلمانوں کی فہرست میں کیسے شامل ہو گیا؟

مؤرخین نے لکھا ہے کہ حضرت اسماءؓ حضرت عائشہؓ سے دس سال بڑی تھیں اور ہجرت کے وقت حضرت اسماءؓ کی عمر 27/سال تھی۔ اس حساب سے بھی حضرت عائشہؓ کا سن پیدائش 4 قبل نبوت بنتا ہے۔ اور اگر آپ کا نکاح ہجرت سے تین سال قبل ہوا تھا تو اس وقت آپ کی عمر 14/سال بنتی ہے۔

غزوہ احد جو کہ 2 ہجری میں ہوا اسکے بارے میں صحیح بخاری میں روایت ہے کہ حضرت عائشہ بنت ابی بکرؓ اور حضرت ام سلیمؓ پانی کی مشکیں اپنی پیٹھوں پر لاد کر لاتیں اور لوگوں کو پانی پلاتی تھیں۔ اگر حضرت عائشہؓ کی عمر اتنی ہی چھوٹی تھی کہ وہ ایک کم سن بچی تھیں تو وہ اپنی پیٹھ پر پانی سے بھری مشکیں لاد کر کس طرح دوڑ دوڑ کر میدان جنگ میں زخمیوں کو پانی پلانے کی ڈیوٹی سرانجام دے سکتی ہیں۔ پس اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ 2 ہجری میں آپ کی عمر اتنی بہر حال تھی کہ آپ میدان جنگ میں اس قسم کا بھاری کام کر سکتی تھیں۔

تاریخ کی کتب میں یہ حقیقت بھی موجود ہے کہ حضرت عائشہؓ کی آنحضور ﷺ سے شادی سے پہلے جبیر بن مطعم سے منگنی ہوئی تھی۔ اس وقت میں آپ کی منگنی کا ہونا بتاتا ہے کہ آپ کی عمر چھ سال نہیں تھی، خصوصاً اس لیے بھی کہ جب حضور ﷺ کی طرف سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو حضرت عائشہؓ کیلئے رشتہ کا پیغام ملا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جبیر بن مطعم سے حضرت عائشہؓ کی رخصتی لینے کے بارے میں دریافت کیا۔ اس طرف سے انکار پر وہ رشتہ ختم ہو گیا اور پھر حضور ﷺ سے حضرت عائشہؓ کا نکاح عمل میں آیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا جبیر بن مطعم سے رخصتی کا کہنا ثابت کرتا ہے کہ حضرت عائشہؓ کی عمر اس وقت چھ سال ہرگز نہیں تھی بلکہ آپ اس وقت بھی شادی کی عمر کو پہنچ چکی تھیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے محققانہ انداز کے مطابق حضرت عائشہؓ کی عمر کے بارہ میں مروی روایات کا بنظر غور جائزہ لینے کے بعد جو نتیجہ نکالا ہے اس کے مطابق آپ نے شادی کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر تیرہ چودہ سال قرار دی ہے اور یہی درست عمر ہے۔ اس لحاظ سے آنحضور ﷺ کی وفات کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر اکیس بائیس سال بنتی ہے جو دینی علم کے حصول کی تکمیل اور آگے لوگوں کو تعلیم دینے کی بہترین عمر بنتی ہے۔

اس زمانہ کے حکم وعدل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عائشہؓ کی آنحضور ﷺ کے ساتھ شادی کے وقت آپ کی نو برس عمر کے متعلق روایات کو کلیۃً ردّ فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک معاند اسلام پادری فتح مسیح کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ''آپ نے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کر کے نو برس کی رسم شادی کا ذکر لکھا ہے۔ اول تو نو برس کا ذکر آنحضرت ﷺ کی زبان سے ثابت نہیں اور نہ اس میں کوئی وحی ہوئی اور نہ اخبار متواترہ سے ثابت ہوا کہ ضرور نو برس ہی تھے۔ صرف ایک راوی سے منقول ہے۔''

(نور القرآن نمبر 2، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 377)

اسی طرح ایک اور جگہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حضرت عائشہؓ کا نو سالہ ہونا تو صرف بے سرو پا اقوال میں آیا ہے۔ کسی حدیث یا قرآن سے ثابت نہیں۔''

(آریہ دھرم، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 64)

پس خلاصہ کلام یہ کہ ایسی تمام روایات جن میں شادی کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر نو سال بیان ہوئی ہے محل نظر ہیں۔ ان روایات میں یا تو راویوں کو سہو ہوا ہے یا بعد میں آنے والے راویوں نے اپنی طرف سے ان میں اضافہ کر دیا ہے۔ تاریخ وسیرت کی کتب پر غور کرنے سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عائشہؓ کی شادی کے وقت ایک معقول عمر تھی، جس عمر میں قریش عموماً اپنی بچیوں کی شادیاں کیا کرتے تھے۔ یہ شادی اس وقت عرب کے ماحول میں نہ تو کوئی خاص قابل ذکر استثنا لیے ہوئے تھی اور نہ ہی ایسی قابل اعتراض کیفیت اس میں تھی کہ منافقین و کفار اس پر اعتراض یا طعن و تشنیع یا حیرت و استعجاب کی انگلی اٹھاتے۔

سوال اسی طرح ایک اور مسئلہ کہ ''اگر امام کسی مجبوری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدیوں کو کس طرح نماز پڑھنی چاہئے؟'' کے بارے میں بھی حضور انور نے رہنمائی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

جواب احادیث میں اس بارے میں بڑی وضاحت کے ساتھ حضور ﷺ کے اسوہ کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ اور حضرت انسؓ سے مروی احادیث میں ذکر ہے کہ حضور ﷺ اپنے اوائل زمانہ میں ایک مرتبہ گھوڑے سے گر گئے اور حضور ﷺ نے نماز بیٹھ کر پڑھائی، صحابہ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو آپ ﷺ نے انہیں اشارہ سے بیٹھ جانے کا ارشاد فرمایا اور نماز کے بعد انہیں فرمایا کہ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے پس جس طرح وہ نماز پڑھے اسی طرح تم نماز پڑھو۔

لیکن حضور ﷺ کی آخری بیماری میں جس میں آپ کا وصال ہوا، آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ کو نماز کی امامت کا ارشاد فرمایا اور پھر جب حضور ﷺ کی طبیعت کچھ سنبھل گئی تو آپ نماز کیلئے تشریف لے گئے اور حضرت ابوبکرؓ کے بائیں جانب بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اس وقت حضرت ابوبکرؓ اس نماز میں حضور ﷺ کی اقتدا کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکرؓ کی اقتدا کر رہے تھے۔

دراصل لوگ بھی حضور ﷺ کی ہی اقتدا کر رہے تھے۔ لیکن علالت کی وجہ سے حضور ﷺ چونکہ بلند آواز میں تکبیر وغیرہ نہیں کہہ پا رہے تھے، اس لیے حضرت ابوبکرؓ مکبر کے طور پر حضور ﷺ کی آواز آگے لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔

یہاں یہ بات بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ حضور ﷺ کا حضرت ابوبکرؓ کے بائیں طرف بیٹھنا بتاتا ہے کہ حضور ﷺ اس نماز میں امام تھے، کیونکہ امام بائیں طرف ہوتا ہے اور مقتدی دائیں طرف۔ چنانچہ اس بارے میں بھی ہمیں حضور ﷺ کی سنت ملتی ہے کہ ایک

موقع پر جب کہ حضور ﷺ تہجد کی نماز ادا کر رہے تھے تو حضرت ابن عباسؓ بعد میں نماز میں شامل ہو کر آپ ﷺ کی بائیں طرف کھڑے ہو گئے تو حضور ﷺ نے انہیں سر سے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کر لیا۔

حضرت امام بخاری نے اپنے استاد حمیدی کا اس بارے میں قول درج کیا ہے کہ حضور ﷺ کا پہلا ارشاد یہی تھا کہ اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر ہی نماز پڑھیں۔ لیکن بعد میں حضور ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور آپ کی اقتدا میں صحابہ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی اور آپ نے انہیں بیٹھنے کا ارشاد نہیں فرمایا اور چونکہ حضور ﷺ کے آخری فعل سے سند لی جاتی ہے اور حضور ﷺ کا آخری فعل یہی ہے کہ اگر امام اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس بارے میں فرماتے ہیں: ’’چونکہ مجھے نقرس کا دورہ ہے۔ اس لئے میں خطبہ جمعہ کھڑے ہو کر نہیں پڑھا سکتا۔ اسی طرح نماز بھی کھڑے ہو کر نہیں پڑھا سکتا۔ رسول کریم ﷺ کا ابتداء میں یہ حکم تھا کہ جب امام کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھا سکے تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھا کریں لیکن بعد میں خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت آپ نے اس حکم کو بدل دیا اور فرمایا کہ اگر امام کسی معذوری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی نہ بیٹھیں بلکہ وہ کھڑے ہو کر ہی نماز ادا کریں۔ پس چونکہ میں کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھا سکتا اس لئے میں بیٹھ کر نماز پڑھاؤں گا اور دوست کھڑے ہو کر نماز ادا کریں۔‘‘

(روزنامہ الفضل لاہور 3/جولائی 1951ء صفحہ 3)

پس اگر امام اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے۔

سوال ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ نے صحیح بخاری کی شرح میں عورتوں کے بھی مردوں کی طرح نماز باجماعت کیلئے مسجد میں آنے کو فرض قرار دیا ہے۔ حضور بھی خواتین کو اس طرف توجہ دلائیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 26/نومبر 2018ء میں درج ذیل جواب عطا فرمایا:

جواب حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ نے اپنی اس شرح میں سورۃ الاحزاب کی آیت وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ سے عورتوں کیلئے مسجد میں آکر نماز باجماعت ادا کرنے کا جو استدلال کیا ہے وہ ان کی ذوقی تشریح ہے جو اسلام کے چودہ سو سالہ تعامل، احادیث نبویہ ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی تشریحات کے خلاف ہونے کی وجہ سے درست نہیں ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے قیام نماز کی مختلف تشریحات بیان فرمائی ہیں جن میں مسجد میں پانچ وقت حاضر ہو کر نماز باجماعت ادا کرنا بھی شامل ہے لیکن یہ تشریح صرف مردوں کیلئے ہے۔ عورتوں کیلئے قیام نماز کا مطلب اپنے گھروں میں وقت مقررہ پر پانچ نمازوں کو کامل شرائط کے ساتھ ادا کرنا ہے۔ لیکن اگر کوئی خاتون مسجد میں آکر ان نمازوں کی ادائیگی کرنا چاہے تو اسلام نے اسے منع بھی نہیں کیا جیسا کہ عہد نبوی ﷺ میں خواتین مساجد میں آکر نمازیں ادا کیا کرتی تھیں۔ لیکن حضور ﷺ نے خواتین کیلئے زیادہ یہی پسند فرمایا ہے کہ وہ اپنے گھروں میں ان نمازوں کی ادائیگی کریں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ)

یعنی عورت کی نماز اپنے کمرے میں اپنے گھر سے بہتر ہے اور اپنی کوٹھڑی میں اسکی نماز اپنے کمرہ میں نماز سے بہتر ہے۔

اسی طرح ایک اور روایت میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے:

لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔ (صحیح بخاری کتاب الاذان)

یعنی اگر نبی کریم ﷺ کے سامنے یہ صورت حال ہوتی جو عورتوں نے اب نئی پیدا کر لی ہے تو آپؐ ان کو مسجد آنے سے ضرور روک دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔

پس احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کیلئے گھروں میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر اور افضل ہے بلکہ یہ بھی ہے کہ گھروں میں بھی صحن یا کھلی جگہ جہاں پر لوگوں کا آنا جانا رہتا ہے وہاں وہ نماز نہ پڑھے۔ گویا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر یہ ہے کہ وہ اپنے حجرے میں نماز پڑھے۔ کجا یہ کہ اسے یہ کہا جائے کہ مسجد میں جاکے نماز پڑھو۔ اس لیے عورت کیلئے گھر میں نماز پڑھنا بہرحال بہتر ہے اور اس کیلئے مسجد میں جانا ضروری نہیں ہے۔

اُس زمانہ میں چونکہ عورتیں مردوں کے پیچھے نماز پڑھتی تھیں۔ مرد آگے ہوتے تھے۔ اور ان کیلئے آجکل کی طرح باقاعدہ کوئی Enclosure تو ہوتا نہیں تھا اس لیے ہوسکتا ہے کہ مرد آتے جاتے عورتوں کو دیکھ لیتے ہوں تو اس وجہ سے بھی انہیں گھروں میں نماز پڑھنے کی تلقین کی گئی۔ اس صورت میں ایسی احادیث اگرچہ اُس زمانہ کے لحاظ سے تھیں لیکن آجکل بھی عورتوں کیلئے بہتر یہی ہے کہ وہ مسجدوں میں جانے کی بجائے اپنے گھروں میں نماز پڑھیں کیونکہ پہلے بیان کردہ دو احادیث واضح طور پر اس کی تائید کرتی ہیں کہ عورتیں گھروں میں نماز پڑھیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 5/فروری 2021ء)

(ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۢ بَصِيْرًا

(بنی اسرائیل: 31)

ترجمہ: تیرا ربّ یقیناً جس کیلئے چاہتا ہے رزق کو وسعت بھی دیتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے بہت باخبر ہے (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

DAR FRUIT CO. KULGAM

B.O AHMED FRUITS

Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)

Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ اوّل

تک ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔ کیا یہ بے نظیر حفاظت دنیا کی اور کسی مذہبی کتاب کو حاصل ہوئی ہے؟ سر ولیم میور اپنی کتاب لائف آف محمدؐ میں بحث کے بعد لکھتا ہے:

......اس میں شبہ نہیں کہ یہ وہی قرآن ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں دیا تھا۔ ہم نہایت مضبوط قیاسات کی بنیاد پر کہہ سکتے ہیں کہ ہر ایک آیت جو قرآن میں ہے وہ اصلی ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی غیر محرّف تصنیف ہے۔ ہمارے پاس ہر ایک قسم کی ضمانت موجود ہے، اندرونی شہادت کی بھی اور بیرونی کی بھی کہ یہ کتاب جو ہمارے پاس ہے وہی ہے جو خود محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دُنیا کے سامنے پیش کی تھی اور اسے استعمال کیا کرتے تھے۔

نولڈک کا قول ہے: ممکن ہے کہ تحریر کی کوئی معمولی غلطیاں (طرز تحریر) ہوں تو ہوں لیکن جو قرآن عثمانؓ نے دُنیا کے سامنے پیش کیا تھا اس کا مضمون وہی ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پیش کیا تھا۔ گو اس کی ترتیب عجیب ہے۔ یورپین علماء کی یہ کوششیں کہ وہ ثابت کریں کہ قرآن میں بعد کے زمانہ میں بھی کوئی تبدیلی ہوئی ہے بالکل ناکام ثابت ہوئی ہیں......

قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے پر کتنی بڑی شہادت ہے کہ قرآن کریم امیوں میں آتا ہے اور ہر طرح سے محفوظ رہتا ہے مگر تورات اور انجیل اپنے زمانہ کی علمی قوموں میں آئیں لیکن محفوظ نہ رہ سکیں۔ میور اس کے متعلق کیا ہی پُرحسرت الفاظ لکھتا ہے:

مسلمانوں کی بالکل پاک اور غیر تبدیل شدہ کتاب اور ہماری کتب کے مختلف نسخوں کے باہمی اختلاف کا مقابلہ کرنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے کہ دو ایسی چیزوں کا مقابلہ کیا جائے جن میں باہمی کوئی بھی مشابہت نہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ ایک اتفاق ہے کہ قرآن شریف آج تک محفوظ ہے؟ اسلامی تاریخ بتاتی ہے کہ یہ اتفاق نہیں بلکہ اسکی ظاہری حفاظت الکتاب اور قرآن مبین کے دو ذریعوں سے ہوتی ہے جن کا ذکر اس سورۃ کے شروع ہی میں کیا گیا ہے۔ شروع نزول ہی سے اسکی آیات لکھی جانے لگیں اور اس کی حفاظت ہوتی گئی اور پھر اللہ تعالیٰ نے اسے ایسے عشاق عطا کئے جو اسکے ایک ایک لفظ کو حفظ کرتے اور رات دن خود پڑھتے اور دوسروں کو سُناتے تھے۔ اسکے علاوہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے کسی نہ کسی حصّے کا نمازوں میں پڑھنا فرض مقرر کر دیا اور شرط لگادی کہ کتاب میں سے دیکھ کر نہیں بلکہ یاد سے پڑھا جائے۔ اگر کوئی کہے کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بات سوجھ گئی تھی تو ہم کہتے ہیں کہ یہی بات زرتشت، موسیٰ اور وید والوں کو کیوں نہ سوجھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا سوجھانے والا کوئی اور ہے۔ کولمبس جب امریکہ کو دریافت کر کے واپس آگیا تو لوگوں نے کہا کہ یہ کونسی بڑی بات ہے ہم جاتے تو ہم بھی امریکہ کو دریافت کر لیتے۔ مگر کولمبس نے اسکے جواب میں ایک انڈا دے کر کہا کہ تم یہ انڈا میز پر کھڑا کر دو۔ سب نے کوشش کی مگر وہ کھڑا نہ ہوا۔ آخر میں کولمبس اُٹھا اور اس نے ایک سوئی سے اس میں چھید کیا اور اس سے جو لعاب نکلا اس کی مدد سے اسے میز پر کھڑا کر دیا۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ ایسا تو ہم بھی کر سکتے تھے۔ کولمبس نے کہا کہ امریکہ کی دریافت کے بارہ میں تو تم نے کہہ دیا کہ ہمیں موقعہ نہیں ملا مگر اس بارہ میں تو تم کو موقعہ مل گیا تھا کیوں نہ تم نے اپنی عقل سے کام لیا۔ پس ایسا ہی ہم بھی کہتے ہیں کہ وہ ذرائع حفاظت کے جو قرآن کے بارہ میں استعمال کئے گئے آخر کیوں قرآن کریم کے پیش کرنے والے کو ہی سوجھے کیوں دوسری جماعتوں نے اسے استعمال نہ کیا۔

یہ بھی یاد رہے کہ ایسے آدمیوں کا میسر آنا جو اسے حفظ کرتے اور نمازوں میں پڑھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طاقت میں نہ تھا۔ ان کا مہیا کرنا آپؐ کے اختیار سے باہر تھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کہ ایسے لوگ ہم پیدا کرتے رہیں گے جو اسے حفظ کریں گے۔ آج اس اعلان پر تیرہ سو سال ہو چکے ہیں اور قرآن مجید کے کروڑوں حافظ گذر چکے ہیں۔ بعض یورپین ناواقفیت کی وجہ سے کہہ دیا کرتے ہیں کہ اتنا بڑا قرآن کس کو یاد رہتا ہوگا۔ مگر قادیان ہی میں کئی حافظ مل سکتے ہیں جنہیں اچھی طرح سے قرآن یاد ہے۔ چنانچہ میرے بڑے لڑکے ناصر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی گیارہ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کر لیا تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو اپنے خاص تصرف سے ایسے الفاظ اور ایسی ترکیب سے نازل فرمایا ہے کہ وہ سہولت سے حفظ ہو جاتا ہے۔ قرآن شعر نہیں مگر شعر سے بھی زیادہ جلد یاد ہو جاتا ہے اُردو یا انگریزی کی عبارتوں کی نسبت قرآن شریف کے حفظ کرنے پر نصف وقت بھی صرف نہیں ہوتا۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 15 تا 18، مطبوعہ قادیان 2010)

......☆......☆......☆......

بقیہ سیر خاتم النّبیینؐ از صفحہ نمبر 8

اور اس پر بہت اعتراض کئے ہیں۔

۞ علامہ زرقانی، المتوفی 1122ھ (اَلْوَاقِدِی لَا یُحْتَجُّ بِهٖ اِذَا انْفَرَدَ فَكَيْفَ اِذَا خَالَفَ) واقدی اگر کسی بات کے بیان کرنے میں اکیلا ہو تو محققین کے نزدیک اس کی روایت قابلِ حجت نہیں ہے۔ پھر اس پر خود قیاس کرلو کہ ایسی بات میں اس کی روایت کا کیا وزن ہوسکتا ہے جو وہ دوسروں کے خلاف کہتا ہو۔

یہ وہ شہادت ہے جو مسلمان محققین نے جن میں بہت سے خود واقدی کے ہمعصر تھے پوری پوری تحقیق کے بعد دی ہے۔ اب ہمارے یورپین مصنفین خود سوچ لیں کہ ان کا دل پسند مؤرخ کس شان کا انسان ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ واقدی کی ہر روایت غلط ہے یقیناً اس کی روایتوں کا بیشتر حصہ صحیح ہوگا۔ مگر جس شخص کی صداقت وعدالت کا یہ حال ہے جو اُوپر بیان کیا گیا ہے وہ اپنی کسی روایت میں بھی جس میں وہ اکیلا راوی ہے یا جس میں وہ دوسرے راویوں کے خلاف بات کہتا ہے کسی عقلمند کے نزدیک قابلِ حجت نہیں سمجھا جاسکتا۔ واللہ اعلم۔

بہرحال ہماری تحقیق میں محمد بن عمر واقدی باوجود ابتدائی مؤرخوں میں ہونے کے ہرگز قابلِ اعتبار نہیں ہے اور جہاں تک خالص سیرۃ کی کتب کا تعلق ہے صرف ابنِ ہشام اور ابن سعد اور ابنِ جریر طبری ہی وہ تین ابتدائی مؤرخ ہیں جن کی کتب پر آنحضرت ﷺ کی سیرۃ و سوانح کی بنیاد سمجھی جانی چاہئے۔ ہمارا یہ مطلب نہیں کہ ان مؤرخین کی ہر روایت دُرست اور صحیح ہے ایسا دعویٰ مؤرخین تو درکنار محدّثین کے متعلق بھی نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ مقصد صرف یہ ہے کہ یہ تین مؤرخ عموماً اپنی ذات میں قابلِ اعتماد ہیں اور خواہ بے احتیاطی یا سَند کی کمزوری کی وجہ سے ان کی بعض روایتیں بھی غلط اور نادرست ہوں مگر بہرحال وہ آنحضرت ﷺ کی سیرت کے اصل حامل سمجھے جاسکتے ہیں۔ البتہ ان کی تائید میں یا بعض ضمنی مسائل کے حل کیلئے مذکورہ بالا فہرست کی دوسری تاریخی کتب بھی کام دے سکتی ہیں۔ (باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 31 تا 40، مطبوعہ 2006 قادیان)

اللہ تعالیٰ ان کو بہترین خادم سلسلہ بنائے جو اپنے روشن اخلاق سے دوسروں کیلئے نمونہ بنیں
اور انڈونیشیا کے طول وعرض میں احمدیت کے پیغام کو احسن رنگ میں پھیلانے والے بنیں (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ)

پیارے حضور جب ہمارے درمیان موجود تھے تو میرے دل میں آیت استخلاف کا خیال آرہا تھا
کہ کس طرح خدا نے خلافت کے ذریعہ ہماری خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا (پرنسپل جامعہ احمدیہ انڈونیشیا)

جامعہ احمدیہ انڈونیشیا کے طلباء اور فارغ التحصیل مربیان کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ورچوئل ملاقات

جماعت احمدیہ انڈونیشیا اور خصوصاً جامعہ احمدیہ انڈونیشیا کیلئے یہ بہت خوشی کی گھڑی تھی کہ اس دینی درسگاہ کے جملہ طلباء، اساتذہ اور امسال فارغ التحصیل ہونے والے مربیان کی اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ آن لائن ملاقات ہوئی۔ یہ ملاقات 31/اکتوبر 2020 کو انڈونیشین وقت کے مطابق شام 7 بجے ہوئی۔ 75 منٹ تک پیارے آقا سے براہِ راست قیمتی نصائح حاصل کرنے اور دعائے خاص طلب کرنے کی توفیق ملی۔ جب یہ پُرمسرت پیغام ہمیں پہنچا تو بے انتہا خوشی ہونے کے ساتھ ساتھ ہمارے دل دعاؤں اور استغفار میں مشغول رہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کی پردہ پوشی فرمائے۔ یہ پروگرام ''بیت العافیت'' لجنہ ہال میں ہوا جو بوگو مغربی جاوا میں واقع ہے۔ یہ ایک خوبصورت، تین منزلہ بلڈنگ ہے جس کی مرمت وتزئین وآرائش کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس کا نام 'بیت العافیت' عطا فرمایا ہے۔ اس بابرکت پروگرام میں مکرم نیشنل امیر صاحب جماعت انڈونیشیا بھی شامل تھے۔

مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ انڈونیشیا لکھتے ہیں کہ ملاقات سے پہلے مجھے بار بار یہی فکر ہورہی تھی کہ موسمِ برسات اور بجلی کے مسئلہ کی وجہ سے ملاقات میں کوئی مشکلات نہ پیش آئیں۔ دوسری فکر یہ تھی کہ جب طلباء جامعہ احمدیہ سوال پیش کریں گے تو ایسا نہ ہو کہ وہ اردو سے کم واقفیت کی وجہ سے حضور انور کو اپنی بات نہ سمجھا پائیں اور حضورِ انور کو تکلیف پہنچے۔ یہ فکر مزید دامنگیر ہوئی جب حضور انور تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ میں نے کس زبان میں بات کرنی ہے، انگریزی یا اردو؟ نیز فرمایا کہ انڈونیشین زبان تو مجھے نہیں آتی۔ تو میں نے گزارش کی کہ اردو میں ہی فرمائیں کہ ہمیں انشاء اللہ بہت حد تک سمجھ آجائے گی۔ پھر کلاس کے شروع میں ہی حضور انور نے آواز کی کچھ خرابی کے متعلق ذکر فرمایا تو میں اتنا گھبرا گیا کہ باوجود اس کے کہ ایم ٹی اے والوں نے بار بار اشارے سے مجھے توجہ دلائی کہ کیمرے ہی کی طرف نظر رکھنی ہے مگر پھر بھی میں سکرین کی طرف دیکھتا رہا۔ بہرحال ایک مبارک اور پُرشوکت وجود کے دربار میں حاضر ہونے کی وجہ سے دل میں رعب طاری تھا۔ تلاوت اور نظم اور تقریر کے بعد دل میں اس طرح سکون پہنچا کہ جب عزیزم فخر الرجال نے تقریر کی اور حضور انور نے تقریر کے متعلق دریافت فرمایا کہ کیا تقریر اردو میں لکھی ہوئی ہے یا انڈونیشین میں؟ تو میں نے عرض کیا کہ جی حضور اردو میں لکھی ہوئی ہے۔ اس پر حضور انور نے پُرشفقت انداز میں فرمایا کہ اچھا ٹھیک ہے۔ تو یہ جواب میرے لیے تسلی بخش تھا۔

ایسے بابرکت لمحات ہمیں یوں نظر آتے ہیں کہ گویا باپ اور بیٹے کا رشتہ ہے اور بچے براہ راست اپنے روحانی والد سے فیض حاصل کر رہے ہیں۔ چنانچہ جب ایک طالبِ علم نے سوال پیش کرنے کیلئے سلام کر کے 'پیارے حضور' کہا تو حضور نے فوراً جواب دیا: وعلیکم السلام پیارے بچو۔ یہ کیسی خوشی کی گھڑی تھی! پیارے حضور جب ہمارے درمیان موجود تھے تو میرے دل میں فرمانِ خدا یعنی آیت استخلاف کا خیال آرہا تھا کہ کس طرح خدا نے خلافت کے ذریعہ ہماری خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا۔

پھر جب جگہ کے متعلق حضور انور نے دریافت فرمایا اور حضور کو 'بیت العافیت'، لجنہ ہال کا نظارہ بذریعہ ویڈیو دکھایا گیا تو حضور نے نہ صرف عمارت بلکہ ہمارے ملک کی خوبصورتی کی بھی تعریف کی جس سے مجھے بہت خوشی ہوئی اور مَیں نے بے ساختہ ہو کر حضور کو انڈونیشیا میں تشریف لانے کیلئے دعوت پیش کی۔

آخر میں حضور انور نے فارغ التحصیل مربیان کے متعلق دریافت فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ امسال 4 شاہدین اور 6 مبشرین فارغ التحصیل ہوئے ہیں جس پر حضور نے ان کے لیے خاص دعا کی اور تمام طلباء کیلئے بھی دعا کی جن کی کل تعداد 106 ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین خادم سلسلہ بنائے جو اپنے روشن اخلاق سے دوسروں کیلئے نمونہ بنیں اور انڈونیشیا کے طول وعرض میں احمدیت کے پیغام کو احسن رنگ میں پھیلانے والے بنیں۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر فرمودہ خلیفہ ہمارے ملک میں بنفس نفیس تشریف لا کر اسے برکت بخشیں اور انڈونیشیا کے احمدی اپنے پیارے امام سے براہِ راست ملاقات کرنے اور فیض اٹھانے کی توفیق پائیں۔ آمین

(رپورٹ: فضل عمر فاروقی، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 20 نومبر 2020ء)

ڈیڑھ گھنٹے کی ملاقات نے روح تک کو سیراب کر دیا
اور ہر ایک میں سلسلہ کی خدمت کیلئے ایک برقی رو بھر گئی

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ورچوئل ملاقات

18/اکتوبر 2020ء کو جماعت احمدیہ جرمنی کی نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران کو اپنے پیارے آقا سے ورچوئل ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمد للہ۔ جن میٹنگ کی تاریخ طے ہوگئی تو محترم امیر صاحب نے عاملہ کے ممبران کو جہاں یہ خوش خبری سنائی وہیں میٹنگ سے متعلق بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی اور دعا اور صدقہ کی ہدایت بھی فرمائی، چنانچہ جماعت احمدیہ جرمنی نے 7 بکرے صدقے کئے۔ ملاقات شروع ہوئی تو پیارے آقا نے ازراہِ شفقت فرمایا کہ آپ سب سے اکٹھی ملاقات کیے ہوئے پورا ایک سال ہو گیا ہے۔ عشاق تو اپنے آقا کی جدائی میں تڑپ ہی رہے تھے لیکن اس بات نے کہ پیارے حضور اپنے چاہنے والوں کے جذبات کا اس قدر خیال رکھتے ہیں ہمارے ایمانوں کو تازہ کر دیا۔ ملاقات کے دوران ایک عجیب کیفیت تھی۔ حضور کا انداز گفتگو کچھ ایسا تھا کہ یوں لگتا تھا جیسے آمنے سامنے بیٹھے ہیں۔ حضور نے ہر ایک سیکرٹری کو اُس کے شعبہ کے حوالے سے تفصیلی رہنمائی فرمائی۔ ہر ایک کو اس طرف توجہ دلائی کہ اپنے کاموں کو سمجھ کر پوری لگن اور محنت سے کام کریں اور نتائج حاصل کرنے کیلئے عاجزی اختیار کرتے ہوئے اپنی سب کاوشوں کو اللہ کی طرف موڑ دیں۔

بد تر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

ملاقات کا دورانیہ تو پر لگا کر اڑ گیا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تو یوں لگا جیسے صرف چند منٹ تھے لیکن روح تک کو سیراب کرنے کے ساتھ ساتھ ہر ایک میں سلسلے کی خدمت کیلئے ایک نئی برقی رو بھر گئی۔ اللہ کرے کہ ہم سب پیارے آقا کی توقعات کے مطابق کام کرنے والے اور ان کے سلطان نصیر بننے والے ہوں۔

(محمد الیاس مجوکہ، جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ جرمنی)
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 23 اکتوبر 2020)

......☆......☆......☆......

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

چندر اور کرشن اور بدھ وغیرہ یہ محض بے دلیل بنائے گئے ہیں اور اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسا کہ ایک بکری کو انسان کہا جائے حالانکہ نہ وہ بولتی ہے اور نہ انسانوں کی طرح چل سکتی ہے اور نہ انسانوں کی طرح اس کی صورت ہے اور نہ انسانوں کی طرح وہ عقل رکھتی ہے اور نہ کوئی علامت انسانیت کی اس میں پائی جاتی ہے۔ پس کیا تم ایک بکری کو انسان کہہ سکتے ہو؟ حالانکہ بہت سی باتوں میں بکری کو انسان سے شراکت بھی ہے مثلاً بکری کھاتی ہے جیسا کہ انسان کھاتا ہے اور بکری پیشاب اور پاخانہ کرتی ہے جیسا کہ انسان کرتا ہے لیکن کیا کوئی بتلا سکتا ہے کہ مسیح یا رام چندر وغیرہ کو خدا سے کوئی خاص شراکت ہے جو ثابت ہو سکے۔ (عصمت انبیاء روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 690)

آئندہ شمارہ میں انشاء اللہ ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام ومرتبہ اور آپؑ کے عظیم الشان معجزات ونشانات کا کچھ موازنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقام ومرتبہ اور آپؑ کے معجزات ونشانات سے کریں گے۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا ✲ ہم کو وہی پیارا دِلبر وہی ہمارا
اُس بِن نہیں گزارا غیر اُس کے جھوٹ سارا ✲ یہ روز کر مبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

بدگمانوں سے بچایا مجھ کو خود بن کر گواہ ✲ کر دیا دشمن کو اک حملے سے مغلوب اور خوار
اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات وکرم ✲ جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہو شمار

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

2003-2004ء کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا مختصر تذکرہ

جو افضال و انوار الٰہی کی بارش دن رات جماعت احمدیہ پر نازل ہو رہی ہے اسے ہم کبھی شمار نہیں کر سکتے

خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 178 ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے، امسال Saint Kitts & Navis اور Martinique میں جماعت کا نفوذ ہوا 542 نئی جماعتیں قائم ہوئیں، 162 مساجد اور 159 مراکز کا اضافہ ہوا، Kannada زبان میں پہلی دفعہ ترجمہ قرآن کریم طبع ہوا، اس طرح جماعت کی طرف سے شائع شدہ تراجم قرآن کریم کی تعداد 58 ہوگئی ہے، دوران سال 84 مختلف زبانوں میں لٹریچر شائع ہوا، مختلف ممالک میں جماعتی پریسوں کی کارکردگی کا ذکر

❁ عربک ڈیسک، چینی ڈیسک، فرنچ ڈیسک، بنگلہ ڈیسک، مجلس نصرت جہاں سکیم، پریس اینڈ پبلی کیشنز ڈیسک، تحریک وقف نو اور ایم ٹی اے کے شعبہ جات کی مساعی کا مختصر تذکرہ ❁ اس وقت افریقہ کے 12 ممالک میں جماعت کے 36 ہسپتال اور کلینک اور 8 ملکوں میں 373 ہائر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں ❁ تحریک وقف نو میں شامل ہونے والوں کی تعداد 28300 سے اوپر ہو چکی ہے ❁ ایم ٹی اے کے علاوہ دنیا کے دیگر ٹی وی چینلز اور ریڈیو کے ذریعہ اسلام احمدیت کے پیغام کی وسیع پیمانہ پر اشاعت ❁ ہومیوپیتھی کے ذریعہ سے خدمت خلق، دنیا کے 55 ممالک میں تقریباً 632 چھوٹے بڑے شفا خانے، کلینک کام کر رہے ہیں۔ اور ان میں ایک لاکھ ستاون ہزار سے زائد لوگوں کا مفت علاج کیا گیا ہے ❁ نادار اور ضرورتمندوں اور یتیموں کی امداد اور ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ خدمت بنی نوع انسان کے مختلف منصوبوں اور جماعتی ویب سائٹ کے ذریعہ ہونے والی مساعی کا بیان۔

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور مخالفین کی ذلّت و رسوائی کے ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان

اسلام آباد (ٹلفورڈ Surrey) میں منعقد ہونے والے جماعت احمدیہ برطانیہ کے 38ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 31 جولائی 2004ء کو بعد دوپہر کے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

(قسط: اوّل)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ-
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ-
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ-
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-
یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ (الصّف: 9)

آج کے اس دوسرے دن کے خطاب میں، دوران سال جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش ہوئی ہوتی ہے، اس کا کچھ مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔ شاید بارش کے قطرے تو گنے جا سکتے ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا شمار کرنا اب ممکن نہیں رہا۔ اگر تفصیل میں جا کر ان کا ذکر کیا جائے تو ناممکن ہے کہ یہ مضمون جلسہ کے ان دنوں میں ختم ہو سکے۔ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدے کیے تھے ان کو کس طرح پورا فرما رہا ہے۔ اس زمانہ میں بھی ہمارے ایمانوں کو بڑھانے کیلئے ہر روز ایک نئی شان سے ان فضلوں کے نظارے دیکھنے میں آتے ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ نظروں کے سامنے آجاتے ہیں کہ:

تُو سچے وعدوں والا، منکر کہاں کدھر ہے

اور ان فضلوں کو دیکھ کر کیونکہ دل اللہ تعالیٰ کے حضور مزید جھکتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان میں اور اضافہ فرماتا چلا جاتا ہے، ان کو اور بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ کسی کارکن کو یا کسی احمدی کو کبھی یہ خیال نہیں آیا اور نہ آنا چاہیے، نہ آتا ہے کہ جماعت کی یہ ترقی شاید ہماری کوششوں کا نتیجہ ہے بلکہ یہ تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا نتیجہ ہے۔ اُس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیروی میں ہمیں بھی وہ نظارے دکھائے اور اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے جو فضل نازل ہو رہے ہیں وہ ہم دیکھ رہے ہیں اور انہی کا ذکر کرنے کیلئے ہم بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی یہ کہتے ہیں کہ ؎

ہوائیں تیرے فضلوں کا منادی

یہ جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ’’وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں، حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔‘‘

اب مَیں کچھ باتوں کا ذکر کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا مومنوں کو مالی قربانی کا بنیادی حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں اس کے ایسے عظیم نظارے دیکھنے میں آتے ہیں کہ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس علیہ السلام کو کیسی پیاری جماعت عطا فرمائی ہے جو اپنے پر تنگی وارد کر کے بھی اللہ کی خاطر قربانیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتی ہے۔ لوگ دعاؤں کیلئے لکھ رہے ہوتے ہیں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں وعدے پورے کرنے کی توفیق دے۔ تو آج کل کی مادی دنیا میں جہاں ہر طرف نفسا نفسی ہے اور ہر کوئی اپنی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے لگا رہتا ہے جماعت کے ساتھ یہ نظارے ہیں۔ مختصراً کچھ کوائف کا مَیں ذکر کرتا ہوں۔

مالی سال 2003-04ء کیلئے حالانکہ جماعتوں کو بڑے بڑے ٹارگٹ دیئے گئے تھے۔ تو جو کچھ رپورٹیں موصول ہوئی ہیں اُن کے مطابق خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف بجٹ پورے ہوئے بلکہ پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کی جماعت کو توفیق ملی اور مجموعی طور پر عالمگیر جماعت احمدیہ نے گزشتہ سال کی نسبت ساڑھے چوبیس فیصد سے زائد کی قربانی پیش کی ہے۔

ذرا پیچھے جائیں اور اُس زمانہ کو بھی دیکھیں جب دشمن جماعت کے ہاتھوں میں کشکول تھمانے کے خواب دیکھ رہا تھا۔ اور آج یہ وقت ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیاری جماعت اشاعتِ دین کیلئے اور دکھی انسانیت کی خدمت کیلئے کروڑوں اربوں کے حساب سے مالی قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ وقت کی کمی کی وجہ سے ان کا تفصیلی ذکر تو اس وقت نہیں کیا جا سکتا۔ جو چند نمونے میں نے لیے ہیں اگر ان کا بھی میں ذکر کروں تو کئی گھنٹے لگ جائیں گے۔ بہرحال ان مالی قربانیوں میں جو صفِ اول کے ممالک ہیں ان کا مَیں ذکر کر دیتا ہوں۔ ان میں امریکہ نے قربانیوں میں تقریباً بیس فیصد سے زائد اپنا اضافہ کیا ہے۔ جرمنی نے بھی پندرہ فیصد کیا۔ کینیڈا نے تقریباً ساڑھے بارہ فیصد کیا اور اس طرح بہت سارے ملک ہیں۔ یورپ کے دوسرے ممالک بلجیم، سویڈن، فرانس وغیرہ بھی قابلِ ذکر ہیں۔ پھر افریقن ممالک میں جو غریب ممالک ہیں اُن میں گیمبیا کی جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے 26 فیصد سے زائد اضافہ کیا اور وصولی کی۔ پھر قازقستان، آسٹریلیا، سیرالیون، نائیجیریا وغیرہ جماعتوں میں بھی بڑی تیزی سے مالی قربانی کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ یہ تو مالی قربانیوں کا مختصر ذکر تھا۔

نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ

نئے ممالک میں جہاں جہاں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اب مَیں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 178 ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے۔ (اس موقع پر حاضرین میں سے کسی نے نعرۂ تکبیر بلند کیا تو حضور انور نے فرمایا: شکر ہے آپ نے نعرہ لگا دیا۔ انتظامیہ تو بہت محتاط ہوگئی ہے) 1984ء کے آرڈیننس کے بعد گزشتہ بیس سالوں میں جبکہ مخالفین نے جماعت کو نابود کرنے کیلئے پورا زور لگایا اور ہر حربہ استعمال کرنے کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو 87 نئے ممالک عطا فرمائے ہیں۔ اب تک جو ترقی ہو چکی تھی اور جو کوششیں تھیں وہ بظاہر آخر تک اس طرح لگ رہا تھا، اور مجھے بڑی فکر تھی کہ شاید اس سال کوئی نئے ممالک شامل نہ ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے دینے کے بھی عجیب طریقے ہیں اور ایسا فضل فرماتا ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بھی دو نئے ممالک جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ ان میں اگر مَیں صحیح تلفظ بول رہا ہوں تو ایک سینٹ کٹس اینڈ نیوس (Saint Kitts & Navis) ہے اور دوسرا مارٹینیک (Martinique) ہے۔ یہ جو سینٹ کٹس اینڈ نیوس ہے اس میں جماعت کے نفوذ کا منصوبہ جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ (Trinidad) کے سپرد تھا۔ گزشتہ سال امیر صاحب نے یہاں خود ہی تبلیغی وفد بھجوایا جس کی تبلیغ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں پہلا پھل عطا ہوا۔ اور اس کے بعد پھر ایک فیملی جو ٹرینیڈاڈ میں تھی اور اس کے چھ افراد تھے وہ بھی وہاں شفٹ کر گئی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں جماعت قائم ہو گئی ہے۔ اب جو رپورٹس ہیں تو امید ہے کہ انشاء اللہ (وہاں) مزید کامیابیاں سامنے آئیں گی۔

پھر مارٹینیک Martinique جو ہے اس میں فرانس کی جماعت کو احمدیت کا پودا لگانے کی توفیق ملی۔ یہ جزیرہ بھی ٹرینیڈاڈ کے شمال میں واقع ہے اور یہاں فرانس سے وفد گیا۔ ریڈیو پروگرام بھی ہوئے، سوال جواب کی مجالس ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو پھل عطا فرمائے اور اب یہ جو تبلیغ ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تیز ہو چکی ہے۔ اس وقت چھ اور آدمیوں نے وہاں بیعت کر لی ہے۔ الحمدللہ۔

نئی جماعتوں کا قیام

اب میں ملک وار جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اُن کا مختصراً ذکر کرتا ہوں۔ پاکستان کے علاوہ دنیا میں جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں یہ تین سو چوّن (354) ہیں۔ اور ان کے علاوہ جو اس سال اب تک ہو چکی تھیں ان میں سے ایک سو اٹھاسی (188) نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر پانچ سو بیالیس (542) علاقوں میں جماعت احمدیہ کا نفوذ ہو چکا ہے۔ اور ان میں سرِفہرست ہندوستان ہے۔ یہاں ایک سو اکاون (151) نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ پھر بورکینا فاسو ہے یہاں

اکاون (51) مقامات پر نئی جماعتیں بنی ہیں۔ پھر سیرالیون ہے اٹھارہ (18)، پھر تنزانیہ اور نائیجیریا، غانا، انڈونیشیا وغیرہ ملک ہیں۔ بہرحال کافی ممالک ہیں جہاں نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ: ایک شہر ''باکونے'' (Becancons)(سپیلنگز اس کے پتہ نہیں کیا ہیں لیکن تلفظ جو سنا ہے یہی ہے) میں مقیم ایک البانین عثمان مراد سے ہمارا رابطہ ہوا۔ انہوں نے ہمیں اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔ کہتے ہیں جب میں اپنے دو سیکرٹریان کے ساتھ لمبا سفر کر کے اس شہر میں پہنچا تو انہوں نے سٹیشن پر اپنے بیٹے کو لینے بھیجا ہوا تھا۔ پھر اصرار کیا کہ آپ ہمارے گھر آئیں۔ کہتے ہیں جب ہم ان کے گھر گئے تو وہاں ایم ٹی اے لگا ہوا تھا اور ساتھ ہی ان کے کمرے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اور میری تصویر بھی لگی ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر وہ کہتے ہیں ہم حیران رہ گئے کہ یہ یہاں کس طرح ہو گیا؟ یہ تو پہلے سے احمدی لگ رہے ہیں۔ تو انہوں نے بتایا کہ جس زمانے میں جماعت نے بوسنیا کی مدد کی تھی اس وقت وہ احمدیت میں شامل ہوئے تھے اور بعد میں یہاں آکر آباد ہو گئے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ان کا رابطہ کٹ گیا۔ یہ مستری کا، راج گیری (Masonary) کا کام کرتے ہیں۔ کہتے ہیں میں ایک دن اونچی جگہ چڑھا کام کر رہا تھا تو آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ آسمان کی طرف دیکھ کر میں نے دعا کی کہ ساری زندگی میں نے کمانے میں گزاری ہے، اب احمدیت کیلئے کام کرنا چاہتا ہوں تُو اس جنگل میں مجھے احمدی لوگوں سے ملا دے۔ دور دراز علاقہ تھا۔ تو یہ کہتے ہیں میں نے یہی دعا کی اور آج اللہ تعالیٰ نے میری دعا سن لی اور آپ لوگ یہاں آگئے ہیں۔ دوپہر بارہ بجے تک پھر ان کے گھر میں مجلس جمی رہی، گفتگو جاری رہی اَور فیملیاں بھی وہاں آئیں ان کو بھی پیغامِ حق پہنچایا جس کے نتیجہ میں تین نئے خاندان جماعت میں شامل ہو گئے۔

ابھی تفصیلی بیعتوں کا ذکر تو آگے آئے گا۔

مساجد کی تعمیر

پھر مساجد کی تعمیر ہے۔ جماعت کو دورانِ سال خدا تعالیٰ کے حضور جو مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی۔ ان کی تعداد ایک سو باسٹھ (162) ہے۔ جس میں سے چوہتّر (74) نئی مساجد بنی ہیں اور اٹھاسی (88) مساجد اللہ تعالیٰ نے بنی بنائی عطا فرمائی ہیں۔ اور یہ گزشتہ بیس سالوں میں (1984ء سے لے کے اب تک۔ جب وہ آرڈیننس بنا تھا کہ کسی طریقہ سے احمدیت کو ختم کیا جائے) تیرہ ہزار چار سو ستاون (13457) نئی مساجد کا اضافہ ہو چکا ہے۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ان میں گیارہ ہزار پانچ سو ساٹھ (11560) مساجد جو ہیں اپنے اماموں اور مقتدیوں سمیت جماعت کو ملی ہیں۔ گاؤں کے گاؤں احمدی ہوئے ہیں۔

پھر بعض ممالک کی مساجد کا ذکر کرتا ہوں۔

دورانِ سال امریکہ میں شکاگو (Chicago) میں بھی ایک مسجد بنی۔ اور تقریباً چھبیس لاکھ ڈالر میں مکمل ہوئی ہے۔ پھر اس کے علاوہ ہیوسٹن میں مسجد کی تعمیر ہوئی۔ یہ ملا کر اب امریکہ میں کُل پندرہ (15) مساجد ہو گئی ہیں۔ اور اسکے علاوہ بھی چار پانچ اور جگہوں پہ مساجد کیلئے زمینیں خریدی گئیں، پلاٹ خریدے گئے یا تعمیر ہو رہی ہے۔

اسی طرح کینیڈا میں گزشتہ سال ٹورانٹو کے نواحی علاقہ بریمپٹن میں جماعت کو ایک نہایت اہم جگہ پر اڑھائی ایکڑ زمین برائے تعمیر مسجد خریدنے کی توفیق ملی۔ وہاں نقشہ بھی دیکھا ہے۔ اب جب میں وہاں گیا ہوں وہ جگہ دیکھی۔ انشاء اللہ وہاں جلدی تعمیر شروع ہو جائے گی۔ پھر سینٹ کیتھرائن (Saint Catherines) کے مقام پر بھی مسجد کیلئے پونے دو ایکڑ زمین خریدی گئی۔ یہ بھی بڑی خوبصورت جگہ پر واقع ہے۔ پھر سینٹر کے طور پر بھی جماعت کینیڈا کو ونڈسر کے مقام پر ایک بڑی خوبصورت، باموقع سکول کی عمارت خریدنے کی توفیق ملی ہے، جس کا covered area اٹھارہ ہزار مربّع فٹ ہے۔

جرمنی میں بھی سو مساجد کی جو تعمیر ہو رہی ہے ان میں سے اس سال دو مساجد انہوں نے تعمیر کی ہیں اور مزید تین کی ان کو امید ہے انشاء اللہ کر لیں گے یا ہو چکی ہوں گی۔

برطانیہ تو اب ہر کوئی جانتا ہے اور دنیا میں ہر جگہ یہ بات مشہور ہو چکی ہے کہ بیت الفتوح اس سال مکمل ہوئی اور دنیا کے پریس میڈیا نے اسے بہت کوریج دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ایک غیر معمولی نشان نظر آتا ہے۔ برطانیہ کے ایک قومی اخبار انڈی پینڈنٹ (Independent) کا ایک ہفتہ وار میگزین ''دی انفارمیشن'' (The Information) کے نام سے ہے اس میں دنیا کی پچاس ماڈرن بلڈنگز میں اس مسجد بیت الفتوح کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔

اسکے علاوہ یوکے (UK) والوں کیلئے برمنگھم میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ اور بریڈفورڈ اور ہارٹلے پُول میں بھی مسجد کا پروگرام ہے۔ انشاء اللہ اِس سال اُن کی بنیادیں رکھی جائیں گی۔ (اس موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے استفسار فرمایا کہ یہ جو کل شکایت تھی کہ آواز نہیں پہنچ رہی، صرف ایک طرف ہے، کیا آج ہر جگہ پہنچ رہی ہے؟ جو پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں وہ بتائیں کہ آواز ہر جگہ پہنچ رہی ہے؟ حاضرین نے جواب دیا: جی۔ تو فرمایا کہ اچھا) ہندوستان میں دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 29 نئی مساجد کا اضافہ ہوا ہے اور یہاں مساجد کی کُل تعداد دو ہزار چوّن (2054) ہو چکی ہے۔

بنگلہ دیش میں بھی تین مساجد مکمل ہوئی ہیں۔ یہاں بھی مُلّاں کی دشمنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے شر سے احمدیوں کو محفوظ رکھے۔ ان کیلئے بھی دعا کریں۔

انڈونیشیا کو بھی 7 نئی مساجد ملیں اور اب ان کی تعداد 367 ہو گئی ہے۔

کمبوڈیا میں دو مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ غانا میں اکیس مساجد کا اضافہ ہوا۔ اور اب جب میں دورے پہ گیا ہوں تو انہوں نے کافی مساجد کے، تقریباً گیارہ مساجد کے افتتاح کروائے، اور دو کا سنگِ بنیاد بھی رکھوایا۔

پھر نائیجیریا میں امسال انہوں نے 9 نئی مساجد تعمیر کی ہیں اور 8 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ یہاں بھی میں نے ان کو کہا تھا کہ ہر جگہ جہاں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے، جہاں جہاں جماعت قائم ہے مساجد بنائیں۔ جو مخیر حضرات ہیں وہ آگے آئیں اور مسجد کا خرچہ اٹھائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی لوگ سامنے آرہے ہیں اور انہوں نے یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم مسجدیں بنائیں گے۔ انشاء اللہ۔

اسی طرح سیرالیون میں دورانِ سال 16 مساجد کا اضافہ ہوا۔ سینیگال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک 84 مساجد بن چکی ہیں۔ (یہ اضافہ انہوں نے یہاں نہیں لکھا) گیمبیا میں 2 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ مڈغاسکر میں گزشتہ سال پہلی نئی مسجد تعمیر ہوئی تھی اور اس سال مزید 2 مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔

کونگو میں 4 اور یوگنڈا میں 7 نئی مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ کینیا کو بھی سو مساجد کا ایک منصوبہ دیا گیا تھا اور انہوں نے اس میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے 51 مساجد تعمیر کر لی ہیں۔

تنزانیہ کو بھی 100 مساجد کا منصوبہ دیا گیا تھا۔ انہوں نے 42 مساجد تعمیر کر لی ہیں اور 3 مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ بورکینا فاسو میں 5 مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اور اس دفعہ دورہ کے دوران میں نے 3 مساجد کا افتتاح بھی کیا۔

بینن میں 2 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور کوتونو شہر جو اب ان کا capital بن رہا ہے بلکہ بن چکا ہے جبکہ پہلے پورتو نووو (Porto Novo) کیپیٹل تھا۔ یہاں یہ مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ اور بڑی خوبصورت اور سڑک کے اوپر ہے۔ اس کا بھی اس دفعہ دورہ کے دوران افتتاح ہوا ہے۔ پھر بینن کے نارتھ میں پاراکو (Parakou) میں جماعت کی پہلی مسجد ''مسجد العافیۃ'' تعمیر ہوئی۔ اس دورہ کے دوران ایک مسجد کا پورتو نووو میں بھی سنگِ بنیاد رکھا۔ اور اب اللہ کے فضل سے بینن میں 11 مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔

گزشتہ بیس سالوں میں پاکستان میں مخالفین نے ہماری جماعت کی بعض مساجد کو شہید کیا یا حکومت نے ان پر پابندی لگا دی اور سر بمہر (seal) کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس کے مقابلہ میں تیرہ ہزار چار سو ستاون (13457) مسجدیں عطا فرما دیں۔

ہم تو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور مخالفین اپنے زعم میں ہم سے لڑ رہے ہیں۔ وہ سن لیں کہ وہ ہم سے نہیں لڑ رہے۔ وہ خدا سے لڑ رہے ہیں۔ اللہ کے قہر سے ان کو ڈرنا چاہیے کہ جس دن وہ ان پر نازل ہوگا تو ان کی خاک کا بھی پتہ نہیں چلنا۔

امیر صاحب جزائر فجی لکھتے ہیں کہ ایک رابی جزیرہ میں کافی عرصہ سے بڑی کوشش کر رہے تھے۔ مسجد کیلئے جگہ نہیں مل رہی تھی تو اچانک کچھ عرصہ پہلے جب انہوں نے دوبارہ کوشش کی۔ مجھے بھی لکھا کہ ہم کوشش کر رہے ہیں دعا کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا ہے کہ کونسل کی طرف سے خط ملا ہے کہ مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر کرنے کی اجازت ہے۔ کچھ مہینے پہلے یہ اجازت ملی اور الحمد للہ اس جزیرہ کی جو مسجد ہے وہ بھی تعمیر کے آخری مراحل میں ہے۔

مبارک محمود صاحب لکھتے ہیں کہ دارالسلام (تنزانیہ کا دارالحکومت۔ ناقل) سے عروشہ (Arusha) جانے والی شاہراہ پر کوڈی زینگا (Kodi Zinga) ایک گاؤں ہے وہاں جماعت کا پودا لگا۔ اور کچھ عرصہ میں اچھی فدائی جماعت بن گئی۔ گاؤں کے چیئرمین نے بھی احمدیت قبول کر لی۔ ایک احمدی نے مسجد کیلئے زمین وقف کی۔ جماعت نے وہاں پختہ مسجد تعمیر کر لی۔ لیکن اس سارے عرصہ میں جماعت کی سخت مخالفت بھی ہوتی رہی۔ دوسرے جو مسلمان ہیں وہ مخالفت کرتے رہے۔ اس گاؤں میں عین سڑک کے کنارے غیر احمدیوں کی بھی مسجد تھی۔ وہی پاکستان والی حرکتیں وہاں بھی ہوتی ہیں۔ اور یہ لوگ دوسرے شہروں سے مولوی منگواتے تھے اور مسجدوں سے ہر قسم کی مغلظات جماعت کے خلاف بکتے رہتے تھے۔ اس مسجد میں بھی دوسرے شہروں سے مولوی آتے تھے۔ (انہوں نے) احباب کے ساتھ مناظرے بھی کئے۔ خدا کا کرنا اب کیا ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے ہائی وے (Highway) کو چوڑا کرنے کیلئے یہ قانون بنایا کہ شاہراہ کے دونوں طرف 75 فٹ تک کسی قسم کی بھی آبادی نہیں رہنے دینی۔ تعمیر کو ممنوع قرار دے دیا تو جو جماعت کی مسجد تھی وہ تو 75 فٹ سے پانچ فٹ باہر نکلی اور اُن کی مسجد اس کے اندر آگئی۔ اس طرح اُس کو گورنمنٹ نے خود ہی بلڈوز کر دیا۔

تبلیغی مراکز میں اضافہ

دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے تبلیغی مراکز میں 159 کا اضافہ ہوا ہے۔ اور مختلف ممالک میں اب اللہ کے فضل سے کُل تعداد 1398 ہو چکی ہے۔ انڈونیشیا میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ امریکہ میں مختلف جگہوں پر، وی آنا میں، غانا میں، نائیجیریا میں، تنزانیہ میں، (تعداد تو اس وقت بتانے کا وقت نہیں رہا) بورکینا فاسو میں۔ بورکینا فاسو میں تو اللہ کے فضل سے ان کو پورا ایک کمپلیکس مکمل کرنے کی توفیق ملی ہے۔ چند ماہ پہلے ٹین (tin) کی چھتوں کے نیچے یہ نمازیں پڑھا کرتے تھے اور وہاں بھی ان کو نوٹس مل گیا تھا کہ خالی کرو۔ تو انہوں نے چند مہینوں میں اللہ کے فضل سے ایک مسجد بھی تعمیر کی۔ مشن ہاؤس بنایا۔ گیسٹ ہاؤس بنایا۔ امیر و مبلغ انچارج کی رہائشگاہ بنائی اور ہسپتال بنایا اور کافی وسیع ہسپتال ہے۔ اور یہ ساری چیزیں ایک ہی احاطہ میں ہیں اور اب جب میں دورہ پہ گیا ہوں تو اُس سے کچھ دن پہلے ہی یہ مکمل ہوا تھا اور پھر اس کا افتتاح بھی ہوا۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جماعت نے وقارِ عمل کر کے رات دن ایک کر کے ان سب تعمیرات کو مکمل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

فرانس میں دو نئے سینٹر لئے ہیں۔ جرمنی میں ایک اور یوکے میں ایسٹ ریجن لنڈن میں ایک مرکز کا اضافہ ہوا ہے۔

تراجم قرآن کریم

گزشتہ سال تک مطبوعہ تراجم قرآن کریم کی تعداد 57 تھی۔ اب کنّڑ (Kanada) زبان میں بھی قرآن کریم طبع ہو گیا ہے۔ یہ بھارت کی زبان ہے اور اس سال چند روز قبل قادیان سے جو وفد آئے ہیں وہ اپنے ساتھ لے کر آئے ہیں۔ اس طرح تراجمِ قرآن کی کُل تعداد 58 ہو چکی ہے۔

اسکے علاوہ جرمن ترجمہ قرآن کریم out of print تھا۔ وہ دوبارہ پرنٹ کروایا گیا ہے۔ تھائی (Thai) زبان میں پہلے دس پاروں پر مشتمل ترجمہ چھپ گیا ہے۔ جاوانیز (Javanese) زبان میں بھی پہلے دس پاروں کا ترجمہ چھپ گیا ہے۔ پھر دورانِ سال حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کے انگریزی ترجمۂ قرآن کا نیا ایڈیشن تیار ہوا ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے متبادل ترجمہ کو پہلے تو آخر میں ضمیمہ کے طور پر دیا گیا تھا اب وہ جو ٹرانسلیشن ہے اس کو انہی متعلقہ صفحات پر آیات کے ساتھ ہی foot note میں دے دیا گیا ہے۔ اب پڑھنے والے کو سہولت ہو گئی ہے۔ یہ ترجمہ بھی چھپ گیا ہے۔

نابینا لوگوں کیلئے پہلے ڈچ میں بریل (Braille) میں ترجمہ تھا۔ اب حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کا جو انگریزی میں ترجمہ ہے اس کا بھی بریل (Braille) میں قرآنِ کریم تیار ہو گیا ہے۔

اور اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے چوبیس تراجمِ قرآن مکمل ہو چکے ہیں جو انشاء اللہ اس سال کے دوران چھپ جائیں گے۔ کافی کام ہو رہا ہے۔ صرف اصل ٹیکسٹ کا پیسٹ (paste) وغیرہ ہونا باقی ہے۔ اس میں کچھ جنوبی افریقہ کی زبانیں ہیں، گھانا کی زبانیں ہیں۔ آئیوری کوسٹ کی زبانیں ہیں۔ بوسنینہے۔ برما کی زبان ہے۔ ماریشس کی کریول Creole ہے۔ گیمبیا کی دو تین زبانیں ہیں۔ ہنگری کی ہنگیرین (Hungarian) ہے۔ قازقستان کی زبان قازق ہے۔ کینیا کی ایک زبان ہے۔ کونگو کی، فجی کی، گنی بساؤ کی، لتھوانیا (Lithuania) کی۔ بورکینا فاسو کی ایک مورے (Mòoré) زبان ہے۔ سری لنکا کی سِنہالہ (Sinhala)، ازبکستان کی، تنزانیہ کی، تو یہ کافی تعداد ہے۔

اس کے علاوہ جو زیرِ تیاری تراجمِ قرآن کریم ہیں وہ ڈگبانی (Dagbani) گھانا کی ایک زبان ہے۔ بھارت کی ڈوگری ہے۔ ملائیشیا کی Dusun زبانہے۔ ایسٹاکو (Estako) نائیجیریا کی، فانٹے (Fanti) گھانا کی۔ عبرانی اور کمبوڈیا کیخمیر (Khmer)۔ لِنگالہ، ماؤرے، سموئن، کرغز، کرغزستان کی زبان اور گاؤن (Goun) بینن کی زبان ہے۔

بعض تراجم ایسے تھے جن پر نظرِ ثانی کرنے کی ضرورت تھی۔ پہلے چھپ چکے تھے لیکن دوسرے ایڈیشن

میں نظرِ ثانی کر کے جہاں جہاں تصحیح کرنی تھی وہ کر کے دوبارہ شائع کیے گئے ہیں۔

مختلف زبانوں میں کتب کی اشاعت

دورانِ سال مختلف ممالک میں 84 زبانوں میں 26 نئی کتب اور فولڈر تیار ہوئے ہیں۔ اور اس وقت جو زیر تیاری ہیں وہ 138 کتب اور پمفلٹس ہیں۔ امسال جو بڑی کتابیں طبع ہوئی ہیں اُن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر سورۃ فاتحہ کا انگریزی ترجمہ ہے جو آپ نے مختلف موقعوں پر بیان کیا۔ ان کو پہلے اُردو میں اکٹھا کیا گیا تھا۔ یہاں میرے پاس پڑا ہے (حضورِ انور نے دریافت فرمایا ''کہاں ہے؟'' اس پر حضور کو یہ ترجمہ پیش کیا گیا اور حضورِ انور نے دست مبارک میں پکڑ کر دکھایا) یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں سورۃ فاتحہ کی انگریزی تفسیر ہے۔ پھر ''تذکرہ'' ہے اس کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو گیا ہے۔ پھر ''التبلیغ'' یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو ایک عظیم الشان تصنیف ''آئینہ کمالات اسلام'' ہے اس کا ایک حصہ ہے جو عربی میں ہے اور اُسے بھی علیحدہ طور پر ''التبلیغ'' کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ پھر ''توضیح مرام'' حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ہے اُس کا بھی انگریزی ترجمہ اس سال شائع کیا گیا ہے۔ ''توضیح مرام'' کا یہ انگریزی ترجمہ مکرم چودھری محمد علی صاحب نے کیا ہے۔ اُن کیلئے بھی دعا کریں۔ پیرانہ سالی اور مختلف عوارض کے باوجود ماشاء اللہ بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں اور نوجوانوں کی طرح کام کر رہے ہیں اور کِیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں برکت ڈالے۔ (حضرت صاحب نے اس موقع پر توضیح مرام کا انگریزی ترجمہ جو ''Elucidation of Objectives'' کے عنوان سے شائع ہوا ہے حاضرین کو دکھایا)

کتابیں تو یہاں بہت ساری ہیں۔ مَیں چند ایک کا ذکر کر رہا ہوں۔ پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور ملفوظات میں سے مختلف موضوعات کے تحت اقتباس لے کر Essence of Islam کے نام سے اُن کے انگریزی ترجمے پہلے کیے گئے تھے۔ اب دوبارہ اُن پر نظرِ ثانی کر کے اور اصل اردو متن سے دوبارہ موازنہ کر کے کچھ درستیاں کی گئی ہیں اور امریکہ کی ایک پوری ٹیم نے اس پر کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ وہ بھی شائع ہو گیا ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی مزید جلدیں تیار ہو گئی ہیں۔ تیسری بھی انشاء اللہ جلدی تیار ہو جائے گی۔

پھر ''لیکچر سیالکوٹ'' اور ''مسیح ہندوستان میں'' کا بنگالی ترجمہ کیا گیا ہے۔ Islam's Respones to Contemporary Issues حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ایک لیکچر کا ڈینش ترجمہ کروایا گیا ہے۔ اس سال شائع ہوا ہے۔ ''مسیح علیہ السلام کی توہین کا جواب'' حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مختلف اعتراضات کے جواب تیار کروائے تھے۔ اُن میں سے ایک یہ بھی تھا۔ اس سال اُس کا انگریزی ترجمہ شائع کروایا گیا ہے۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے حالات زندگی پر سید حسنات احمد صاحب کینیڈا نے انگریزی میں کتاب لکھی ہے۔ یہ بھی شائع کی گئی ہے۔ ''شرائطِ بیعت اور ہماری ذمہ داریاں'' یہ جو گزشتہ سال آخری دن میری تقریر کا عنوان تھا اور اس کے بعد مختلف خطبات، دس شرائطِ بیعت مکمل قرآن و حدیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کی روشنی میں تھے۔ لوگوں کی خواہش تھی کہ اکٹھا یکجا صورت میں شائع کیا جائے تو وہ بھی اب ایک کتابی صورت میں شائع ہو گئی ہے۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب Revelation, Rationality, Knowledge & Truth کا عربی ترجمہ مکرم مصطفی ثابت صاحب نے کیا ہے۔ الحمد للہ کہ یہ ترجمہ بھی چھپ گیا ہے۔ بہت مشکل کام تھا اور مصطفی ثابت صاحب نے باوجود اس کے کہ ان کو ایک بڑی سنجیدہ قسم کی بیماری ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی محنت سے یہ ترجمہ مکمل کیا ہے۔ خاص دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اب پھر میں نے حضرت مولانا غلام فرید صاحب والی جو Five volume commentary انگریزی ترجمہ قرآن اور تفسیر ہے اس کا کام اُن کے سپرد کیا ہے۔ وہ بھی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے۔ ...Revelation کا عربی ترجمہ یہ نئی کتاب چھپ کر آ گئی ہے۔ (اس موقعہ پر حضور انور نے کتاب ہاتھ میں لے کر حاضرین کو دکھائی)۔

پھر اسلام کے متعلق حضرت چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کی ایک کتاب Islam it's meaning for modern man تھی۔ اسکوکسی Publishing Company نے پہلے چھاپا تھا تو اس کے بھی کاپی رائٹس لے لئے ہیں۔ اب اس کو یو.کے (UK) کی جماعت نے چھپوایا ہے۔ پھر لجنہ نے Glossary کے ساتھ درِّثمین شائع کی ہے۔ پھر قادیان سے بہت ساری کتابیں شائع ہوئی ہیں۔

گزشتہ سال مَیں نے توجہ دلائی تھی کہ ایسے احمدی لوگ جو زبانوں کے ماہر ہیں سامنے آئیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے تراجم کرنے میں مدد کریں تو اُس میں بہت سارے لوگ آئے ہیں۔

پھر جہاد کے متعلق اسلام کا جو ایک غلط تصور تھا اُس کے بارہ میں مَیں نے توجہ دلائی تھی کہ لوگوں کو بتانا چاہئے کہ اصل اسلام کیا ہے؟ اور امن پسند مذہب ہے تو اس کا بھی لٹریچر فولڈر کی صورت میں تیار ہوا ہے اور 25 زبانوں میں یہ فولڈر تیار ہو چکے ہیں۔

جامع صحیح بخاری کا ترجمہ اور تشریح جو حضرت ولی اللہ شاہ صاحب کا تھا۔ (حضرت صاحب نے دریافت فرمایا، یہ وہی ہے ناں جو شاہ صاحب لائے تھے) وہ ابھی شائع نہیں ہوا لیکن بہر حال اس کی تیاری مکمل ہو گئی ہے۔ اس میں کچھ مزید improvement کی گئی ہے۔ وہ بھی انشاء اللہ تقریباً مکمل ہو گیا ہے، تیار ہو جائے گا۔ اور پھر قرآن کریم کے عربی الفاظ کے انگلش میں معانی کیا ہیں۔ وہ Lexicon of the Quranic Words بھی تیاری کے مراحل میں ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف کتب تجلّیاتِ الٰہیہ، نشانِ آسمانی، کتاب البریہ، لیکچر لاہور، ایک غلطی کا ازالہ، کشتیٔ نوح، حقیقۃ الوحی، برکات الدعا، آسمانی فیصلہ، نزول المسیح، لیکچر سیالکوٹ، معیار المذاہب، ازالۂ اوہام، شہادۃ القرآن وغیرہ کا ترجمہ مختلف stages میں ہے۔ اس کیلئے بھی ایک ایک کتاب پر کئی کئی سال کام کرانا پڑتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان کا ترجمہ کرنا آسان کام نہیں ہوتا۔ بڑی محنت سے مترجمین یہ کام کر رہے ہیں۔

قرآن کریم اور جماعتی لٹریچر کی نمائشیں

قرآن کریم اور مختلف زبانوں میں دیگر اسلامی لٹریچر کی جو نمائشیں ہوتی ہیں ان کا بڑا اچھا اثر ہوتا ہے اور احمدیت کا پیغام پہنچتا ہے۔ اس سال 252 نمائشیں لگائی گئی تھیں جن کے ذریعہ سے اندازاً پانچ لاکھ تیرہ ہزار افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ اور یہ اہتمام انڈیا، ہالینڈ، پرتگال اور یو کے کی مختلف جگہوں پر کیا گیا تھا۔ باقی ممالک کو بھی کوشش کرنی چاہئے کہ اس طرح کی نمائشوں کا اہتمام کریں۔ تبلیغ کا بھی اور جماعت کے تعارف کا بھی یہ بہت بڑا اچھا ذریعہ ہے۔

بک سٹالز اور بک فیئرز میں شرکت

پھر اسی طرح بُک سٹالز اور بُک فیئرز کے ذریعہ بھی اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملتی ہے۔ اور اچھے تبلیغی رابطے ہوتے ہیں۔ اس سال 2936 بُک سٹالز اور بُک فیئرز میں جماعت نے حصہ لیا اور 10 لاکھ 40 ہزار سے اوپر افراد تک جماعت کا پیغام پہنچایا۔ اِس میں جرمنی، تنزانیہ، آسٹریلیا، انڈیا، ہالینڈ، امریکہ، یوکے، سویڈن، سوئٹزرلینڈ وغیرہ ممالک نے اچھا کردار ادا کیا ہے۔

رقیم پریس

پھر جماعت کا جو رقیم پریس ہے۔ ان کی ٹیم بھی اور ان کی آگے مختلف ممالک میں جو برانچیں بھی ہیں وہ اللہ کے فضل سے بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔ گھانا، نائیجیریا، گیمبیا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، اور تنزانیہ میں تو اب کام اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ وہ عمارتیں جہاں یہ لگایا گیا تھا، عارضی طور پر انتظام کیا گیا تھا، چھوٹی پڑ رہی ہیں۔ تنزانیہ اور گھانا میں پریس کی نئی عمارتوں کی تعمیر شروع بھی ہو چکی ہے۔

رقیم پریس اسلام آباد سے اس دفعہ 2 لاکھ 10 ہزار سے اوپر کتابیں اور پمفلٹس شائع ہوئے ہیں۔ اور افریقہ کے مختلف پریسوں سے بھی دو لاکھ اکہتر ہزار کے قریب کتابیں اور پمفلٹ، رسالے وغیرہ شامل کر کے شائع ہوئے۔

پھر آئیوری کوسٹ کا پریس ہے یہاں بھی اللہ کے فضل سے ایک مستقل کام ہو رہا ہے۔ یہاں سے Review of Religions جو فرنچ میں ہے وہ چھپتا ہے اور پھر افریقن ملکوں سے ہی افریقہ کے جو مختلف فرانکوفون ملک ہیں وہاں بھجوایا جاتا ہے۔

سرکاری طور پر بھی ہمارے پریس کو بعض دفعہ کام کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ وزیر داخلہ تنزانیہ نے افریقی ممالک کے وزراء کی ایک میٹنگ کیلئے کوئی ضروری رپورٹ کتابی صورت میں پرنٹ کروانی تھی۔ جو کسی وجہ سے طبع نہیں ہو سکی۔ تو میٹنگ سے صرف ایک روز پہلے انہوں نے مختلف پریسوں سے پوچھا، گورنمنٹ کے پریس کو بھی کہا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ آخر وہ جماعت کے پاس آئے اور جماعت نے کہا ٹھیک ہے ہم شائع کر دیتے ہیں اور راتوں رات انہوں نے وہ شائع کر کے پیش کر دیا جس پہ وہ حیران رہ گئے۔ ان کو یہ پتہ نہیں کہ جماعت کے آدمی جب کسی کام میں جُت جائیں اور ارادہ کر لیں تو ایسی ٹریننگ ہے کہ وہ تو پھر نہ رات دیکھتے ہیں نہ دن۔ کر ہی دیتے ہیں۔ دوسرے اتنی قربانی نہیں کر سکتے۔

ڈیسکس (Desks)

عربک ڈیسک

عربک ڈیسک کے تحت گزشتہ سال جو کتب اور پمفلٹس عربی زبان میں تیار ہو کے شائع ہوئے ہیں ان کی تعداد 40 ہے۔ اس کے علاوہ وائٹ پیپر کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے جو خطبات ہیں ان کے تراجم میں سے مزید تین کا ترجمہ اس سال ہوا ہے۔ اس طرح کُل خطبات کی تعداد 15 ہو گئی ہے۔

محضر نامہ کی نظرِ ثانی ہو رہی ہے۔ اور اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت ''اَلسِّیْرَۃُ الْمُطَھَّرَۃ'' کی بھی نظرِ ثانی ہو رہی ہے۔ تفسیر کبیر کی چوتھی جلد کا عربی میں ترجمہ ہو گیا ہے یہ بھی مومن صاحب اور دوسرے لوگوں نے بڑی محنت سے کیا ہے اور وہ چھپ گئی ہے۔ وہ بھی یہیں تھی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب امید ہے کہ ہر سال ایک جلد کا ترجمہ آ جایا کرے گا۔ اسی طرح عربک ڈیسک کی طرف سے انٹرنیٹ پر بھی عربی زبان میں 23 کتب اور پمفلٹس دیئے جا چکے ہیں۔ پھر رسالہ ''التقویٰ'' بھی پچھلے دو تین سال سے انٹرنیٹ پر دیا جا رہا ہے۔

چینی ڈیسک

چینی ڈیسک کے تحت قرآن کریم کے چینی ترجمہ کے علاوہ جو کتب شائع ہو چکی ہیں ان کی تعداد 11 ہے۔ اور مختلف پمفلٹس کی تعداد 7 ہے۔ پھر جہاد کے عنوان سے تین مضمون انہوں نے تیار کیے ہیں۔ اس وقت تک چینی زبان کی جو کتب ترجمہ ہو چکی ہیں اور شائع نہیں ہوئیں ان کی تعداد 10 ہے۔ انشاء اللہ وہ بھی شائع ہو جائیں گی۔

اس کے علاوہ مختلف متفرق کام بھی ہیں جو عثمان چینی صاحب اور ان کی ٹیم بڑی محنت سے کر رہے ہیں۔ اس سال تین مہینے کیلئے چینی صاحب نے چین کا دورہ بھی کیا ہے۔ وہاں بھی مختلف نئے رابطے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا کامیاب دورہ تھا۔

فرنچ ڈیسک

فرنچ ڈیسک کے تحت جہانگیر صاحب اور ان کی ٹیم کام کر رہے ہیں۔ ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے فرنچ ترجمہ کو update کیا گیا ہے۔ اور اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب "Rationality ..." جو ہے اس کا بھی ترجمہ ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ خطبات وغیرہ کے متفرق بے تحاشا کام بھی ان کے ذمہ ہیں جو وہ کر رہے ہیں۔

بنگلہ ڈیسک

اسی طرح بنگلہ ڈیسک ہے یہ بھی تراجم کے کافی کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح ساتھ ساتھ خطبات کے ترجمے بھی کر رہے ہیں۔

مجلس نصرت جہاں سکیم

مجلس نصرت جہاں۔ اس وقت افریقہ کے 12 ممالک میں ہمارے 36 ہسپتال اور کلینکس کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح 8 ملکوں میں 373 ہائر سیکنڈری سکولز ہیں، پرائمری سکولز ہیں۔ بورکینا فاسو میں واگاڈوگو (Ouagadougou) میں ایک نئے سکول کا افتتاح ہو گیا ہے۔ بینن میں ایک سکول کا سنگِ بنیاد رکھا گیا ہے۔

جو فرانکوفون ملک ہیں ان میں بھی پرائمری سکول کھولنے کا ایک منصوبہ بنایا گیا ہے۔ انشاء اللہ آئندہ چند سالوں میں کافی تعداد میں یہاں پرائمری اسکول کھول دیئے جائیں گے جو اِن غریب ملکوں میں تعلیم پہنچانے کیلئے انشاء اللہ مددگار ثابت ہوں گے۔

اسی طرح ہمارے ہسپتالوں سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے انسانیت کو بڑا فائدہ پہنچ رہا ہے۔ بہت سارے مریض ہیں جو شفا پا کر یہاں سے جاتے ہیں۔ یہاں ایک واقعہ انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ: ''ایک بچہ جو نائیجیرین عورت کا تھا وہ بیمار ہو گیا۔ وہ بینن میں تھی وہاں لائی کہ یہاں کہ بڑے بڑے ہسپتالوں میں تو مَیں نے دکھا دیا ہے اور انہوں نے یہ کہہ کر مجھے فارغ کر دیا ہے کہ آج رات تک یہ بچہ فوت ہو جائے گا۔ یا زیادہ سے زیادہ ایک دو دن تک زندہ رہ سکے گا۔ اس لئے ہماری طرف سے جواب ہے۔ اس عورت کا خاوند بھی کسی وجہ سے جیل میں تھا۔ یہ عورت اپنے بچہ کو لے کر جیل کی طرف جا رہی تھی کہ اپنے خاوند کو ملوا لوں اور روتی جاتی تھی۔ راستہ میں کوئی دوسری عورت اسے ملی۔ اُس نے کہا ''ٹھیک ہے کہ تم جاؤ وہاں ملوا لاؤ لیکن یہاں ایک احمدیہ کلینک بھی ہے وہاں جاؤ۔ اُن کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے بہت شفا رکھی ہے۔ امید ہے تمہارا بچہ وہاں سے شفایاب ہو جائے گا۔'' تو وہ وہاں گئی۔ چنانچہ بچہ کو ڈرپ (drip) وغیرہ لگائی گئی۔ کوئی ہومیو پیتھک دوائیاں دی گئیں۔ اور وہی بچہ جس کو ڈاکٹرز

لاعلاج قرار دے چکے تھے کہ یہ ایک دن سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا ہسپتال سے شفا پا کر گھر گیا اور جب وہ دوبارہ اُس ڈاکٹر کے پاس لے کر گئی تو ڈاکٹر نے کہا ’’ یا تو یہ وہ بچہ نہیں ہے یا پھر بہت بڑا کوئی معجزہ ہوا ہے۔‘‘ اب ان لوگوں کو کیا پتہ کہ معجزات اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے۔

پریس اینڈ پبلی کیشنز

پھر ایک پریس اینڈ پبلی کیشنز ڈیسک ہے جس میں جماعت کے بارہ میں جو مختلف قسم کی خبریں ہوتی ہیں یا مختلف ممالک میں خاص طور پر بنگلہ دیش، پاکستان وغیرہ میں جو کچھ سلوک ہو رہے ہیں ان کی خبریں دنیا تک پہنچانا اور پریس کانفرنسیں وغیرہ کرنے کا کام ہوتا ہے۔ یہ رشید صاحب کے سپرد ہے۔ ان کی پانچ افراد کی ایک ٹیم ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے فرائض بڑی خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً اخبارات میں بیان دیتے رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے کافی پریس ریلیز بھی دی ہیں۔ اور اسی طرح ہیومن رائٹس (Human Rights) کی جو مختلف تنظیمیں ہیں اُن تک یہ پہنچاتے ہیں۔ ہمارا ان تنظیموں کو بتانے کا مقصد کوئی ان سے مدد لینا یا ان کی ہمدردی حاصل کرنا نہیں ہوتا ۔ ہمارا مددگار تو خدا تعالیٰ ہے اور وہی ہمیشہ ہماری مدد کرتا رہا ہے اور کر رہا ہے اور انشاء اللہ کرے گا۔ صرف یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ تم لوگ جو تنظیمیں بنائے پھرتے ہو اور بعض ملک تمہارے ممبر ہیں تو یہ جائزہ لو کہ دنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے اور کس طرح انسانیت کے نام پر انسانیت سوز حرکات ہو رہی ہیں۔

تحریکِ وقفِ نَو

گزشتہ سال واقفینِ نو کی کُل تعداد 26,321 تک پہنچ چکی تھی جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے پانچ ہزار کا مطالبہ شروع میں کیا تھا۔ اس طرح ان کی تعداد 28,300 سے اوپر ہو چکی ہے۔ اور ابھی تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہی دو اور ایک کی نسبت چل رہی ہے کہ اٹھارہ ہزار لڑکے ہیں اور دس ہزار لڑکیاں ہیں۔

ایم ٹی اے MTA

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا پیغام پہنچانے کا ایم ٹی اے بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے ۔ اور جیسا کہ جماعت کو پتہ ہے کہ ایم ٹی اے 2 کا بھی کچھ وقت سے اجراء ہو چکا ہے۔ پھر یہ ہے کہ اب بیت الفتوح بننے کے بعد ایم ٹی اے کی جو چوبیس گھنٹے کی transmit کرنے کی سہولیات ہیں وہ بیت الفتوح میں بھی میسر ہیں۔ یہاں سے بھی ہر وقت اگر لائیو (live) پروگرام دینا چاہیں تو دیا جا سکتا ہے۔ ان کے کچھ دفاتر وہاں بھی shift کر دیئے گئے ہیں۔ پھر اسی طرح ان کی لائبریری وغیرہ کا قیام عمل میں آیا ہے۔ بڑے اچھے طریقہ سے یہ کام کر رہے ہیں۔ سٹوڈیو کی نئے سِرے سے تزئین کی گئی ہے، اس کو بنایا گیا ہے۔

ایم ٹی اے کی سیٹلائٹ کے نئے معاہدے ہوئے ہیں۔ اسی طرح یورپ اور مشرقِ وسطیٰ کے ممالک کیلئے استعمال ہونے والا سیٹلائٹ ہاٹ برڈ فور (Hot Bird 4) جو تھا اس کا معاہدہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئندہ پانچ سال کیلئے پہلے کی نسبت بہت سستی قیمت پر ہو گیا ہے اور ہماری شرائط پر ہی معاہدہ ہو گیا ہے۔ تو ایم ٹی اے کی وجہ سے ہی دیکھ لیں اب اس دفعہ افریقہ میں گھانا کے دورہ کے دوران پہلی بار دنیا میں Live پروگرام جلسہ سالانہ گھانا کا دکھایا گیا ہے۔ ایم ٹی اے کی ٹیم میں اکثریت والنٹیئرز (volunteers) کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی محنت اور وفا اور وقف کے جذبہ کے ساتھ یہ کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔ ان کیلئے بھی دعا کریں۔

اقبال احمد باجوہ صاحب مبلغ مڈغاسکر لکھتے ہیں کہ مڈغاسکر میں کچھ لوگ پاکستان سے آتے ہیں ان کے بارہ میں امیگریشن والوں کا رویہ بہت نامناسب ہوتا ہے اور بڑا سخت ہوتا ہے۔ تو کہتے ہیں کہ جب میں مڈغاسکر پہنچا تو یہ لوگ بڑی سختی سے پیش آئے اور کرائم برانچ کی پولیس ٹیم مشن ہاؤس آئی اور خاکسار کو کہا کہ ڈائریکٹر نے بُلایا ہے۔ کہتے ہیں میں اسی وقت دفتر گیا تو اُس نے پوچھا کہ آپ کس تنظیم کے آدمی ہیں اور انچارج کون ہے؟‘‘ اس پر مربی صاحب نے جماعت کا تعارف کرایا اور میرا بتایا کہ امام جماعت احمدیہ آج کل مغربی افریقہ کے دورہ پر ہیں۔ تو اُس ڈائریکٹر نے کہا کہ ہاں میں نے بھی ڈش چینل پر انہیں دیکھا تھا۔ گزشتہ رات وہ کسی کانفرنس میں گھانا کے صدر کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ تو وہ ایم ٹی اے پر یہ دیکھ رہا تھا۔ اور یہ کہنے کے ساتھ ہی اس کا لہجہ بہت نرم ہو گیا اور چند ایک کاغذات طلب کر کے وہیں انکوائری ختم کر دی اور ان کا معاملہ صاف کر دیا۔

اسی طرح صداقت صاحب لکھتے ہیں کہ: ’’لُوزَرْن (سوئٹزرلینڈ کا ایک شہر۔ ناقل) میں جماعت کا تبلیغی میٹنگ کا پروگرام تھا۔ مہمانوں میں ایک صومالین نوجوان بھی تھا۔ جب یہ نوجوان صدر جماعت کے گھر آئے اور انہوں نے خلفاء کی تصویریں دیکھیں تو ساتھ آئے افریقن دوستوں کو بتانا شروع کر دیا کہ یہ پہلے خلیفہ کی تصویر ہے یہ دوسرے کی۔ اس طرح بتاتا رہا تو صدر صاحب نے بڑا حیران ہو کر پوچھا کہ تمہیں کس طرح پتہ لگا کہ کون کون خلیفہ ہے؟ تو اُس نوجوان صومالین نے بتایا کہ ان کے کیمپ میں ایم ٹی اے کی سہولت موجود ہے اور وہ باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھتے ہیں اور جو میرا افریقہ کا دورہ تھا اس کی بھی تفصیلات اُس نے بتائیں۔ اسی طرح کہتا ہے کہ بچوں کی کلاس بھی باقاعدگی سے دیکھتا ہوں۔ تو یہ اس کا پہلا تعارف تھا۔ جب وہ میٹنگ ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نے وہیں بیعت کر لی۔

اسی طرح جب مَیں بورکینا فاسو گیا ہوں تو وہاں اُن کے جو وزیرِ خارجہ تھے، وہ صدر سے ملنے کیلئے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اُن سے جب ملاقات ہوئی تو فوراً مجھے پہچان لیا اور کہا ہاں میں تمہیں ایم ٹی اے پر دیکھتا رہتا ہوں اور ہمیں فخر ہے کہ کوئی اسلام کی سچّی تصویر پیش کر رہا ہے۔ تو ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ وسیع پیمانے پر دنیا کو احمدیت سے متعارف کروا رہا ہے۔

ایم ٹی اے کے علاوہ دیگر ٹی وی چینلز اور ریڈیو پر جماعت کے پیغام کی اشاعت

ایم ٹی اے کے علاوہ بھی دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف ٹی وی چینلز کے ذریعہ جماعت کا پیغام پہنچایا جاتا ہے۔ اور اس سال 1431 ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ 1227 گھنٹے تک یہ پیغام پہنچایا گیا ہے جو کروڑ ہا افراد تک پہنچا۔

اسی طرح ریڈیو اشاعتِ اسلام کا ایک بہت مفید اور کارآمد ذریعہ ہے۔ یہ بھی افریقہ کے ملکوں میں بہت شوق سے سُنا جاتا ہے۔ اسکے ذریعہ سے بھی پیغام پہنچایا جاتا ہے۔ بورکینا فاسو میں جو ہمارا چھوٹا سا ریڈیو سٹیشن قائم ہے اُسکے ذریعہ سے بھی پیغام پہنچایا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ بورکینا فاسو میں ہی مقامی زبانوں میں ہفتہ وار پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔ اور بورکینا فاسو میں جماعت احمدیہ کا جو ریڈیو سٹیشن ہے یہ اب تقریباً ساڑھے سولہ گھنٹے کام کر رہا ہے۔ اور ایم ٹی اے پر خطبات کا جو Live پروگرام آتا ہے اس ریڈیو کے ذریعہ سے وہ اس کا فرنچ ترجمہ بھی ساتھ ہی دے رہے ہوتے ہیں کیونکہ وہ فرنچ ملک ہے۔ اب انشاء اللہ وہاں جائزہ لیا جا رہا ہے کہ ان کا جو دارالحکومت ہے وہاں ہم اپنا ٹی وی سٹیشن بھی قائم کر دیں جو ڈش سیٹلائٹ کے ذریعہ سے نہیں بلکہ جس طرح عام ٹی وی کو ہر کوئی سادہ انٹینا لگا کر سُن لیتا ہے اس طرح سُنا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اس کیلئے بھی کوشش ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔

ایک خاتون لکھتی ہیں : ریڈیو احمدیہ نے میری زندگی میں ایک تغیر پیدا کر دیا ہے۔ کہتی ہیں اس کو سننے سے قبل میں نہایت غصّہ والی تھی، غصیلی تھی اور تحمل اور بردباری کا بھی مجھے کچھ پتہ نہیں تھا۔ اور میرا سارا خاندان مجھ سے مایوس تھا۔ کہتی ہیں میں ریڈیو احمدیہ پر تربیتی تقاریر سنتی ہوں تو ان کے سننے سے میرے اندر بڑا تحمل پیدا ہو گیا ہے۔ حتّٰی کہ میرے عزیز، رشتہ دار بھی حیران ہونے لگ گئے ہیں کہ یہ انقلاب تمہارے اندر کس طرح ہوا؟ تو یہ دیکھیں کہ صرف جماعت ہی فائدہ نہیں اٹھا رہی بلکہ غیر بھی تربیتی پروگراموں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

ایک عیسائی گُم سُورِے صاحب تھے یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ایک رات مَیں نے خواب میں دیکھا۔ ایک سڑک پر چند لوگوں کی معیت میں چل رہا ہوں۔ مسلمان بھی ہیں، عیسائی بھی ہیں اور سڑک پر ایک بہت بڑا گڑھا ہے جس میں سب لوگ گرنے والے ہیں۔ کہتے ہیں مجھے سخت پریشانی ہوئی مگر اچانک دائیں سمت سے ایک راستہ نظر آتا ہے اور آسمان سے لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَکْبَر کی صدائیں آ رہی ہیں۔ کہتے ہیں میں ادھر سے گزر جاتا ہوں اور منزلِ مقصود پر پہنچ جاتا ہوں۔ کہتے ہیں جب میں صبح اٹھا تو تھوڑی دیر بعد جب اپنا وہی بورکینا فاسو کا ریڈیو آن (on) کیا تو بعینہٖ وہی لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَکْبَر کے ترانے بلند ہو رہے تھے جو مَیں رات کو خواب میں دیکھ چکا تھا۔ تو وہ کہتے ہیں اسی وقت میں نے فیصلہ کیا کہ جماعت میں شامل ہو جاؤں۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ افریقہ کے لوگوں کو شاید اتنا شعور نہیں ہے، وہ اتنا غور نہیں کرتے۔ اُن میں جو نورِ فراست ہے وہ جس طرح کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں بہت سارے نام نہاد ترقی یافتہ ملکوں سے زیادہ ہے۔

وَتَرا عثمان صاحب ایک گاؤں کے امام تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ریڈیو سننے سے قبل جو کچھ اسلامی تعلیم حاصل کی بھی وہ نہایت خشک تھی اور مشکل اور متشدد قسم کی تھی۔ مگر احمدیہ ریڈیو نے جو نہایت آسان اور حسین تفسیر پیش کی ہے اس کا جواب نہیں۔ کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام کے بارہ میں جو کہا گیا تھا کہ وہ گردنوں کے بوجھ اُتارے گا تو ریڈیو اسلامک احمدیہ کے ذریعہ سے واقعتاً وہ بوجھ اُتر گیا ہے۔ اور ہم اب ریڈیو سُننے سے اُکتاتے نہیں ہیں۔

سانو اسحٰق صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے محلہ کی مسجد میں غیر از جماعت امام نے احمدیت کے خلاف خطبہ دیا اور ریڈیو احمدیہ سننے سے بڑی سختی سے منع کیا۔ میں نے امام صاحب سے کہا کہ اگر ہم ریڈیو سنیں گے نہیں تو حقیقت کیسے معلوم ہو گی؟ تو امام صاحب نے کہا نہیں۔ اس پر میں نے کہا۔ اچھا پھر یہ طریق اختیار کرتے ہیں کہ بوبو جلاسو جو شہر ہے (بورکینا فاسو کا ایک شہر۔ ناقل) اس میں پائے جانے والے تمام فرقوں کے نام پرچیوں پر لکھ کر کسی بچہ سے قرعہ نکلواتے ہیں۔ جو بھی نام نکلے گا وہی سچی جماعت ہو گی۔ تو کہتے ہیں اس طرح ہم نے سارے فرقوں کے نام لکھ کے قرعہ ڈالا تو جب بچہ نے قرعہ نکالا تو جماعت احمدیہ کا نام نکلا۔ اب ذرا آگے سنیں۔ کہتے ہیں اس بات پہ امام کی تسلّی نہیں ہوئی۔ دوسری مرتبہ قرعہ نکالا پھر جماعت احمدیہ کا نام نکلا۔ پھر اس کی تسلّی نہیں ہوئی۔ پھر تیسری دفعہ قرعہ نکالا پھر جماعت احمدیہ کا نام نکلا۔ تو کہتے ہیں سب حیران رہ گئے اور امام کو بڑی شرمندگی ہوئی۔ تو یہ انسانی منصوبے تو نہیں بلکہ یہ تو خدا تعالیٰ کی تدبیریں ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو دنیا میں ظاہر کر رہا ہے۔

اسی طرح گھانا، نائیجیریا، گیمبیا وغیرہ مختلف ملکوں میں اور بینن میں، یوگنڈا میں، آئیوری کوسٹ میں جو ملکی ریڈیو ہیں ان پر جماعت کو مسلسل کئی کئی گھنٹے جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچانے کی، اسلام کا امن پسند پیغام پہنچانے کی توفیق ملتی ہے۔ پھر جزائر فجی ہے، ہالینڈ ہے، ناروے ہے۔ وہاں بھی ایسے پروگرام جو ایم ٹی اے پر نشر ہوتے رہے ہیں ان کو دیکھ کر کئی لوگ احمدی ہوئے۔ فرانس کے امیر صاحب نے بھی ذکر کیا کہ ایک خاندان اس طرح احمدی ہوا۔

اسی طرح امیر صاحب ناروے لکھتے ہیں 7 مئی 2004ء کا جو میرا خطبہ تھا وہ انہوں نے سُنا۔ پتہ نہیں یہ کس بارہ میں تھا۔ تو ایک غیر از جماعت دوست نے انہیں فون کیا اور ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ ملاقات پر انہوں نے بتایا کہ خطبہ جمعہ سُن کر میرے اندر ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور میری دنیا بدل گئی ہے۔ پھر انہیں دعوۃ الامیر اور چند دوسری کتابیں بھی دی گئیں اور چند دنوں بعد وہ آئے اور انہوں نے بیعت پر اصرار کیا تو ان کو سمجھایا گیا کہ ابھی اور سوچ لیں تو انہوں نے کہا کہ نہیں مجھے سب پتہ ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ مجھے جماعت کی خاطر قربانی بھی کرنی پڑے گی اور مَیں سب سوچ سمجھ کر ہی بیعت میں شامل ہو رہا ہوں۔

اسی طرح مبلغ صاحب گیانا نے بھی اسی طرح کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ افریقہ کے دورہ کی جو جھلکیاں پیش کی جا رہی تھیں۔ اس کو دیکھ کر اور خطبہ جمعہ سُن کر تین افراد نے بیعت کی۔ پھر ایک شیعہ عالم نے ایم ٹی اے کو ہی دیکھ کر کچھ سوال اٹھائے۔ ان کو بھی جب لٹریچر دیا گیا تو تسلّی ہوئی

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

آج ہمیشہ کی طرح جماعت احمدیہ کا فرض ہے، جس کے دل میں انسانیت کا درد ہے
کہ انسانیت کو بچانے کیلئے دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں،
دنیا خدا کو پہچان لے اور تباہی سے جس حد تک بچ سکتی ہے بچے
(خطبہ جمعہ فرمودہ 9/مئی 2003ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ نے دوستوں کو قریبی رشتہ داروں کی فہرست میں شامل فرمایا ہے
تا کہ ان سے قربت کا احساس بڑھے،
خدا کی خاطر دوستی نبھانا ہی حقیقی دوستی ہے
(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2021ء)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

اور وہ بھی اپنے 250 ماننے والوں کے ساتھ جماعت میں شامل ہوئے۔

ہومیو پیتھی کے ذریعہ خدمتِ خلق

ہومیو پیتھی کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ اور 55 ممالک میں تقریباً 632 چھوٹے بڑے شفاخانے، کلینک کام کررہے ہیں۔ اور ان میں ایک لاکھ ستاون ہزار سے زائد لوگوں کا مفت علاج کیا گیا ہے۔ جن میں سے 26,000 سے زائد غیر از جماعت بلکہ غیر مسلم بھی تھے۔ یہ کلینک انگلستان، جرمنی، افریقن ممالک میں بھی مختلف جگہوں پر کام کررہے ہیں۔ پاکستان میں بھی کام کررہے ہیں۔ گھانا کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ وہاں ''بوادی'' (Boadi) میں جو کماسی کے قریب ایک جگہ ہے، طاہر ہومیو کمپلیکس قائم ہے جہاں دوائیاں بھی بنتی ہیں اور مختلف دوائیوں کی جو پوٹینسیز ہیں وہ خود ہی بنائی جاتی ہیں اور بوتلیں، شیشیاں ہر چیز مکمل طور پر خود ہی بنائی جاتی ہے۔ وہ اپنی ضروریات پوری کرنے والا کلینک ہے بلکہ وہ اردگرد بھی سپلائی کرتے ہیں۔ انڈونیشیا میں بھی، کینیڈا میں بھی، امریکہ میں بھی، قادیان میں بھی اس طرح کے کلینک کام کررہے ہیں جہاں 35,000 سے زائد افراد کا علاج کیا گیا۔

پھر اسی طرح طاہر ہومیو انسٹی ٹیوٹ ربوہ جو ہے خدام الاحمدیہ کے تحت چل رہا ہے۔ وقار منظور بسراء صاحب اسکی نگرانی کرتے ہیں۔ بڑے خدمت کے جذبہ سے کام کررہے ہیں۔ انہوں نے اس سال 91,000 سے زائد مریضوں کو دیکھا اور اس میں سے 42,000 کے قریب غیر از جماعت تھے۔ پھر دوسرے ممالک سے بھی لوگ یہاں آئے۔ یہ مختلف نسخے استعمال کرتے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے نسخے بھی استعمال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے لوگ جو اولاد سے محروم تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے اس علاج کی برکت سے اولادوں سے بھی نوازا۔

لندن میں یہاں ایک عیسائی تھے جن کو کوئی Cystic Fibrosis بیماری تھی۔ تو ان کو کسی نے طاہر انسٹی ٹیوٹ کا بتایا۔ انہوں نے خط لکھ کے وہاں سے دوائی منگوائی اور انہوں نے بِل پوچھا کہ بِل کتنا ہے؟ تو ان کو بتایا گیا کہ یہ علاج ہم مفت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کو شفا ہوئی۔

نادار اور ضرورتمندوں اور یتیموں کی امداد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام ممالک کی جماعتیں اپنی اپنی توفیق کے مطابق یہ خدمت بھی انجام دے رہی ہیں اور بڑی بڑی رقمیں خرچ کی جاتی ہیں۔ مرکزی امداد کے علاوہ جماعتیں مقامی طور پر بھی خدمت کرتی ہیں۔ اور جماعت کی جو علاج وغیرہ کی خدمات ہیں ان کو بڑا سراہا جاتا ہے۔ افریقن ممالک جہاں جہاں بھی میں گیا ہوں ہر جگہ بَرملا انہوں نے اظہار کیا ہے کہ جماعت دکھی انسانیت کیلئے بہت خدمات سرانجام دے رہی ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ (Humanity First)

پھر ہیومینٹی فرسٹ بھی اسی طرح کا ایک جماعتی ادارہ ہے جو انسانیت کی خدمت کرنے کیلئے بنایا گیا تھا۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے قائم کیا تھا۔ یہ بھی افریقہ کے ممالک میں بورکینا فاسو، گیمبیا وغیرہ میں نوجوانوں کو کمپیوٹر کی تعلیم دے رہے ہیں۔ وہاں کئی سینٹر انہوں نے کھولے ہوئے ہیں۔ پھر پانی مہیا کرنے کیلئے نلکے وغیرہ لگانے کیلئے بھی بڑی مدد کررہے ہیں۔ پھر سلائی ٹریننگ سکول وغیرہ کھولے گئے ہیں تاکہ خواتین ٹریننگ لے کر اپنے پاؤں پر کھڑی ہوں۔ پھر جب تعلیم مکمل ہو جاتی ہے تو ان کو مشینیں وغیرہ بھی مہیا کی جاتی ہیں تاکہ اپنے کاروبار کر سکیں۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہیومینٹی فرسٹ کے تحت بھی کافی کام ہو رہا ہے۔

الاسلام ویب سائٹ

پھر جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ الاسلام جماعت امریکہ کی زیرِ نگرانی کام کررہی ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کررہے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درج ذیل آڈیو کتب انہوں نے آن لائن مہیا کردی ہیں: اسلامی اصول کی فلاسفی اردو اور فرنچ زبان میں بھی۔ لیکچر لاہور، برکات الدعا، ملفوظات، الوصیت اور اسکے علاوہ الاسلام لائبریری میں درج ذیل نئی کتب شامل کی گئی ہیں۔ حیاتِ طیبہ، احمدیہ تبلیغی پاکٹ بک، قندیلِ صداقت، بائبل کے حوالوں پہ مشتمل نعیم عثمان میمن صاحب کی پاکٹ بک ہے۔ اسوۂ انسانِ کامل، اخلاقِ احمد، خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتب اور ترجمہ قرآنِ مجید یہ ساری کتب آگئی ہیں۔ اسی طرح اخبارات و رسائل جو ہیں۔ روزنامہ الفضل ربوہ، الفضل انٹرنیشنل، اخبار بدر اور تشحیذ الاذہان، التقویٰ، Review of Religions، Muslim Sunrise، یہ سارے اس پہ مہیا ہیں۔ پھر خطباتِ جمعہ بھی باقاعدہ آرہے ہیں۔ تمام جلسوں کی ریکارڈنگ اس پہ آرہی ہے۔ انگریزی، چائنیز، اردو، جرمن کے تراجم بھی آن لائن موجود ہیں۔ اور کچھ کتب انہوں نے upload کیلئے تیار بھی کی ہوئی ہیں۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کو روشناس کرانے کا ایک بہت اچھا ذریعہ ہے اور لوگ اس سے بڑا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 28 رجون و 5 جولائی 2013)

......☆......☆......☆......

بقیہ خطبہ بطرز سوال و جواب از صفحہ 18

اور وہ دوسری نیکیوں میں بھی حصہ لینے لگ جائے گا۔

سوال سخی اور کنجوس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟

جواب حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال و متاع برباد کردے۔

سوال جماعت کے زمیندار طبقہ کی مالی قربانی کے متعلق حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: زمیندار اکثر اندازے سے بجٹ لکھوا دیتے ہیں کیونکہ انہیں آمد کا صحیح علم نہیں ہوتا۔ جب ان کی فصلیں اچھی نہیں ہوتیں لیکن کیونکہ بجٹ لکھوا دیا ہوتا ہے اس لئے قرض لے کر بھی اس کی ادائیگی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جب ان کو کہا جائے کہ رعایت شرح لے لو کیونکہ اگر آمد نہیں ہوتی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے تو کہتے ہیں کہ اگر قرض لے کر ہم اپنی ذات پہ خرچ کرسکتے ہیں تو قرض لے کر اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے کو پورا کیوں نہیں کرسکتے۔ اور ان کا یہی نقطۂ نظر ہوتا ہے کہ شاید اس وجہ سے اللہ تعالیٰ ہماری آئندہ فصلوں میں برکت ڈال دے۔

سوال موصیان کو چندوں کی ادائیگی کے متعلق حضور انور نے کس احتیاط کی طرف توجہ دلائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: موصیان کو خاص طور پر بڑی احتیاط کرنی چاہئے۔ اس انتظار میں نہ بیٹھے رہیں کہ دفتر ہمارا حساب بھیجے گا یا شعبہ مال یاد کروائے گا تو پھر ہم نے چندہ ادا کرنا ہے۔ کیونکہ پھر یہ بڑھتے بڑھتے اس قدر ہو جاتا ہے کہ پھر اتنی طاقت ہی نہیں رہتی کہ یکمشت چندہ ادا کرسکیں۔ اس طرح خاص طور پر موصیان کی وصیت پر زد پڑتی ہے اور ظاہر ہے ان کو تکلیف بھی ہوتی ہے اور پھر اس تکلیف کا اظہار بھی ہوتا ہے۔ موصیان کو چاہئے کہ سوچ سمجھ کر اپنے حسابات صاف رکھیں اور اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

سوال بعض لوگ چندوں کی ادائیگی میں کس احتیاط سے کام لیتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کئی کاروباری لوگوں نے بتایا کہ وہ روزانہ کی آمد یا ماہوار آمد میں سے جو بھی ہو چندہ نکال کر الگ رکھ دیتے ہیں یا جب بھی وہ اپنے آمد و خرچ کا حساب کرتے ہیں اور اپنے منافع کو الگ کرتے ہیں تو ساتھ ہی وہ چندہ بھی علیحدہ کردیتے ہیں۔ اور سال کے آخر میں جب آخری فائنل حساب کررہے ہوتے ہیں تو پھر اگر کوئی بچت ہو تو اس میں سے وہ چندہ ادا کردیتے ہیں۔ تو اس طرح ان پر بوجھ نہیں پڑتا کہ سال کے آخر میں یہ چندہ کس طرح ادا کیا جائے۔

سوال جماعتی عہدیداران، صدر جماعت اور سیکرٹریان مال کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جو جماعتی عہدیداران ہیں، صدر جماعت یا سیکرٹریان مال، ان کو بھی یہ کہتا ہوں کہ ہر فرد جماعت کی کوئی بھی بات ہر عہدیدار کے پاس ایک راز ہے اور امانت ہے اس لئے اس کو باہر نکال کر امانت میں خیانت نہیں کرنی چاہئے، یا مجلسوں میں بلاوجہ ذکر کرکے امانت میں خیانت نہیں کرنی چاہئے۔ رعایت یا معافی چندہ کوئی شخص لیتا ہے تو یہ باتیں صرف متعلقہ عہدیداران تک ہی محدود رہنی چاہئیں۔ یہ نہیں ہے کہ پھر اس غریب کو جتاتے پھریں کہ تم نے رعایت لی ہوئی ہے اس لئے اس کو حقیر سمجھا جائے۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنی نسبتی ہمشیرہ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دے گا۔ اپنے روپوں کی تھیلی کا منہ بند کرکے نہ بیٹھ جاؤ ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا۔

سوال انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوشخبری دی؟

جواب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے اپنے مال کے سائے میں رہیں گے۔

سوال حضور انور نے جماعت کو کس اہم مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب اور معین شرح ہے۔ عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے۔ زمینداروں کے لئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے رہے ہوتے ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ جنہوں نے جانور وغیرہ بھیڑ، بکریاں، گائے وغیرہ پالی ہوتی ہیں ان پر بھی ایک معین تعداد ہونے پر زکوٰۃ ہے۔ پھر بنک میں یا کہیں بھی جو ایک معین رقم سال بھر پڑی رہے اس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوٰۃ ہے۔ اس لئے اس طرف بھی عورتوں کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مالی قربانی کی طرف کس رنگ میں توجہ دلائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کرسکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرکے اسکی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اسکے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال سے محبت کرکے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔

......☆......☆......☆......

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)
ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

شعبہ نور الاسلام کے تحت
اس ٹول فری نمبر پر فون کرکے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں
ٹول فری نمبر : 1800 103 2131
اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Ayenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

ان کا باطن ان کے ظاہر سے بھی بہتر ہے اور ہم میں ان جیسا کوئی نہیں

جب مَیں اپنے ربّ سے ملوں گا اور وہ مجھ سے پوچھے گا تو مَیں جواب دوں گا کہ مَیں نے تیرے بندوں میں سے بہترین کو تیرے بندوں پر خلیفہ بنایا ہے

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور دوسرے خلیفہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 18/جون 2021 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو حضرت عمرؓ کے متعلق کیا مشورہ دیا؟

جواب حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے فرمایا: اے رسول اللہؐ کے خلیفہ، اللہ کی قسم! حضرت عمرؓ آپ کی رائے سے بھی افضل ہیں سوائے اس کے کہ ان کی طبیعت میں سختی ہے۔

سوال حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو کیا جواب دیا؟

جواب حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا سختی اس لیے ہے کہ وہ مجھ میں نرمی دیکھتے ہیں۔ اگر امارت ان کے سپرد ہوگئی تو وہ اپنی بہت سی باتیں جو ان میں ہیں ان کو چھوڑ دیں گے۔

سوال حضرت عثمانؓ نے حضرت عمرؓ کے متعلق حضرت ابوبکرؓ کو کیا مشورہ دیا؟

جواب حضرت عثمانؓ نے فرمایا: ان کا باطن ان کے ظاہر سے بھی بہتر ہے اور ہم میں ان جیسا کوئی نہیں۔

سوال حضرت طلحہ بن عبیداللہ نے حضرت عمرؓ کے متعلق کیا رائے ظاہر کی؟

جواب حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ نے فرمایا: آپ نے حضرت عمرؓ کو لوگوں پر خلیفہ بنا دیا ہے حالانکہ آپ دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کی موجودگی میں لوگوں سے کس طرح سلوک کرتے ہیں اور اس وقت کیا حال ہوگا جب وہ تنہا ہوں گے؟ اور آپؓ اپنے رب سے ملاقات کریں گے اور وہ آپؓ سے رعیّت کے بارے میں پوچھے گا۔

سوال حضرت ابوبکرؓ نے حضرت طلحہ کو کیا جواب دیا؟

جواب حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: کیا تم مجھے اللہ سے ڈراتے ہو؟ جب مَیں اپنے ربّ سے ملوں گا اور وہ مجھ سے پوچھے گا تو مَیں جواب دوں گا کہ مَیں نے تیرے بندوں میں سے بہترین کو تیرے بندوں پر خلیفہ بنایا ہے۔

سوال وصیت لکھواتے وقت جب حضرت ابوبکرؓ بے ہوش ہو گئے تو حضرت عثمانؓ نے اپنی طرف سے کیا الفاظ لکھ دیئے؟

جواب حضرت عثمانؓ نے لکھا: مَیں نے تم پر عمر بن خطابؓ کو خلیفہ مقرر کیا ہے اور مَیں نے تمہارے متعلق خیر میں کمی نہیں کی۔

سوال حضرت عثمانؓ کی تحریر پر حضرت ابوبکرؓ نے ان سے کیا فرمایا؟

جواب حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا تم نے وہی لکھا جس کا مَیں نے ارادہ کیا تھا کہ تم سے کہوں گا۔ اگر تم اپنا نام بھی لکھ دیتے تو تم بھی اس کے اہل تھے۔

سوال خلیفہ منتخب کرنے کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو کیا وصیت فرمائی؟

جواب حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کی۔

سوال خلافت کے بعد جب کسی نے حضرت عمرؓ سے ان کی تیزی کے متعلق دریافت کیا تو حضرت عمرؓ نے کیا فرمایا؟

جواب حضرت عمرؓ نے جواب دیا تیزی تو وہی ہے مگر اب کفار کے مقابلے میں دکھائی جاتی ہے۔

سوال خلیفہ منتخب ہونے کے بعد حضرت عمرؓ نے اللہ تعالیٰ سے کیا دُعا مانگی؟

جواب حضرت عمرؓ نے دُعا کی: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ شَدِیْدٌ فَلَیِّنِّیْ وَ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَ اِنِّیْ بَخِیْلٌ فَسَخِّنِیْ کہ اے اللہ! مَیں سخت ہوں پس تُو مجھے نرم کر دے اور مَیں کمزور ہوں پس تُو مجھے طاقتور بنا دے اور مَیں بخیل ہوں پس تُو مجھے سخی بنا دے۔

سوال خلیفہ منتخب ہونے کے بعد حضرت عمرؓ نے لوگوں سے کیا خطاب فرمایا؟

جواب حضرت عمرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تمہارا جو بھی معاملہ میرے سامنے پیش ہوگا تو میرے علاوہ کوئی اَور اس کو نہیں دیکھے گا اور جو معاملہ مجھ سے دُور ہوگا تو اس کیلئے مَیں قوی اور امین لوگوں کو مقرر کروں گا جو تمہاری نگرانی کریں گے اور معاملات کو دیکھیں گے۔ اگر لوگ اچھا برتاؤ کریں گے تو مَیں بھی ان سے اچھا برتاؤ کروں گا اور اگر انہوں نے برائی کی تو مَیں انہیں سزا دوں گا۔

سوال حضرت عمرؓ نے لوگوں کے حقوق اور اپنی ذمہ داریوں کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب حضرت عمرؓ نے فرمایا: تمہارا مجھ پر یہ حق ہے کہ مَیں اس مال میں سے جو تم پر خرچ کرنا ہے کوئی شے تم سے چھپا کر نہ رکھوں اور نہ اس میں سے جو اللہ تعالیٰ غنیمتوں میں سے تمہارے لیے بھیجے بجز اسکے جو اللہ تعالیٰ کے کام کیلئے روکوں۔ اور تمہارا مجھ پر یہ حق ہے کہ وہ مال اپنے حق کے موقع پر خرچ ہو اور تمہارا مجھ پر یہ حق ہے کہ مَیں تمہارے وظائف اور روزینے تم کو دیتا رہوں اور تمہارا مجھ پر یہ حق بھی ہے کہ مَیں تم کو ہلاکت کے مقامات میں نہ ڈالوں اور جب تم لشکر میں شامل ہو کر گھر سے غائب رہو تو مَیں تمہارے بال بچوں کا باپ بنا رہوں یہاں تک کہ تم ان کے پاس واپس آؤ۔ مَیں اپنی یہ بات کہہ رہا ہوں اور اللہ سے اپنے اور تمہارے لیے مغفرت چاہتا ہوں۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت عمرؓ کے اوصاف حمیدہ کا کن الفاظ میں تذکرہ فرمایا؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: حضرت عمرؓ جو اسلام میں خلیفہ ثانی گزرے ہیں انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کیلئے اِس قدر قربانیوں سے کام لیا ہے کہ وہ یورپین مصنف جو دن رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کرتے رہتے ہیں، اور نہایت ڈھٹائی کے ساتھ یہ لکھتے ہیں کہ نعوذ باللہ! آپؐ نے دیانت داری سے کام نہیں لیا وہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کام کی بے حد تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ وہ شخص تھا جس نے رات اور دن انہماک کے ساتھ اسلام کے قوانین کی اشاعت اور مسلمانوں کی ترقی کے فرض کو سرانجام دیا۔

سوال حضرت عمرؓ کی خدمات اور اُن کی عاجزی وانکساری کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ نے کیا فرمایا؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: عمرؓ وہ جلیل القدر انسان تھا جس کے عدل اور انصاف کی مثال دنیا کے پردہ پر بہت کم پائی جاتی ہے مگر اس حکم کے ماتحت کہ وَاِذَا حَکَمۡتُمۡ بَیۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡکُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ جب وہ مرتا ہے تو ایسی بے چینی اور ایسے اضطراب کی حالت میں مرتا ہے کہ اسے وہ تمام خدمات جو اس نے ملک کی بہتری کیلئے کیں، وہ تمام خدمات جو اس نے لوگوں کی بہتری کیلئے کیں، وہ تمام خدمات جو اس نے اسلام کی ترقی کیلئے کیں بالکل حقیر نظر آتی ہیں۔ وہ تمام خدمات جو نہ صرف اسکے زمانہ میں ہی لوگوں کو اچھی نظر آتی تھیں بلکہ آج تیرہ سو سال گزرنے کے بعد بھی وہ لوگ جو اس کے آقا پر حملہ کرنے سے نہیں چوکتے جب عمرؓ کی خدمات کا ذکر آتا ہے تو کہتے ہیں بے شک عمرؓ اپنے کارناموں میں ایک بے مثال شخص تھا، وہ تمام خدمات خود عمرؓ کی نگاہ میں بالکل حقیر ہو جاتی ہیں اور وہ تڑپتے ہوئے کہتا ہے اَللّٰھُمَّ لَا عَلَیَّ وَلَا لِیۡ۔ اے میرے ربّ! ایک امانت میرے سپرد کی گئی تھی۔ مَیں نہیں جانتا کہ مَیں نے اسکے حقوق کو ادا بھی کیا ہے یا نہیں۔ اِس لئے مَیں تجھ سے اتنی ہی درخواست کرتا ہوں کہ تُو میرے قصوروں کو معاف فرما دے اور مجھے سزا سے محفوظ رکھ۔

سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلِ بیت سے عقیدت کا کیا عالم تھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب ایران فتح ہوا تو وہاں سے آٹا پیسنے والی ہوائی چکیاں لائی گئیں جن میں باریک آٹا پیسا جانے لگا۔ جب سب سے پہلی چکی مدینہ میں لگی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا کہ پہلا پسا ہوا باریک آٹا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بطور تحفہ بھیجا جائے۔ حضرت عمرؓ نے جب ارادہ کیا کہ لوگوں کیلئے وظیفے مقرر کر دیں تو آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کے سب سے قریبی رشتہ دار سے شروع کیا۔ آپؓ نے پہلے حضرت عباسؓ کا اور پھر حضرت علیؓ کا حصہ مقرر کیا۔ ☆☆

جتنی تمہاری آمد ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے، نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کیلئے اپنی تشخیص بھی صحیح کرواؤ اور ادائیگیاں بھی صحیح رکھو تا کہ تمہاری روحانی حالت بھی بہتر ہو اور تم نیکیوں میں ترقی کر سکو۔ (خلیفۃ المسیح الخامس)

مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے، پس جو شخص خدا کیلئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ (مسیح موعودؑ)

قرآن وحدیث کے حوالہ سے مالی قربانی کی اہمیت وفضیلت پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 28/مئی 2004 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے ابتداء میں حضور انور نے کونسی قرآنی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب خطبہ جمعہ کے ابتداء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت: لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ۔ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ (سورۃ آل عمران آیت نمبر: 93) کی تلاوت فرمائی۔

سوال خدا تعالیٰ نے مومنوں کی کیا نشانی بتائی ہے؟

جواب خدا تعالیٰ نے مومنوں کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے نہیں گھبراتے۔

سوال اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا کہ تم نیکی کو ہرگز حاصل نہیں کر سکتے، تمہیں نیکیاں بجالانے کی توفیق ہرگز نہیں مل سکتی جب تک تمہارے دل کی کنجوسی اور بُخل دُور نہیں ہوتا اور تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اس کی مخلوق کی راہ میں وہ مال خرچ نہیں کرتے جو تمہیں بہت عزیز ہے۔

سوال حضور انور نے احبابِ جماعت کو مالی قربانی کرتے وقت کس چیز کو مدِّ نظر رکھنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ بھی یاد رکھو کہ جو تم خرچ کرتے ہو اور جتنا تم بجٹ لکھواتے ہو اور جتنی تمہاری آمد ہے یہ سب اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اس لئے اس سے معاملہ ہمیشہ صاف رکھو۔ نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کے لئے اپنی تشخیص بھی صحیح کرواؤ اور ادائیگیاں بھی صحیح رکھو تا کہ تمہاری روحانی حالت بھی بہتر ہو اور تم نیکیوں میں ترقی کر سکو۔

سوال مالی قربانی کا روحانیت پر کیا اثر ہوتا ہے؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: جو شخص خدا تعالیٰ کیلئے اپنا مال خرچ کرتا ہے وہ آہستہ آہستہ دین میں مضبوط ہوتا جاتا ہے اسی وجہ سے میں نے اپنی جماعت کے لوگوں کو بارہا کہا ہے کہ جو شخص دینی لحاظ سے کمزور ہو وہ اگر اور نیکیوں میں حصہ نہ لے سکے اس سے چندہ ضرور لیا جائے کیونکہ جب وہ مال خرچ کرے گا تو اس سے اس کو ایمانی طاقت حاصل ہوگی اور اس کی جرأت اور دلیری بڑھے گی

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 10377: مَیں ٹی۔رحیم احمد ولد مکرم ٹی۔خالد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال پیدائشی احمدی، ساکن Thekkum Thodiyil(H) ڈاکخانہ ونگانلور (چیلاکرا) ضلع تھرشور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20/جون 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/11135 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے نسیم احمد　　العبد: ٹی۔رحیم احمد　　گواہ: ایم۔اے۔محمد احمد

مسل نمبر 10378: مَیں سیدہ مبشرہ شکیل زوجہ مکرم شیخ شکیل احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن نرسمہانگر ڈاکخانہ کنچن باغ ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/جون 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر -/54,000 روپے بذمہ خاوند، زیور طلائی کل وزن 8 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی کل وزن 2 تولہ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: شیخ شکیل احمد　　الامۃ: سیدہ مبشرہ شکیل　　گواہ: غلام طیب احمد خان

مسل نمبر 10379: مَیں شیخ شکیل احمد (ایڈووکیٹ) ولد مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 44 سال پیدائشی احمدی، نرسمہانگر ڈاکخانہ کنچن باغ ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/جون 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ رہائشی مکان 154 مربع گز پر مشتمل بمقام نرسمہانگر۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/50,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سہیل احمد　　العبد: شیخ شکیل احمد (ایڈووکیٹ)　　گواہ: غلام طیب احمد خان

مسل نمبر 10380: مَیں عتیقہ ظفر بنت مکرم لقمان احمد ظفر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ مبارک ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/جون 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد خادم　　الامۃ: عتیقہ ظفر　　گواہ: عدنان احمد ظفر

مسل نمبر 10381: مَیں یونس خان ولد مکرم شہزاد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 26 سال تاریخ بیعت 2011، موجودہ پتہ: سرائے طاہر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور سوبہ پنجاب، مستقل پتہ: گاؤں نونیرا پوسٹ رایت پورا ضلع بھنڈ صوبہ ایم۔پی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5/جون 2020 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ محمود احمد　　العبد: یونس خان　　گواہ: قمر الحق خان

مسل نمبر 10382: مَیں محمود الرحمن فانی ولد مکرم عبید الرحمن فانی صاحب درویش مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ باب الامن ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/جولائی 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7599 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: سید بشارت احمد　　العبد: محمود الرحمن فانی　　گواہ: سید زبیر احمد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ٹرکش انٹرنیٹ ریڈیو کا اجرا فرمایا

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27/اگست 2021 کو نمازِ جمعہ کے بعد مسجد مبارک سے جماعت احمدیہ کے ٹرکش Internet Radio کا اجرا فرمایا اور دعا کروائی۔افتتاح سے قبل حضور انور نے اس ریڈیو کی نشریات میں سے تلاوتِ قرآنِ کریم اور اس کا ترکی ترجمہ سنا اور بعدہ دعا کرائی۔

مندرجہ ذیل لنک پر جا کر اس ریڈیو سے استفادہ کیا جا سکتا ہے:

www.islam-ahmediyetin-sesi.com

حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا: اس ریڈیو چینل کا نام İslam Ahmediyetin Sesi یعنی ''صدائے اسلام احمدیت'' ہے جو الحمدللہ اب 24 گھنٹے کی نشریا کے لیے تیار ہے۔ یہ ریڈیو دنیا بھر میں Smartphones، Tablets اور Laptops وغیرہ پر ایک لنک کے ذریعہ سنا جا سکے گا۔ چار گھنٹے پر مشتمل ایک package کو 6 دفعہ دن میں repeat کیا جائے گا۔ اس package میں ایک گھنٹہ تلاوت مع ترکی ترجمہ، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کلام الامام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، ترکی زبان میں میرے خطبات کا ترجمہ نیز مجلس سوال و جواب بھی نشر ہوا کرے گی۔ دنیا کے بیس سے زائد ممالک اس سے تبلیغی میدان میں بھی اور تربیتی مقاصد کے لیے بھی استفادہ کر سکیں گے۔ مثلاً آذربائیجان ہے، جارجیا ہے، کئی سابقہ روسی ریاستیں ہیں جہاں ترکی زبان بولی جاتی ہے۔ اسی طرح ملک ترکی اور وہ سبھی یورپی ممالک جن میں ترک آباد ہیں ان نشریات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس ریڈیو کی تیاری کی توفیق شعبہ تبلیغ جرمنی کو ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس کو بابرکت فرمائے۔ انچارج ٹرکش ڈیسک لندن، محترم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب نے بتایا کہ اس ریڈیو کی مکمل تیاری کی توفیق شعبہ تبلیغ جرمنی کو ملی ہے۔ اس پروجیکٹ پر درج ذیل احباب نے کام کرنے کی توفیق پائی: مکرم حافظ فرید احمد صاحب (نیشنل سیکرٹری تبلیغ جرمنی)، محترم محمد احمد راشد صاحب (مبلغ سلسلہ و انچارج ترکی ڈیسک جرمنی) مکرم تلمیذ احمد صاحب (مربی سلسلہ و ممبر ترکی ڈسک جرمنی)، مکرم قمر محمود صاحب (شعبہ تبلیغ جرمنی) اور مکرم عطاء الوحید صاحب (شعبہ تبلیغ جرمنی)۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے اور اس ریڈیو کے اجراء کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔　(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد گلبرگی صاحب مرحوم آف یادگیر صوبہ کرناٹک مورخہ 5/مئی 2021 کو مختصر سی علالت کے بعد اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ والدہ محترمہ کی عمر بوقت وفات 87 سال تھی۔ آپ کا گھر یادگیر کے حلقہ گوگی محلہ میں تھا جس کے چاروں اطراف غیر احمدی بستے تھے، لہٰذا پورا ماحول غیر احمدیوں والا تھا۔ یادگیر میں اُن دنوں جبکہ والدہ کی شادی ہوئی تھی احمدیت کی خوب مخالفت تھی انہیں دنوں یادگیر میں غیر احمدیوں کے ساتھ جماعت کا مناظرہ بھی ہوا تھا جو مناظرہ یادگیر کے نام سے مشہور ہے۔ والدہ صاحبہ کی جب شادی ہوئی تو آپ کے غیر احمدی رشتہ داروں نے شادی کی مخالفت کی۔ رشہ دار شادی کے بعد والد صاحب کو اپنے سسرال آنے سے روکتے تھے، والدہ صاحبہ کو احمدیت کی خاطر اپنے قریبی رشتہ داروں سے تعلق توڑنا پڑا کیونکہ وہ کسی بھی طرح صلح صفائی کے ساتھ رہنے پر راضی نہ تھے۔ شادی کے بعد آپ نے اپنے شوہر کا بھرپور ساتھ دیا، ساس سسر کی بہت خدمت کی اور سسرالی عزیز واقارب سے خوب حسن سلوک کیا۔ خاکسار کو جامعہ احمدیہ قادیان میں حصول تعلیم اور سلسلہ احمدیہ کی خدمت کیلئے روانہ کیا۔ محترمہ والدہ صاحبہ نہایت نیک، صوم وصلوٰۃ کی پابند، احمدیت وخلافت کی وفادار، نہایت صابرہ وشاکرہ، غریب پرور، خدا کی رضا پر راضی رہنے والی تھیں۔ اپنے پیچھے 5 لڑکے اور 4 لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ جماعت احمدیہ یادگیر (کرناٹک) میں امانتاً تدفین ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین　(ظفر احمد گلبرگی، مربی سلسلہ، دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

طالب دعا: شیخ سلطان احمد

ایسٹ گوداوری (آندھرا پردیس)

99633 83271　Pro. SK.Sultan　97014 62176

Oxygen Nursery

All kind of Plants are Available.

- Rajahmundry
- Kadiyapu lanka, E.G.dist.
- Andhra Pradesh 533126.
- #email. oxygennursery786@gmail.com

Love for All...Hatred for None

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 70 Thursday 2 - September - 2021 Issue. 35

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.800/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلو کہ تمہاری طرح بہت سی قومیں فوجی طاقت کی مالک تھیں اور گزشتہ زمانے کی بہت سی مہذب قومیں دور دراز کے ممالک میں قابض ہوگئی تھیں

اللہ اپنا حکم نافذ کرنے والا ہے اور اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے اور ایک قوم کے بعد دوسری قوم کو نمودار کرے گا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور دوسرے خلیفہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27/اگست 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعات کا ذکر چل رہا ہے۔ حضرت عمر کے زمانے میں ایک جنگ ہوئی جسے جنگ رَے کہتے ہیں۔ دشمن کی تعداد اور اسلامی لشکر کی تعداد میں کوئی مناسبت نہیں تھی۔ یہ صورت دیکھ کر زینبی نے نعیم کو کہا کہ آپ میرے ساتھ کچھ شہسوار بھیجئے میں خفیہ راستے سے شہر کے اندر جاتا ہوں۔ آپ باہر سے حملہ آور ہوں اور شہر فتح ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دشمن نے جب پشت پر سے بھی حملہ دیکھا تو ہمت ہار دی اور شہر پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ شہر والوں کو تحریراً امان دے دی گئی۔

اسکے بعد حضرت عمرؓ کے حکم سے نعیم کے بھائی سوید نے قومس اور طبرستان فتح کیا۔ پھر فتح آذربائیجان ہے یہ بھی بائیس ہجری کی ہے۔ حضرت عمر کی طرف سے آذربائیجان کی مہم کا جھنڈا عتبہ بن فرقد اور بکیر بن عبداللہ کو دیا گیا تھا اور حضرت عمر نے ہدایت کی تھی کہ دونوں الگ الگ اطراف سے حملہ آور ہوں۔ ان دونوں نے اسفندیاز بن فرخ زاد اور بہرام کو شکست دیتے ہوئے آذربائیجان کو فتح کیا۔

آذربائیجان کی فتح کے بعد بکیر بن عبداللہ آرمینیہ کی طرف بڑھے۔ ان کی امداد کیلئے حضرت عمر نے ایک لشکر سراقہ بن مالک بن عمرو کی سرکردگی میں بھجوایا اور اس مہم میں سپہ سالار اعلیٰ بھی سراقہ کو مقرر کیا اور ہراول دستوں کی کمان عبدالرحمن بن ربیعہ کو دی۔ ایک بازو کا افسر حذیفہ بن اسید غفاری کو بنایا۔ ہراول دستوں کے افسر عبدالرحمن بن ربیعہ سرعت سے نقل و حرکت کرتے ہوئے بکیر بن عبداللہ کے لشکر سے آگے نکل کر باب مقام کے قریب جا پہنچے جہاں آرمینیہ کا حاکم مقیم تھا۔ یہ ایرانی تھا اور آرمینیوں سے اسے نفرت تھی اس نے عبدالرحمن کے پاس صلح کی پیشکش کی اور کہا کہ مجھ سے جزیہ نہ لیا جائے میں حسب ضرورت فوجی امداد دیا کروں گا۔ حضرت عمر کی خدمت میں جب اس قسم کی صلح کی رپورٹ کی گئی تو نہ صرف یہ کہ آپ نے اسے منظور کرلیا بلکہ بڑی مسرت اور پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

پھر فتح خراسان ہے جو بائیس ہجری میں ہوئی۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ جنگ جلولاء کے بعد بادشاہ ایران یزدجرد رَے پہنچا وہاں کے حاکم آبان جادویہ نے یزدجرد پر حملہ کر دیا۔ یزدجرد رَے سے اصفہان کی طرف روانہ ہوا۔ آبان کو یزدجرد کا وہاں قیام پسند نہ آیا اس لئے یزدجرد کو کرمان کی طرف روانہ ہونا پڑا۔ یہاں آکر وہ امن وامان سے رہنے لگا اس نے یہاں کے علاقوں کے اہل عجم سے خط وکتابت کئے۔ راہ و رسم بڑھانے لگا یہاں تک کہ وہ سب اس کے مطیع اور فرمانبردار ہو گئے۔ نیز اس نے مفتوحہ علاقوں کے اہل فارس کو اور ہرمزان کو بھی ورغلایا چنانچہ اس ورغلانے کے نتیجہ میں انہوں نے مسلمانوں سے اپنے وفا کے بندھن توڑ ڈالے اور بغاوت کر دی۔ ان وجوہات کی بناء پر امیر المؤمنین حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کو اجازت دے دی کہ وہ ایران کے علاقوں میں پیش قدمی کر کے اسکے اندر گھس جائیں۔ چنانچہ اہل کوفہ اور اہل بصرہ روانہ ہوئے اور انہوں نے ان کی سرزمین پر پہنچ کر زبردست حملے شروع کر دیئے۔ جب احنف بن قیس ''مروشاہ جہان'' کے قریب پہنچے تو یزدجرد ''مرورز'' چلا گیا اور وہاں رہنے لگا۔ یزدجرد نے مرورز پہنچنے کے بعد خوف کے مارے مختلف حاکموں کے پاس امداد کی درخواست کی لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ جب پیچھے سے تمام فوجیں مروشاہ جہاں آ گئیں تو احنف بن قیس نے مروشاہ جہاں سے مرورز کی طرف فوج کشی کی۔ جب یزدجرد کو یہ خبر ملی تو وہ بلخ کی طرف روانہ ہوگیا۔ بالآخر بلخ میں اہل کوفہ کی افواج اور یزدجرد کی افواج کا سامنا ہوا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے یزدجرد کو مات دے دی اور وہ ایرانیوں کو لے کر دریا کی طرف روانہ ہوا اور دریا پار کر کے بھاگ گیا۔ اتنے میں احنف بن قیس بھی کوفہ کی فوجوں کے ساتھ آ ملے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں بلخ کو فتح کرا دیا۔ جب حضرت عمرؓ کو یہ اطلاع ہوئی کہ احنف بن قیس کا مرو کے دونوں شہروں پر قبضہ ہوگیا ہے اور انہوں نے بلخ بھی فتح کر لیا ہے تو آپ نے فرمایا احنف بن قیس اہل مشرق کے سردار ہیں۔ یزدجرد پھر مختلف شہروں میں پھرتا رہا یہاں تک کے حضرت عثمان کے دور خلافت میں قتل ہوا۔

احنف بن قیس نے فتح کی خوشخبری اور مال غنیمت حضرت عمر کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ حضرت عمر نے مسلمانوں کو جمع کیا اور ان سے خطاب فرمایا کہ تمام حمد اللہ کیلئے ہے جس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور اپنے لشکر کی مدد کی۔ سنو اللہ نے مجوسی بادشاہت کو ہلاک کر دیا اور ان کے اتحاد کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اپنی حکومت کی ایک بالشت زمین بھی اب ان کی ملکیت میں باقی نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو نقصان پہنچا سکیں۔ اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلو کہ تمہاری طرح بہت سی قومیں فوجی طاقت کی مالک تھیں اور گزشتہ زمانے کی بہت سی مہذب قومیں دور دراز کے ممالک میں قابض ہوگئی تھیں۔ اللہ اپنا حکم نافذ کرنے والا ہے اور اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے اور ایک قوم کے بعد دوسری قوم کو نمودار کرے گا۔ تم اپنی حالت میں کوئی تغیر و تبدل نہ کرنا ورنہ اللہ تمہیں تمہارے علاوہ لوگوں سے بدل دے گا۔ پھر فرمایا مجھے اس وقت امت مسلمہ کی تباہی اور بربادی کا صرف تمہی سے اندیشہ ہے مجھے یہ خطرہ نہیں کہ دشمن مسلم امہ کو تباہ کرے گا بلکہ مسلم امہ کی تباہی و بربادی کا صرف تمہیں مسلمانوں سے ہی اندیشہ اور خوف ہے۔ حضور انور نے فرمایا: آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہی بات سچ ثابت ہورہی ہے مسلمان ہی مسلمان کی گردنیں مار رہا ہے ان کو ختم کررہا ہے۔

فتح اصطخر۔ اصطخر فارس کا مرکزی شہر تھا یہ ساسانی بادشاہوں کا قدیم مرکزی اور مقدس مقام تھا یہاں پر ان کا قدیم آتشکدہ بھی تھا جسکی نگرانی خود شہنشاہ ایران کرتا تھا۔ حضرت عثمان بن ابوالعاص نے اصطخر کے مقام کا ارادہ کرتے ہوئے اس کی طرف پیش قدمی کی اور اہل اصطخر کے ساتھ جور کے مقام پر مقابلہ ہوا۔ مسلمانوں نے وہاں ان کے ساتھ بھرپور جنگ لڑی پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اہل جور کے مقابلے پر فتح عطا کی اور مسلمانوں نے اصطخر بھی فتح کرلیا۔

نسا اور دارابجرد۔ حضرت ساریہ بن زنیم کو حضرت عمر نے نسا اور دارابجرد شہر کی طرف روانہ فرمایا۔ یہ 23 ہجری کا واقعہ ہے۔ نسا فارس کا ایک قدیم شہر تھا جو شیراز سے 216 میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ دارابجرد فارس کا ایک وسیع علاقہ ہے جس میں نسا اور دیگر شہر تھے۔ ایک دن جبکہ حضرت عمر خطاب کر رہے تھے کہ اچانک اونچی آواز میں کہنے لگے یا ساریہ الجبل۔ اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہٹ جاؤ۔ مسلمان لشکر جس جگہ پر مقیم تھا اس کے قریب ہی ایک پہاڑ تھا۔ اگر وہ اس کی پناہ لیتے تو دشمن صرف ایک طرف سے حملہ آور ہوسکتا تھا۔ پس انہوں نے پہاڑ کی جانب پناہ لے لی اس کے بعد انہوں نے جنگ کی اور دشمن کو شکست دی اور بہت سا مال غنیمت حاصل کیا۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جب قاصد فتح کی خوشخبری لے کر مدینہ آیا تو اہل مدینہ نے اس سے ساریہ کے بارے میں پوچھا اور فتح کے بارے میں اور یہ کہ کیا جنگ کے دن مسلمانوں نے کوئی آواز سنی تھی۔ اس نے کہا کہ ہاں ہم نے سنا تھا یا ساریہ الجبل۔ یعنی اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہٹ جاؤ۔ اس وقت قریب تھا کہ ہم ہلاک ہو جاتے۔ پس ہم نے پہاڑ کی طرف پناہ لی تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی۔

پھر 23 ہجری میں حضرت سہیل بن عدی کے ہاتھوں کرمان فتح ہوا۔ سجستان بھی 23 ہجری میں فتح ہوا۔ سجستان خراسان سے بڑا علاقہ ہے۔ مشہور ایرانی پہلوان رستم اسی علاقے کا رہنے والا تھا۔ فتح مُکران یہ بھی 23 ہجری کی ہے۔ آجکل اسے مکران کہا جاتا ہے پرانی تاریخوں میں مُکران لکھا ہوا ہے۔ حکم بن عمرو کے ہاتھوں مکران فتح ہوا تھا لیکن پھر شہاب بن مخارق، سہیل بن عدی اور عبداللہ بن عبداللہ بھی لشکروں سمیت ان کے ساتھ مل گئے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: جمعہ کے بعد میں ایک ٹُرکش انٹرنیٹ ریڈیو کا افتتاح کروں گا۔ (اس کی تفصیل صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں)

حضور انور نے فرمایا: بعض غائب جنازے ہیں جو جمعہ کے بعد ادا کروں گا۔ پہلا جنازہ ہے مکرم محمد المختار کبکا صاحب آف مراکش کا جو 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے 2009ء میں بیعت کی۔ بہت مخلص احمدی تھے۔ بیعت کے بعد جماعت کی خدمت اور احمدیت کی تبلیغ میں ہر وقت لگے رہتے تھے۔ مرحوم نے نو سال تک مغربی مراکش میں بطور نائب صدر جماعت اور صدر انصار اللہ اور سیکرٹری مال کی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کی اہلیہ بھی بہت مخلص اور موصیہ ہیں۔

فرمایا: اگلا ذکر ہے محمود احمد صاحب سابق خادم مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک قادیان کا جو گزشتہ دنوں 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مخدوم حسین صاحب آف بلگام کے بیٹے تھے جو کہ صوبہ کرناٹک سے ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے۔ 28 سال تک مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک میں خادم مسجد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔

اگلا ذکر ہے سودا صاحبہ اہلیہ عبدالرحمن صاحب کیرالہ انڈیا کا۔ جو 22 جولائی کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ شمس الدین صاحب مالا باری مبلغ انچارج کبابیر کی والدہ تھیں۔ مرحومہ صوم و صلوۃ کی پابند اور موصیہ تھیں۔ ہمدردئ خلق ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ہر پریشان حال شخص کیلئے دعائیں کرنا اور ان کی مدد کرنا آپ کی عادت تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

اگلا ذکر ہے سیدہ مجید صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالمجید صاحب فیصل آباد کا جو گزشتہ دنوں 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لمبا عرصہ جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ وفات سے چند ماہ قبل جو بھی زیور تھا ان کے پاس جماعتی تحریکات میں پیش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب مرحومین سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ حضور انور نے تمام مرحومین کی جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad